Chgaprshn Uttarudu
By Ram Lal G.K.V.

یہ کتاب رجسٹری شدہ ہے۔ اور جس کتاب پر دستخط مترجم نہ ہو وہ مال مسروقہ سمجھا۔

اوم

شری تیراگ انمہ

چکاگو پرشن اُتر اُردو

گرنتھ کرتا شری شری ۱۰۰۸ شری تپ گچھ آچاریہ نیایام بھوندھی شری من مہامُنی راج شری ودبجیانند سوری پرسدھ نام شری آتمارام جی مہاراج جس کو شری شری ۱۰۰۸ شری ودبجیانند سوری کے پٹ دھاری آچاریہ شری ۱۰۰۸ شری ودکمل بجے جی سوری کی اگیا انوسار باستعداد کامل شری مان شری لبدھی بجے جی مہاراج کے کئی ایک دوستوں کے کہنے سے۔ اور حسب منشاء اپنے مِتر بابو بہاری لعل جی بی۔ اے کے متھورام ولد لالہ راوہامل جینی ساکن زیرہ ضلع فیروزپور نے واسطے اُردو شائقین کے ہندی بھاشہ سے اُردو میں ترجمہ کرکے چھپوایا

شری بیر سمت ۲۴۳۵ ـ شری آتم سمت ۱۴ ـ بکرم سمت ۱۹۶۶ ـ عیسوی سمت ۱۹۰۹

[illegible]

[illegible]

... پریس لاہور میں طبع ہوئی

تعداد ۱۰۰۰ دفعہ اوّل قیمت ۲/ محصول ڈاک بذمہ خریدار

اوم

پرارتھنا

[illegible]ا کی تعریف

[illegible]بیات

(۱) نہ ہو دوش جنکے ذرا پیچ بھی — موجود گن جن میں ہوویں سبھی

(۲) مہادیو بشنو یا وہ رام ہو — برہما کہو خواہ اری ہن کہو

(۳) ایسے کو میری نمشکار ہے — پرستش کے وہ ہی سزاوار ہے

(۴) ہندو پکاریں ہیں ایشور سدا — اسلام کہتا ہے تجھ کو خدا

(۵) اری ہن کے نام سے جینی جپیں — کئی رام نام سے تجھ کو رٹیں

(۶) ویدانتی کہتے ہیں برہم ہی سدا — نیائیک نے تجھ کو ہے کرتا لکھا

(۷) بودھوں نے تجھ کو ہے بودھ کہا — کسی نے ہے بنبھولا ناتھ جپا

(۸) شنکر مہیش جنبش ہے تو — ہے تیرا نام ہی ہر چہار سُو

(۹) اوصاف تیرے ہیں بے حد شمار — وے کہاں طاقت کروں آشکار

(۱۰) اندر اور گندھرب بھی عاجز ہے — تو پھر صفت تیری ہے کون کہے

(۱۱) گیان بھی تجھکو ہے لا انتہا — بیرج بھی بے انت تجھ میں رہا

(۱۲) بے انت درشن سے معمور ہو — سکھوں کے خزانہ سے بھرپور ہو

(۱۳) نہ ہے روگ سوگ نہ چنتا جرا — نہ غمی ہے شادی نہ ہے نندرا

(۱۴) نہ ہے بھوک پیاس نہ تجھکو ہے موہ — نہ ہے راگ دویش نہ تجھکو ہے روہ

(۱۵) طمع سے ہی کی ہے کنارہ کشی — مطلق نہ آوے ہے ہانسی کبھی

(۱۶) ہے خوف بھاگا بھی تجھ سے ضرور — مطلق نہ کام آوے تیرے حضور

(۱۷) الفت و کلفت بھی تجھ سے گئی — نہ نفرت ہے مطلق کسی کی رہی

(۱۸) مان اور مایا بھی تجھ سے ہٹی — کرموں کی جڑ تو نے بالکل کٹی

(۱۹) کھاتا ہے کال بھی سب کو اخیر — خواہ راجہ کنگال بر ناؤ بیر

(۲۰) وہ کال تیرے نہ آوے ہے پاس — ہیں اُڑتے تیرے سے ہوش و حواس

(۲۱) الغرض بے انت ہیں شکتیاں — وہ کہاں ہے طاقت کروں میں بیاں

(۲۲) سجدے کو تیرے جھکایا ہے سر — تو میرا بھی بیڑا جی اب پار کر

(۲۳) نتھورام تیری سرن آیا ہے — تکیہ ہے تجھ پہ توں من بھایا ہے

بعد حمد و ثناء پرماتما بیتراگ سچ چدانند جوتی سروپ انتریامی کے یہ بندہ ہیچدان ناظرین والا تمکین کی خدمت اقدس میں عرض رساں ہے۔ کہ اِس بندہ کو نہ تو اتنی لیاقت ہے۔ اور نہ اتنا علم ہے۔ چونکہ مجھکو کئی ایک دوستوں نے کہا۔ کہ پرشن اُتر چتاگو کو اُردو میں کرو۔ اس لئے میں نے اِس کتاب کے لکھنے میں اودّم کیا ہے جن صاحبان کو جین مت کی مستند کتب مقدسہ کے جو کہ سنسکرت اور پراکرت و بھاشہ میں ہیں۔ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ جین مذہب کی بابت جو بہت سی غلط فہمیاں لوگوں میں مشہور ہیں۔ اُن کی کچھ بنیاد نہیں ہے۔ اس لئے کئی ایک بھاشا و سنسکرت نہ جاننے والے مہربانوں کے واسطے آجکل کی مروجہ زبان اردو میں ایسی کتاب کا چھپنا ضروری ہے۔ جس سے جین مذہب کے حالات اور جین [illegible] معلوم

ہووے۔ ایسی کتاب کے نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایک اُردو خوان اور انگریزی
خوان جینی بھائی شری سروگیہ ویتراگ کے بتلائے ہوئے سچے مارگ سے محروم
رہکر روز بروز نئی نئی سوسائیٹیوں اور سماجوں میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں۔
اس زمانہ میں جبکہ چھاپے وغیرہ کی سہولیت ہے۔ اور سرکار انگریزی کے راج
میں کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ایسے مطلق العنان راج میں کہ کوئی
کسی دوسرے کی طرف ذرا بھی اونچی نظر سے نہیں دیکھ سکتا اور نہ کچھ کہہ سکتا
ہے۔ اس خیال کو مد نظر رکھکر کہ اس سے بہتر وقت ملنا مشکل ہے حسب منشاء
اپنے مترّ بابو بہاری لال جی۔ بی۔ اے کے میں نے اس کتاب کو ترجمہ
کر کے اردو میں لکھا۔ یدّ پی جیو آتما اور پرماتما کے معمے کو اس بھارت درش کے
بڑے بڑے ودوانوں نے اپنی عقل سے کھول کر لکھا ہے۔ تو بھی سروگیہ ویتراگ
نے جنکو جینی سکل پرماتما مانتے ہیں اور جن کو بسبب اننت گیان کے تین زمانہ
کی جملہ اشیا کف دست کی ریکھا کی مانند دکھلائی دیتی ہیں۔ جو تسلی بخش
تشریح کی ہے۔ وہ کسی اور نے نہیں کری۔ یہ تشریح جین مت کے
شاستروں میں درج ہے۔ یہ شاستر علم کا خزینہ اور جملہ فنون کا دفینہ ہیں۔ ان
شاستروں کے سمجھنے میں عقلمندوں کی عقل دنگ اور علماء و فضلاء کا قافیہ تنگ ہے
ایسی صورت میں میرے جیسے کند ذہن اور کم فہم کی کیا مجال تھی۔ کہ اس میدان
میں قدم اٹھاتا۔ مگر مفید عام و دھرم کے کام نے مجھے حتّی الوسع کوشش کرنیکا
حوصلہ دیا۔ چنانچہ شری مان شری لبدھی وجے جی سے اس کام میں
مجھے بہت مدد ملی۔ میں ان مہاتما کا نہایت ہی شکر گذار ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ شعر

(۱) شب روز کرتا ہوں میں یہ دعا	کہ راضی خوشی سے یہ رہیں سدا
(۲) مطلق نہ رنج ان کو آوے ذرا	کہ انکا ہو تا ہے احساں بڑا

(۳) بچرتے رہیں یہ لیل و نہار — بہت عقلمند اور ہیں لکھپرار
(۴) عمران کی چھوٹی عقل ہے بڑی — کریں جو بات وہ موتی لڑی
(۵) ہیں بہت لائق یہ عالی جناب — طبیعت نرم اور حاضر جواب

اگرچہ میں نے اِس کتاب کو بڑی جانفشانی اور کوشش سے تیار کیا ہے اور جہانتک ہوسکا زبانِ سنسکرت کے الفاظ جن کو عام و خاص نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اچھی طرح سے سہل کر کے لکھے۔ تو بھی انسان خطا کا پُتلا اور بھولن ہارا ہے۔ میری الپ بُدھی سے یا درشٹی دوش سے یا چھاپے کی غلطی سے۔ یا کسی اور پرکار سے یدی کوئی اُشدھی رہ گئی ہووے۔ تو آپ مہربان اسکو شُدھ کر کے پڑھیں اور مجھکو اطلاع دیویں تاکہ دوسری بار کے اڈیشن میں درستی کیجاوے یہ میری سجن پرشوں سے بڑے ادب سے پرارتھنا ہے دُرجنوں سے نہیں جیسا کہ داناؤں نے کہا ہے شلوک

गुणग्राहि भवेन्नित्यं सज्जनो गुण दृग खलु ।
दुर्जनो दोष ग्राहि स्यात् स्वभा वेन भुवस्तले ॥

اسکا بھاوارتھ یہ ہے۔ اس سنسار میں گُنوں میں ہے۔ درشٹی جس کی ایسا سجن پرش گُن کو ہی گرہن کرتا ہے۔ اور دُرجن پُرش سبھاو سے ہی دوشنوں کو گرہن کرتا ہے پس میری بھی سجن پرشوں سے ہی پرارتھنا ہے دُرجنوں سے نہیں ہے کیونکہ اُن کا سبھاو تو ہمیشہ نقص جوئی کا ہی ہے +

سب سجن پُرش ساری کتاب کا مطالعہ کر کے تت کار نے کریں +

اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی

آپکا شُبھ

چنتک داس نتھو رام ولد لالہ رادھا مل جینی زیرہ۔ ضلع فیروزپور پنجاب

کتاب ملنے کا پتہ [illegible] زیرہ ضلع فیروزپور۔ پنجاب۔

اوم

شری تبیراگ انمہ

ابیات

۱ جسکا گو پرشن اتر ہے اِسکا نام / کری اردو میں تا پڑھیں خاص و عام

۲ عجب ہے کتاب اور ہے بے نظیر / بہت بے بہا اور ہے دلپذیر

۳ بیشک کتاب یہ ہے لاجواب / مصنف تھے اِسکے علم کامیاب

۴ بجے نند سوری مبارک ہے نام / سشری آتمارام تھے مشہور عام

۵ مہابِرت پانچ تھے دھارن کرے / دولت و پیسے سے رہتے پرے

۶ پیدل سفر کرتے وہ تھے سدا / یک جا ڈیرا نہ مطلق رکھا

۷ مدہوکری بھکشیا وہ لیاتے سدا / دینی تو لینی نہ دھرنا دھرا

۸ اِسقدر تھی اُن کو لیاقت علم / قاصر ہے جسکے بیاں سے قلم

۹ اُنکی عقل کا نہ ہووے بیاں / واقف ہیں اُن سے بہت مرداں

۱۰ جرمن و لنڈن میں مشہور تھے / بہت لوگ امریکہ کے بھی جانتے

۱۱ غرض صفتیں اُنکی کروں کیا بیاں / بخوبی ہیں روشن سب پہ عیاں

۱۲ سو یہ کتاب ہے اُن کی گری / بیشک کتاب ہے موتی لڑی

۱۳ نہ طاقت زباں میں نہ تاب قلم — نہ زنہار رکھتا ہوں کچھ بھی علم
۱۴ تو تعریف اس کی میں پھر کیا لکھوں — بجا ہے روا ہے جو لکھ لکھ رکھوں
۱۵ واقعی کتاب یہ ہے بے مثال — پڑھیں اسکو گر کر کے دل کا خیال
۱۶ تو معلوم سب اُنکو ہو جاویگا — گر بکش پات نہ بالکل کرا
۱۷ کہ دنیا کیا ہے اور ایشور کیا — پُن اور پاپ کا سب ویروا
۱۸ ہو ویگا ثابت انادی جہاں — مورت کا پوجن بھی ہوگا عیاں
۱۹ کرم اور جیووں کا ہوگا بیاں — انادی ہیں کرم اور جیو آتماں
۲۰ ایشور بھی کیسا کہ ہے ماننا — گورو کیسا چاہیئے ہے یہ جاننا
۲۱ مورت کو ماننا کیوں ہے کہا — مورت بھی کیسی ہو یہ بھی لکھا
۲۲ آتم کو ثابت ہے اس میں کرا — ثبوتی جو راسی کا سب ماجرا
۲۳ ہو سکتا ایشور بھی یہ جیو ہے — واپس نہ آوینگے موکھش گئے
۲۴ ایشور کی بھگتی کا کیا فائدہ — بھگتی کا اس میں ہے سب قاعدہ
۲۵ دنیا کو ایشور نے نہیں ہے رچا — کرم بھید کتنے اور کرم ہیں کیا
۲۶ خود کرم کرتا ہے یہ جیو جی — کراتا ہے یا کوئی ایسے اور بھی
۲۷ مکتی سے خالی نہ ہووے جہاں — مفصل لکھا ہے اسکا بیاں
۲۸ اوتار دھارن نہ ایشور کرے — کرے گر تو دوش ہیں اُسمیں بڑے
۲۹ دوشن اٹھاراں کی خاصی پچھان — مفصل کری ہے اس میں بیان
۳۰ گھرہستی کا ساد ہو کا دونو دھرم — ہے حال دونوں کا اس میں رقم
۳۱ غرض یہ کتاب امولک رتن — کرو ادب اس کا رکھو با جتن

تھوڑام کہتا ہے اے مہربان
گیان کی عزت ہے ہر جہاں

دیباچہ

नमोर्हत्सिद्धाचार्योपाध्याय

सर्वसाधुभ्यः ।

معلوم ہووے کہ سنہ ۱۸۹۲ع مورخہ ۱۶ دسمبر کا لکھا ہوا ایک پتر دیش امریکہ شہر چکاگو سے بمبئی کی دی جین ایسوسی ایشن آف انڈیا کی معرفت شری شری ایک ہزار ہاٹھ شری تپ گچھ آچاریہ نیا آگمر بھوندی شری مد بجیانند سوری پر سدّھ نام شری آتما رام جی مہاراج کو ملا۔ جس کی نقل سب لوگوں کے معلوم ہونے کے واسطے نیچے لکھتا ہوں *

WORLDS CONGRESS AUXILIARY
COMMITTEE ON RELIGIOUS CONGRESS.

REV. JOHN HENRY BARROWS, D. D.,
Chairman.

CHICAGO U. S. A. NOV. 16. 1892.
2330 MICHIGAN AVE

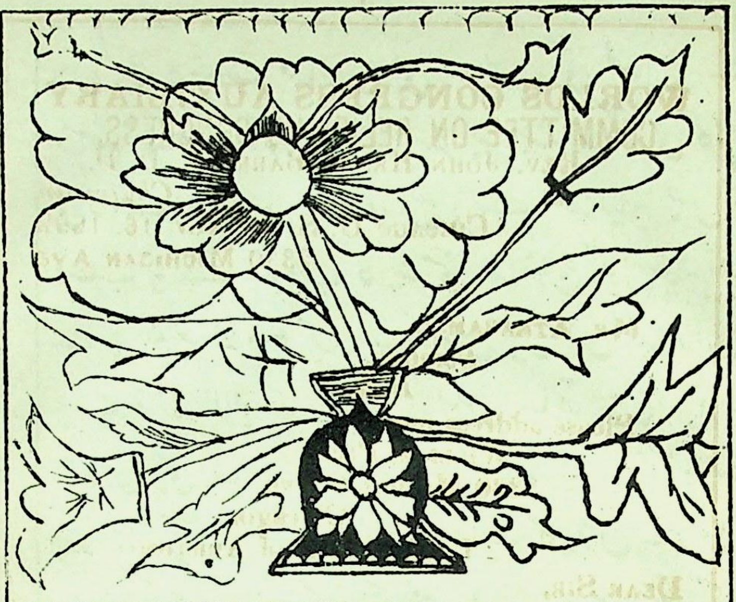
MR. ATMARAMJI,
Bombay,
India.

Please address me—
WILLIAM PIPE,
2330 Machigan Ave,
Chicago.
United States of America

DEAR SIR,

There will be mailed to you in the course of a week an appointment as a member of the Advisory Council of the Paliament of the Religions to be held in Chicago in 1893. In the meantime the Chairman instructs me to ask you if you will kindly forward to *me* at your earliest convenience *two* photographs of yourself and a short sketch of your life. These are to be used in preparing the illustrated account of representatives of the great faiths of the world. Will you therefore give this matter your earnest consideration and forward to me as soon as possible what is requested. Some other pictures and explanatory literature that would illustrate any feature of Hinduism would be much appreciated. With fraternal greetings

I am,
Faithfully and sincerely yours
WILLIAM PIPE



اس انگریزی پتر کا بھاو ارتھ - سنہ ۱۸۹۳ء کو چیکاگو میں
سرب دھرموں کی جو دھرم پارلیمنٹ ہوگی - آپ کو
اُس کا ممبر ہونے کے لیئے ایک ہفتہ کے اندر لکھا
جاویگا - مگر اِس وقت سبھا پتی کی اجازت سے لکھا
جاتا ہے - کہ آپ اپنی دو فوٹو اور اپنا مختصر جیون
چرتر یعنے سوانح عمری جلدی کر یا کریں - اِن سے
دنیا کے پرسدھ متوں کے پرتی ندھیوں کے چرتر
تیار کئے جاتے ہیں - اِس واسطے آپ اپنی تصویریں
اور جیون چرتر یعنے سوانح عمری جتنی جلدی ہو سکے
اتنی جلدی بھیج دیویں - اور کوئی تصویریں اور ہندؤں
کے حالات کے متعلق مفصل نے بندھ یعنے تحریر
تیار کر کے بھیج دیویں گے - تو منظور کیا جاوے گا

اس پتر کا جواب مہاراج جی صاحب کی صلاح سے
بمبئی[1] کے شراوکوں نے مسٹر بیر چند راگھوجی گاندھی
بی۔اے۔ایم اور اے۔ایس سے لکھوایا۔ جس کا
مطلب یہ ہے۔کہ آپ کا پتر منی مہاراج کو پہنچا۔آپ
نے جو کام شروع کیا ہے۔اوس میں منی مہاراج
بہت آنند ظاہر کرتے ہیں۔لیکن ساتھ میں اتنا
افسوس بھی ظاہر کرتے ہیں۔کہ بڑھاپے کے باعث
اور شاستریئے[1] کارن کئی ایک لوگک کارنوں سے وہاں
پر آنے سنبدھی آپ کی بینتی کو سرب تھا۔منظور کرکے
پوری نہیں کر سکتے ہیں۔تو بھی آپ کے لکھے بموجب
دو فوٹو منی مہاراج کا مختصر جیون چرتر اور کئی ایک
اپ[2] یوگی فوٹو وغیرہ آپ کو بھیجے جاتے ہیں۔جن کی
پہنچ کرپا کرکے لکھنی۔اس کے جواب میں چگاگو سے
سنہ ۱۸۹۳ء مورخہ ۲۴۔ اپریل کا لکھا ہؤا پتر آیا۔جن کی
نقل حسب ذیل ہے

۱ شاستریئے کارن یعنے شاستر کے باعث ÷ ۲ ضروری ÷

Chicago, U. S. A. April 3rd 1893

MUNI ATMARAMJEE,
9, Bank Street Fort,
Presidency Mills Co. Ld.

REVEREND SIR,

I am very much delighted to receive your acceptance of your appointment together with the photographs and the biography of your remarkable life. Is it not possible for you to attend the Parliament in person? It would give us great pleasure to meet you. At any rate, will you not be able to prepare a paper which will convey to the accidental mind, a clear account of the Jain Faith, which you so honorably represent? It will give us great pleasure and promote the ends of the Parliament if you are able to render this service.

I send you several copies of my second report.

Hoping to hear from you soon and favorably, I remain, with fraternal regards.

Yours cordially,
JOHN HENRY BORROWS,
Chairman
Committee on Religious Congress.

اس انگریزی پتر کا بھاد ارتھ یہ ہے۔ کہ بڑی خوشی
کا موقعہ ہے۔ کہ آپ نے سبھاپد کو منظور کیا ہے۔ آپکا

فوٹو اور آپ کا ایوربٹ الوگک جیون چرتر یعنے سوانح عمری
پہنچی ہے۔ کیا آپ کا یہاں آکر سبھا کو شوبھا دینا
ممکن ہو سکتا ہے۔ آپ کے درشن سے ہم کو بڑا
آنند پراپت ہوگا۔ جس جین مت کی آپ اتنی
عظمت ظاہر کر رہے ہو۔ کیا آپ کسی طرح سے
ایک ایسی تحریر تیار کر سکیں گے۔ کہ جس میں اوس
جین مت کا ایتھاس اور اُپدیش داخل ہووے
آپ کا ایسانی بندھ آنے سے ہم کو بڑی بھاری خوشی
ہوگی۔ اور ہماری سماج کی ترقی کا باعث ہوگا۔ ہم اپنی
دوسری رپورٹ کی کئی ایک نقلیں آپ کی خدمت میں
بھیجتے ہیں۔ اِس پتر کا جواب شاہ مگن لال و دلپت رام
کی معرفت لکھا گیا۔ کہ منی مہاراج کو آپ کا پتر پہنچا۔ آپکی
مرضی کے مطابق منی مہاراج نے ایک نی بندھ لکھنا
شروع کیا ہے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ اس کے جواب میں موخہ
۱۲۔ جون ۱۸۹۳ء کا لکھا ہُوا پتر شاہ مگن لال و دلپت رام
کے ذریعہ آیا۔ جس کی نقل حسب ذیل ہے +

ا؎ لاثانی۔ نایاب +

Chicago, U. S. A., June 12th, 1893.

My Dear Sir,

I am desired by the Rev. Dr. Barrows to make an immediate acknowledgment of your favour of May 13. It is eminently to be desired that there should be present at the Parliament of Religions a learned representative of the Jain community.

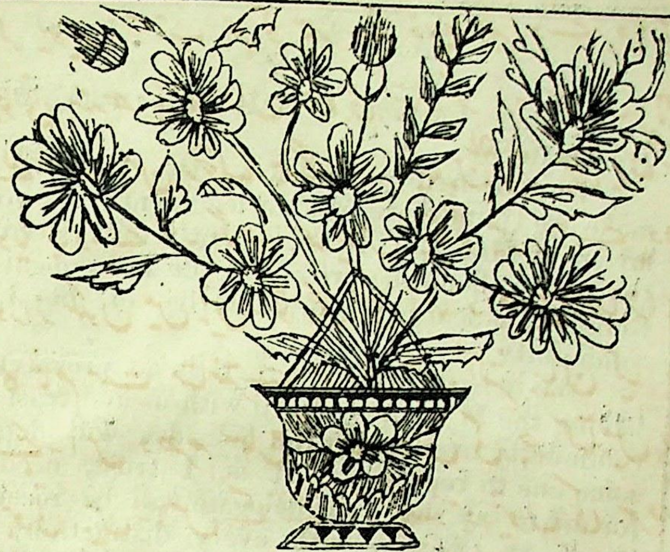
We indeed sorry that there is no prospect of having the Muni Atmaramji with us and trust the community over which he presides will depute some one to represent. It is, I trust, needless for me to say that your delegate will be received by us in Chicago with every distinction and during his stay here will receive of our hospitality in as great a measure as we are able to record it. If you therefore decide to send a representative, will you kindly cable the fact to me? The paper which learned Muni is preparing will indeed be very welcome and will be given a place in the programme in keeping with the high rank of its author. Although we here in Chicago are a long distance from you, the name of Muni Atmaramjee is frequently alluded to in religious discussion. For the purpose of illustrating the volumes Which are to record the proceedings of the Parliament of Religions I am in want of a few pictures to illustrate the rites and ceremonies of the Jain faith. May I ask you to procure these for me (at any expense) and send at your earliest convenience.

I am;

Very truly yours,

WILLIAM PIPE,

Private Secretary



اس انگریزی پتر کا بھاو ارتھ۔ ریئ ویرنڈ ڈاکٹر
بروج صاحب بہادر کی آگیا آنو سار میں آپ کے
مورخہ ۱۳- مئی کے پتر کی پہنچ ظاہر کرتا ہوں۔ اس
دھرم سماج میں جینیوں کی طرف سے ایک بدھی وان
پرتی ندھی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ افسوس ہے۔ کہ
اس سماج میں منی آتما رام جی مہاراج کے پدھارنے
کا کوئی انومان نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جس
سنگھ کے آپ مکھی ہیں۔ وہ کسی نہ کسی بدھی وان پرش
کو ضرور بھیجے گا۔ لیکن یہ کہنا بے موقعہ کا ہے۔ کہ یہاں
چکاگو میں آپ کے پرتی ندھی کا سرب تھا۔ سواگت[۱] اور
اتتھی[۲] پنا ہوگا +
جب آپ کسی کو پرتی ندھی کر کے بھیجنے کا نسچے

۱ سواگت یعنی خیر عافیت۔ ۲ اتتھی یعنی بھگتی

کر لیویں۔ تو آپ ہم کو تار کے ذریعہ خبر دے دیویں۔ جو نی بندھ بدھی وان منی جی تیار کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے بہت من رنجک ہوگا۔ اور وگیاپن پتر[1] میں یوگ ستھان دیا جاوے گا۔ اگرچہ ہم یہاں چکاگو میں بڑے دور دراز ملکوں میں ہیں۔ تو بھی منی آتما رام جی مہاراج کا نام مت متانتریئے چرچوں میں اکثر بیان کیا جاتا ہے۔ اس دھرم سماج کی کارروائی کی جو کتابیں طیار ہوتی ہیں۔ اس کے لئے کئی ایک مورتیوں کی ضرورت ہے۔ جن سے جین مت کے طریقے ظاہر ہوں۔ اسلئے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ آپ ان کو جتن سے جلدی بھیج دیویں۔ مذکورہ بالا پتر سری مہاراج جی صاحب نے بمبئی کی وی جین۔ ایسوسی۔ ایشن آف انڈیا کو پہنچا دیا۔ اور ساتھ میں اپنی صلاح بھی لکھ دی۔ کہ اگر بمبئی وغیرہ کے جینیوں کی صلاح ہو جاوے۔ اور بیر چند راگھو جی گاندھی کو جین دھرم کا پرتی ندھی کر کے بھیجا جاوے تو اچھا ہے۔ وہاں ان کے جانے سے ایک تو سرب دیس سمبندھی دھرم پارلیمنٹ میں جین دھرم کا نام ہمیشہ کے واسطے پر سدّھ ہو جاوے گا۔ اور جن کو جین دھرم کیا ہے۔ جین دھرم والوں کا کیا منتب ہے وغیرہ باتوں کا گیان نہیں ہے۔ ان کو بھی مذکورہ

[1] وگیاپن پتر۔ یعنی لائے بریری۔ یوگ ستھان یعنی لایق جگہ +

باتوں کا گیان ہو جاویگا۔ جس سے ایک دن جین دھرم کی ترقی کا جھنڈا پھرکنے لگ جاویگا۔ آگے جیسی آپ سری سنگ کی مرضی۔ سری مہاراج جی صاحب کے اس بچار کو بمبئی کے بھاو یک دہرم آتماؤں نے منظور کر لیا۔ کیونکہ ان کو سری مہاراج جی صاحب کے کھتن اوپر پورا یقین تھا۔ کہ سری مہاراج جی صاحب نے جو بچار دکھایا ہے۔ سو شاستر بر خلاف نقصان وہ ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ اِس سمے میں اِن جیسا جین دہرم میں اور کوئی گیتا رتھ نہیں ہے۔ ایسا بچار کر جینیوں کی بڑی کمیٹی نے بمبئی میں اکھٹے ہوکر مسٹر بیر چند گاندہی کو چکاگو بھیجنے کو تیار کیا۔ اس وقت بیر چند گاندہی اور چکاگو والوں کی پرارتھنا سے پرشن اوتر روپ یہ گرنتھ سری مہاراج جی صاحب نے تیار کیا۔ جو میں اس وقت اپنے پریمی بھائیوں کے لابھ کے واسطے ظاہر کرتا ہوں۔ چگاگو کے بمت اور چکاگو کے پرشنوں کے ہی اوتر اِس گرنتھ میں ہونے سے گرنتھ کرتا نے اس گرنتھ کا نام چگاگو پرشن اوتر رکھا ہے۔ اِس گرنتھ کرتا کا نام اکثر چھوٹے بڑوں تک پرسدّھ ہونے سے اور ان کا گیان اکثر سجّن پرشوں کو سربتر معلوم ہونے سے اس گرنتھ کی زیادہ تعریف لکھنی مناسب نہیں اور نہ میں لکھ ہی سکتا ہوں۔ کیونکہ دوسرے ملک کے انگریز پنڈتوں نے جن مہاتما کے بارے میں بہت

بڑا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ تو اوس مہاتما کے بارے میں
یا اون کے رچے گرنتھ کے بارے میں میں کیا تعریف
لکھ سکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بنگالے کی ایشیاٹک سوسائٹی
کے سکرٹری ڈاکٹر اے۔ ایف۔ روڈالف ہارنل صاحب
نے اپاسک دشا انگ سوتر کے انگریزی دیباچہ میں ایسا
لکھا ہے +

In a third Appendix (No III) I have put together some additional information, that I have been able to gather since publishing the several fasciculi. For some of this information, I am indebted to Muni Maharaj Atmaramjee, Anand Vijayji, the well-known and highly respected Sadhu of the Jain community throughout India, and author of (among others) two very useful works in Hindi, the *Jain Tattvadarsha* mentioned in note 276 and the *Ajnana Timira Bhaskara*: I was placed in communication with him through the kindness of Mr. Maggan Lal Dalpatram. My only regret is that I had not the advantage of his invaluable assistance from the very beginning of my work. For some useful suggestions and corrections I am also indebted to Mr. Virchand R Gandhi, the Honorary Secretary to the Jain Association of India.

The World's Parliament of Religions.

دی ورلڈس پارلیمنٹ اوف ری لی جنس

اس نام کی شہر لنڈن کی چھپی کتاب کے صفحہ
۲۱ اوپر شری مہاراج جی صاحب کی مورتی دی ہے۔
اور اوس کے نیچے ایسا لکھا ہے +

"No man has so peculiarly indentified himself with the interests of the Jain community as Muni Atmaramji. He is one of the noble band sworn from the day of initiation to the end of life to work day and night for the high mission they have undertaken. He is the high priest of the Jain community and is recognized as the highest living authority on Jain Religion and literature by Oriental Scholars."

ارتھ۔ جیسے مُنی آتما رام جی نے جین دھرم میں اپنے
آپ کو تہ دل سے مصروف کیا ہے۔ ویسے اور کسی مہاتما
نے نہیں کیا۔ آپ اُن اوتم مہاشیوں میں سے ہیں۔ جنھوں
نے سنجم (یعنی۔ فقیری) گرہن کرنے کے دن سے آخر عمر
تک ایک بڑے اعلےٰ مشن (یعنی۔ کام) کو پورا کرنے کا نیم
کیا ہے۔ آپ جین دھرم کے پرم اچارج ہیں۔ اور مغربی
و مشرقی عالموں نے انہیں جین دھرم کے عالموں میں
سب سے عالم و فاضل مانا ہے +

اور ہارنل صاحب نے شاستری میں سٹیک اُپاسک
دشا آنگ سوتر چھپوایا ہے۔ جس کے شروع میں ایسے
لکھا ہے

दुराग्रसध्वान्तविभेदभानो,
हितोपदेशामृतसिंधुचित्त ।
सन्देहसन्दोह निरासकारिन्,
जिनोक्तधर्मस्य धुरंधरोऽसि ।१।
अज्ञानतिमिरभास्करमज्ञान,

निवृत्तये सहृदयानाम् ।
आर्हततत्त्वादर्शं ग्रंथमपरमपि
भवानकृत ॥ २ ॥

आनंदविजय श्रीमन्नात्मारामममहामुने
मदीयनिखिल प्रश्न व्याख्यातः
शास्त्रपारग ॥ ३ ॥

कृतज्ञताचिन्हमिदंग्रंथसंस्करणकृतिन्
यत्नसम्पादितं तुभ्यं श्रद्धगोत्सृज्यते मया ॥ ४ ॥

بھاوارتھ - ہے کداگریہہ رُوپ اندکار کو دور کرنے میں
سورج سمان ہے ہست اُپدیش روپ امرت کے سمندر
میں چیت ستھاپن کرنے والے - ہے سندیہہ کے سمُوہوں
کو دور کرنے والے - آپ جن اُکت[1] اٹھاراں دوشن
رہت سروگ پری[2] نت دھرم کے دُھرندھر ہیں - آپ
نے سجن لوگوں کے اگیان کے دور کرنے واسطے اگیان
تمر بھاسکر اور جین تتوا درش گرنتھ بنائے ہیں -
ہے آنند نجے - ہے شری من - ہے آتما رام - ہے
مہا مُنی - ہے میرے سمپورن پرشنوں کے اوتر دیئے
والے - ہے شاستروں کے پار گامی - ہے پُن آتمن -
آپ نے میرے اوپر جو اُپگار کیا ہے - اوس کے عوض
میں کرتگتا کے چن روپ جتن سے پراپت کئے - اِس
پستک کو شردھا پور بک میں آپ کو ارپن کرتا ہوں

[1] جنیشر دیو کا فرمایا ہوا [2] بیان کردہ +

اس گرنتھ کے پڑھنے والوں کو یہ معلوم ہوویگا
کہ ایشور کیا چیز ہَے۔ ایشور کیسا ماننا چاہیئے۔ جینی کیسا
ایشور مانتے ہیں۔ اور دیگر مت والے کیسا مانتے ہیں
ایشور جگت کا کرتا ثابت ہو سکتا ہَے یا نہیں۔ کرم کیا
شئے ہے۔ کرم کے مول بھید کتنے ہیں۔ اور اوتر بھید
کتنے ہیں۔ کِس کِس کام سے کِس کِس کرم کا بندھ ہوتا
ہے۔ اور کیا کیا ادن کا پھل ہوتا ہے۔ ایک گیتی سے
دوسری گیتی میں کون لے جاتا ہَے۔ جیو اور کرم کا کیا سمبندھ
ہے۔ کرم کا کرتا جیو خود ہی ہے یا دوسرا کوئی اِس سے
کرواتا ہے۔ اپنے کئے ہوئے کرم کا پھل نمت کے
ذریعہ جیو بھوگتا ہے یا کوئی بھگتانے والا ہے۔ سرب
متوں کا کِس کِس بارے میں اتفاق ہے۔ آتما میں ایشور
ہونے کی شکتی ہے یا نہیں۔ موکھش پد سے سنسار
میں جیو پھر نہیں آتا ہے۔ اگر ہر وقت جیو موکھش
کو پراپت ہوویں۔ تو بھی سنسار جیوؤں سے خالی
نہیں ہوویگا۔ پنر جنم کی سدّھی۔ آتما کی سدّھی۔ ایشور
کی بھگتی کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور کس طریقے
سے بھگتی کرنی چاہیئے۔ مورتی کیسی اور کیوں ماننی چاہیئے
آدمی کا اور ایشور کا کیسا سمبندھ اور متوں والے مانتے
ہیں۔ سادھو کا کیا دھرم ہَے اور گرہستی کا کیا دھرم
ہَے۔ دھارمیک اور سنساریک زندگی کے نیتی پوربک

لچھن۔کئی طرح کے دھرم شاستروں کے دیکھنے کی ضرورت۔
اور اوس سے ہوتے فائدے۔دھرم شاستر دیکھنے کے
نجم۔ ایشور اوتار دھارن کرتا ہے یا نہیں۔ اوتار
دھارن کرنے سے مُکت آتما ایشور میں کلنک پراپتی۔
ایشور دوشن سنجگت ہے یا بغیر دوشن ہے۔اوس کی
شناخت۔دہرم سے بھرشٹ ہوئے کی پھر شُدھی۔
زندگی کے خوف دور کرنے کے قاعدے دھرم کے
انگ اور لچھن وغیرہ اینک تتو کی باتوں کا اس گرنتھ
میں گرنتھ کرتا نے سماویش[1] کیا ہے۔اس لئے اگر
اِس گرنتھ کا نام تتو پُنج رکھا جاوے۔تو اس میں کوئی
بے مناسب بات نہیں ہے۔یہ گرنتھ شری مہاراج جی
صاحب نے بنا کر مسٹر بیرچند گاندھی کو دیا۔جس کی امداد
سے مسٹر بیرچند نے چگاگو وغیرہ شہروں میں لوگوں
کے من کو تتو گیان کے ذریعہ ایسا خوش کیا کہ پھر دوبارہ
خواہشمند ہو کے اون لوگوں نے مسٹر بیرچند کو اپنے
ملک میں آنے کے لئے بنتی بھیجی۔جس کو منظور کر کے
مسٹر بیرچند بمعہ قبیلے کے جانے کو تیار ہوئے۔اوس
وقت بمبئی کے پریمی دھرم اُنتی کارک بھائیوں نے
مسٹر بیرچند کو مان پتر دئیے۔گرنتھ بڑھ جانے کے
باعث صرف ایک مان پتر کا بھاوارتھ ذیل میں لکھتا

[1] بیان +

ہوں۔ پرئیے بندھو مسٹر ہیر چند راگھو جی گاندھی۔بی۔اے
ہم شری ہیم چندر آچاریہ ابھیاس ورگ کے ممبر خوشی
اور افسوس ظاہر کرنے کو اکھٹے ہوئے ہیں۔خوشی اسلئے
ہے۔کہ آپ جین دھرم کی ترقی اور جین دھرم کے
اُپدیش کے لئے ایسے دور ملکوں کو چلے ہیں۔ اور
افسوس اس لئے ہے۔کہ آپ جیسے مددگار کی امداد
سے نامحروم رہیں گے۔بھائی صاحب جب ہمارے
سودہرمی بھائیوں کو انگلینڈ کی بھاشا کا نیاء ابھیاس
تھا۔آپ نے اپنے سکول کے بڑے بڑے امتحان
پاس کرکے دھارمیک اور سنساریک کاموں میں ایسی
عقلمندی ظاہر کی۔کہ بیان کرنا مشکل ہے۔آپ نے جوجو
تکلیفیں شری شترنجاجی اور شری سمید شکھر آدی
تیرتھ ستھانوں کے لئے کی ہیں۔وہ جگت میں ظاہر
ہیں۔اس واسطے یہاں بیان کرنا فضول ہے ۱۸۹۳ء
میں آپ امریکہ کی دھرم سماج میں ہمارے مہامُنی
راج شری آتما رام جی کے پرتی ندھی ہوکر گئے۔وہ
مُنی کون تھے۔جین سم دائے کے فائدوں میں مصروف
اور سنجم گرہن کرنے کے دن سے زندگی تک جن اچھّے
مہاشیاؤں نے سوّئی کرت स्वीकृत اچھّے دھرم میں
رات دن اودم کرنے کا نیم کیا ہے۔ اُن میں سے

تھے۔ جن کو جین دھرم کا پرم آچاریہ اور جین شاستروں کا پرمانیک وکتا مغربی ودّوانوں نے مانا ہے۔ جن کی اچانک موت پر تمام شری سنگ ردن کرتا ہے۔ جن کے برابر ودّوان شاستر گیاتا اُن کی گدّی کے واسطے ملنا مشکل ہے۔ اور جنکے پوتر دھرم کارج زمانہ حال اور مستقبل سنتانوں کے دلوں میں ہمیشہ ہرے بھرے جھلکتے رہیں گے۔ آپ نے جین دھرم اور اس کی فلاسفی پر امریکہ میں جو جو بھاشن دیئے اون سے ہم کو اور ہمارے امریکن بھائیوں کو بھاری لابھ ہوا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس وقت دوسری بار آپ امریکن بھائیوں کی بینتی سے جاتے ہوئے اپنی دھرم پتنی یعنے اہلیہ کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ ہم یہ کہنے سے رُک نہیں سکتے کہ اوس کا ایسے کرنا۔ اس سہ چارنی[۲] شبد کو سارتھک[۳] کر رہا ہے۔ سماپتی میں بھائی صاحب ہم یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ آپ اور آپ کا قبیلہ دیگر ملک میں سکھّ آنند میں پرورتے۔ آپ نے جس بڑے کام کو منظور کیا ہے۔ آپ کو پھل دایک ہو۔ دھن باد کی آپ پر برکھا ہو۔ اور یُگ پردہان پدوی کے دھارک ہو۔ بمبئی مورخہ ۱۲۔ اگست ۱۸۹۶ء

امر چند پی پرمار اونریری منتری شری ہم چندر آچاریہ ابھیاس پد ÷

[۱] بیان کرنے والا ÷ [۲] بمعنی عورت کے ہے ÷ [۳] ثابت ÷

॥ ओं नमः श्रीपरमात्मने ॥

چوتھا پرشن اُتر

य निखिलाश्च दोषा न सन्ति सर्वे गुणाश्च विद्यते
ा वा विष्णुर्वा हरो जिनो वा नमस्तस्मै ॥ १ ॥

यत्र तत्र समये यथा तथा योऽसि
सोऽस्यभिधया यया तया ।
वीतदोषकलुषः स चेद्भवानेक एव
भगवन्नमोस्तु ते ॥ २ ॥

शैवा स्समुपासते शिव इति ब्रह्मेति वेदान्तिनो ।
द्धा बुद्ध इति प्रमाणपटवः कर्तेति नैयायिकाः ।
र्हन्नित्यथ जैनशास्त्रनिरता कर्मेति मीमांसकाः

सोयं नो विदधातु वांछितफलं
त्रैलोक्य चूडामणिः ॥ ३ ॥

پرشن - ایشور کی آدی یعنے آغاز ہے یا نہیں - اتر - ایشور کی آدی نہیں ہے - کیونکہ جس چیز کی آدی ہوتی ہے - اوس کے دو کارن ضرور ہوتے ہیں - ایک اُپادان[1] کارن اور دوسرا نمت[2] کارن - ایشور کا کارج - انوکول[3] یہ دونوں کارن کسی پرمان سے بھی ثابت نہیں ہوتے ہیں -

---

[1] جس چیز سے جو شے بنے - وہ چیز اُس شے کا اُپادان کارن ہے مثلاً مٹی گھڑے کا اُپادان کارن ہے - کیونکہ مٹی سے گھڑا بنتا ہے [2] جس چیز کے ذریعے سے جو شے بنے - وہ چیز اُس شے کا نمت کارن ہے - مثلاً گھڑے کا نمت کارن ڈنڈا ... ذریعے سے یعنی نمت سے گھڑا بنتا ہے [3] کارج کے مطابق +

اس سبب سے ایشور پد انادی ہے۔ انادی کال سے جو آتما
جیون[1] موکھش اور بدیہہ[2] موکھش اوستھا کو پراپت ہوئے ہیں۔
اور آگے کو ہوویں گے۔ تِس موکھش پد پراپتی کا ہی نام ایشور
ہے۔ موکھش پد کہو یا ایشور کہو۔ یہ دونوں ایک ہی بات ہے
پرشن۔ لوگوں کو کس طرح نسچے ہُوا۔ کہ ایشور ہے۔ اُتر
اس دنیا میں جتنے ایشور کے ماننے والے لوگ ہیں۔ اکثر
اون سب کو اس جگت کی بچتّر رچنا کے دیکھنے سے ایسا
نسچے ہوتا ہے کہ ایسی بچتّر رچنا کا رچنے والا کوئی اننت
شکتی مان ہونا چاہیئے۔ جو کہ ایسی سرشٹی کا رچنے والا دکرتا
ہے۔ سو وہی ایشور ہے۔ اس انومان سے لوگوں کو نسچے پڑا
ہے۔ کہ ایشور ہے۔ لیکن یہ انومان درست نہیں ہے۔ کیونکہ
چیتن و جڑہ اِن دونوں پدارتھوں میں اننت شکتیاں ہیں۔
وہ شکتیاں آپس میں کال۔ سبھاؤ۔ کرم۔ نیتی اور پریرک سبھاؤ
کو پراپت ہونے سے یہ سنسار انادی کال سے ہی پرواہ[3]
روپ بچتّر پرکار پیدا ہوتا ہے۔ اور ناش بھی ہوتا ہے۔
اور چیتن۔ جڑہ روپ دربوں سے پرواہ روپ کرکے یہ
جگت انادی ہے۔ اس واسطے مذکورہ بالا انومان سے جو
لوگوں نے ایشور مانا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ پرشن

[1] دیہہ دھاری پرمیشر یعنی ترتھنکر [2] بغیر وجود کے پرمیشور یعنی سدھ یعنی مُکت آتما [3] پے درپے۔ مثلاً دریا کا پانی۔ کیونکہ دریا کا پانی اگلا اگلا چلا جاتا ہے اور نیا نیا آتا جاتا ہے۔ دریا برابر جاری رہتا ہے +

پراچین۔ شاستروں میں ایشور کے ماننے میں کیا بیان ہے۔
اُتر۔ جین مت کے شاستروں میں تو جو جیون موکھش اٹھاراں
دوشن رہت۔ اری ہنت۔ ترتھنکر اور جب وجود رہت ہوکر
سدھ پد کو یعنے موکھش پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ تس
جیون موکھش اور بدیہہ موکھش پد کو ہی ایشور مانا کہا ہے
پراچین سانکھ شاستر میں ایشور مانا ہی نہیں ہے۔ نویں
سیشور[۱] وادی सेश्वर वादि سانکھ مت میں مہادیو کو
ایشور مانا کہا ہے۔ جیمنی مت میں بھی ایشور نہیں مانا
ہے۔ اُتر میمانسا وادی بیدانت مت میں جو کچھ دنیا میں
ہے۔ سو سرب ایشور ہی جتلایا ہے۔ ایسا مانا ہے۔ نیائیک
بشیشک مت میں سرب بیاپک نت۔ ایک شاشوت[۲]
بدھی کا ستھان۔ سروگ جگت کا سرشٹا اور ناش کرنے
والا اور جیوں کے اچھے بُرے کرم کے پھل کا دانا۔ اور
جیوؤں کو سُرگ نرک میں پہنچانے والا ایسا ایشور مانا ہے
بودھ مت میں دکھ۔ سموویہہ समुदय مارگ اور
نرودھ چار آریہ ست نام تتّوں کا اُپدیشک اپنے
تیرتھ کے نکار[۳] آدی کے ہوئے پھر سنسار میں اوتار
دھارن کرنے والا۔ ایسا پرمیشور مانا ہے۔ پرشن۔ ایشور کے
استی، تت میں یعنے ہونے میں یگتی اور شاستر دوارہ کیا
بیان ہے۔ اُتر۔ ایشور کے ہونے میں یہ پرمان ہے کہ جو اس

۱ ایشور وادی ۲ سدا رہنے والا گیان کا ... ۳ ... وغیرہ

دنیا میں ویُت پتّی والا व्युत्पत्तिवाला شُدھ پدارتھاتھ
سماس رہت ارتھ والا ایک پد ہے۔ تس کا واچ ارتھ
वाच्यार्थ ضرور اَستی روپ ہَے۔ جیسے گھٹ۔ پٹ
جیو۔ دھرم۔ پُن۔ پاپ۔ موکھش۔ آتما۔ سنسار آدی اور
جو جو دو پد ارتھات سما سانت پد ہے۔ اونکا واچ ارتھ
वाच्यार्थ اَستی روپ بھووے بھی ہے۔ اور
نہیں بھی ہَے۔ جیسے گائے کا سینگ۔ بھینس کا
سینگ اور راج پوتر وغیرہ وغیرہ دو پدوں کا واچ ارتھ
वाच्यार्थ استی روپ ہَے۔ اور خرگوش کے سینگ
اور گدھے کے سینگ اور آدمی کے سینگ یا بانج کے
پوتر وغیرہ وغیرہ پدوں کا واچ ارتھ वाच्यार्थ ناستی
روپ ہَے۔ ایشور جو پد ہَے۔ سو شُدھ ایک پد ہے
اس واسطے ایشور پد کا واچ ارتھ वाच्यार्थ ایشور بھی
ضرور استی روپ ہَے۔

तथा चागमः—ईश्वर इति पदं सत विद्यमानं कस्मात शुद्धपदत्वात एक पद त्वादित्यर्थः परं ख कुसुमवदाकाश कुसुमवदसद विद्यमान न अयं भावः समस्म लोक यस्ययस्य पदार्थ स्यैकपद नाम भवति स पदार्थोस्त्येव यथा घट वट लकुटादिः एवमीश्वरस्यापि ईश्वर इति एक पदं नाम अतः कारणादीश्वरो स्त्यैव

न पुनराकाश कुसुमवन्नास्ति यत आ
काश कुसुमस्यैक पदं नाम नास्ति किन्तु
द्विपदं नामास्ति यद्यत द्विपद नामवस्तु
भवति तत्तदे कांते न विद्यमानं न
भवति किन्तु किंचिद् गोशृंग महिष
शृंगादिवद्विद्यमानमस्ति किंचित्पुनः
खरश्रृंग तुरंगमशृंगाकाश कुसुमादिवद-
विद्यमान तत ईश्वर इति पदमेकपद-
त्वादस्त्येवेन्यनुमानप्रमाणेनेश्वर सत्ता
स्थापिता ॥

तथान्यत्रापि-ईश्वरासिद्धावेवोपपत्य-
न्तरमाह-ईश्वर इत्य तद्वचनं मार्थक
मिति प्रतिज्ञा व्युत्पत्तिमत्वे सति शुद्ध
पदत्वादिहयद्व्युत्पत्तिमत्वे शुद्धपदं तदर्थ
वद् दृष्ट यथा घटादिकं तथा चेश्वर पदं
तस्मात्सार्थकं यत्तु सार्थकं न भवति
तद्व्युत्पत्तिमच्छुद्धपदं च न भवति यथा
डित्थादिकं च खरविषाणादिकं च नच

तथेश्वरपदं तस्मात्सार्थकं यद्व्युत्पत्तिमन्न भवति तच्छुद्धपदमपि सन्न सार्थकं यथा डित्थादि पदमिति हेतोरनैकान्तिकता परिहारार्थं व्युत्पत्तिमत्त्व विशेषणं द्रष्टव्यं यदपि शुद्धपदं न भवति किंतु सामासिकं व्युत्पत्तिमत्वं सत्यपि सार्थकं न भवति यथा खरविषाणादिकमिति शुद्धत्व विशेषणम् ॥

اور جین مت کے شاستروں میں ارہنت سدھ پرمیشور مانتے ہیں۔ بدھ مت میں بدھ بھگوان پرمیشور اور نیائیک۔ ویشیشک مت میں شو پرمیشور اور بید میں جو کچھ نظر آتا ہے۔ سو ہی پرمیشور مانا ہے۔ پرشن۔ ایشور سرشٹی کا کرتا اور رچھک ہے۔ اس میں کیا پرمان ہے اُتر۔ ایشور سرشٹی کا کرتا اور رچھک پرتکش اور انومان کسی بھی پرمان سے سدھ نہیں ہوتا ہے۔ پرشن۔ ایشور جگت کا اور سب چیزوں کا کرتا ہے۔ ایسے جو مانیئے۔ تو کیا دوشن ہے اُتر۔ ایشور کو جگت کا کرتا اور سب چیزوں کا کرتا ماننے سے بہت دوشن آتے ہیں۔ پرشن۔ تم تو عجیب بات سناتے ہو۔ ہم نے تو کبھی بھی نہیں سنا۔ کہ ایشور کو جگت کا کرتا اور سب چیزوں کا کرتا ماننے میں دوشن آتے ہیں۔ اب تو آپ کو بتلانا چاہیئے۔ کہ ایشور کو جگت کا کرتا ماننے سے کیا کیا دوشن آتے ہیں۔ اتر۔ ہے پیارے

پہلے تم یہ بات کہو۔ کہ تم کون سا ایشور جگت کا کرتا مانتے ہو۔ پرشن۔ کیا ایشور بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ جو آپ ہم سے ایسا پوچھتے ہو۔ اُتر۔ کیا تم نہیں جانتے۔ جو دو طرح کے ایشور مت دھاریوں نے مانے ہیں۔ ایک تو جگت رچنے سے پہلے صرف ایک ہی ایشور تھا۔ جگت کا اُپادان آدی کوئی بھی کارن اور دوسری چیز نہیں تھی۔ صرف ایک ہی شُدھ۔ بُدھ۔ ستِ چد آنند سروپ پرمیشور تھا۔ کئی لوگوں نے تو ایسا ایشور جگت اور سب چیزوں کا رچنے والا مانا ہے۔ اور بعضوں نے جیو۔ پرمانو۔ آکاش کال۔ دِشا وغیرہ سامگری والا جس سے جگت بنایا جاوے ان سب چیزوں اور ایشور کو انادی مانا ہے۔ یعنے ایک تو ایشور۔ دوسری جگت پیدا کرنے والی سامگری یہ دونوں کسی نے بنائے نہیں۔ ایسے مانا ہے۔ تم کو ان دونوں متوں میں سے کونسا مت منظور ہے۔ پرشن۔ ہم کو تو پہلا مت منظور ہے۔ کیونکہ بید وغیرہ شاستروں میں ایسے لکھا ہے:-

एतस्पादात्मन आकाशः संभूतः आकाशाद्वायुः वायोरग्निः अग्नेरापः अद्भ्यः पृथिवी पृथिव्या ओषधयः ओषधिभ्योऽन्नअन्नाद्रेतः रेतसः पुरुषः सवा एष पुरुषोऽन्नरसमयः” यह तैत्तिरीय

शाखा की श्रुति है, तथा " सदेव सौम्य-दमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं तदैक्षत बहुस्यां प्रजायेयेति " यह श्रुति छांदोग्य उपनिषद् की है तथा " नासदासीन्नो सदासीत्तदानीन्नासीद्रजो न व्योमपरोयत किमावरीवः कुहकस्य शर्मण्यम्भः किमासीद् गहनं गभीरं " यह श्रुति ऋग्वेद की है, " आत्मा वा इदमग्रआसीन्नान्य त किंचिन्मिषत स इक्षतलोका नुसृजइति " यह ऐत्तरेय ब्राह्मण की श्रुति है ॥

وغیرہ وغیرہ انیک شرتیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ سرشٹی سے پہلے صرف ایک ایشور ہی تھا۔ نہ جگت تھا۔ نہ جگت کا کارن تھا۔ ایک ہی ایشور شدھ سروپ تھا۔ اور عیسائی و مسلمان مت والوں نے بھی ایسے ہی مانا ہے۔ اس سبب سے ہم پہلا پکش مانتے ہیں۔ اتر۔ تمہارا یہ کہنا ایشور کو بڑے کلنک لگاتا ہے۔ پرشن۔ جگت کے رچنے میں ایشور کو کیا کلنک پراپت ہوتے ہیں۔ اتر پہلے تو جگت کا اپادان کارن ہی نہیں ہے۔ اس سبب سے جگت کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جیسے گدھے کا سینگ۔ پرشن۔ ایشور نے اپنی شکتی یعنے قدرت سے جگت کو

رچا ہے۔ ایشور کی جو شکتی ہے۔ سو ہی اوپادان کارن ہے
اتر۔ ایشور کی جو شکتی ہے۔ سو ایشور سے بھنّ یعنے جُدا
ہے یا ابھن یعنے بیچ ہی ہے۔ اگر جو کہو گے کہ جُدا ہے
تو پھر جڑ ہے۔ یا چیتن ہے۔ اگر جو کہو گے کہ جڑ ہے۔ تو
پھر نت ہے یا انت ہے اگر جو کہو گے کہ نت ہے تو پھر
یہ جو تمہارا کہنا تھا۔ کہ سُرشٹی سے پہلے ایک صرف
ایشور ہی تھا۔ دوسرا کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ ایسا ہوُا۔ جیسے
بیوقوفوں کا بچن اپنے بچن کو آپ ہی جھوٹا کرے۔ اگر جو
کہو گے۔ انت ہے۔ تو پھر اس کا اوپادان کارن اور اور
ایشور کی شکتی ہوئی۔ تس شکتی کی پیدا کرنے والی اور
شکتی ہوئی۔ اسی طرح کرتا انوستا[۱] دوشن آتا ہے۔ اگر
جو کہو گے کہ چیتن ہے۔ تو پھر نت ہے یا انت ہے
स्ववचन[۲] دونوں ہی پکشوں میں مذکورہ اپرا اپر سوا بچن
بیاہت اور انوستا دوشن ہے۔ اگر جو کہو گے۔ کہ
ایشور کی شکتی ایشور سے جُدا ہی ہے۔ پھر تو سب چیزوں
کو ایشور ہی کہنا چاہیئے۔ جب سب چیزیں ایشور ہو گئیں
تو پھر اچھّا اور بُرا۔ نرگ۔ سُرگ۔ پُن اور پاپ۔ دھرم
اور ادھرم۔ اونچ اور نیچ۔ رنک اور راجا۔ سوشیل
اور دوشیل۔ راجا اور پرجا۔ چور اور سادھو۔ سکھی اور
دکھّی وغیرہ وغیرہ سب کچھ ایشور آپ ہی بنا۔ تو بچارے

---

[۱] لا انتہا + [۲] مذکورہ بچن آپس آپس میں متضاد ہے +

نے جگت کو کیا رچا۔ آپ ہی اپنا ستیاناس کر لیا۔ یہہ پہلا کلنک ایشور کو لگتا ہے۔ اور دوسرا کلنک یہ ہے۔ کہ جب ایشور آپ ہی سب کچھ بن گیا۔ تو پھر بید وغیرہ شاستر کیوں بنائے۔ اور اُن کے پڑھنے سے کیا پھل ہُوا۔ تیسرا یہ کہ جب بید وغیرہ بنائے۔ تب آپنے آپ کو گیانی ہونے واسطے۔ تو اِس سے پہلے تو اگیانی سِدّھ ہوا۔ چوتھا یہ کہ جب شدھ سے اُشدھ بنا۔ اور جگت روپ ہونے کی محنت کری۔ سو نسپھل ہوئی۔ پانچویں یہ کہ کوئی چیز جگت میں اچھی اور بُری نہیں۔ چھٹا یہ کہ پھر اپنے آپ کو کیوں سنکٹ میں ڈالا۔ وغیرہ وغیرہ انیک کلنک آپ ایشور کو کیوں لگاتے ہو۔ پرشن۔ ایشور سرب شکتی مان ہے۔ اس سبب سے ایشور بنا ہی اوپادان کارن کے جگت کو رچ سکتا ہے اُتر۔ یہ جو آپ کا کہنا ہے۔ اِس کو آپ کی پیاری الپ بدھی یا دوست ہی مانے گا۔ لیکن انصاف والا کوئی بھی نہیں مانے گا۔ کیونکہ اس آپکے کہنے میں کوئی بھی پرمان نہیں ہے۔ اور جس کا اوپادان کارن ہی نہیں۔ وہ کام کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسے گدّھے کا سینگ۔ ایسا پرمان آپ کے کہنے کو بادھنے والا یعنے رد کرنے والا تو ہے۔ لیکن سادھنے والا یعنے سِدھ کرنے والا نہیں ہے۔ اگر پکش پات اور ہٹ کر کے اپنے کا ہٹ گئے ہوئے جھوٹا کر

مانو گے۔ تو شناخت والوں کے زمرہ میں کبھی بھی نہیں
شمار ہو گے۔ اس آپ کے کہنے میں مسلسل بھاری
بھاری دوشن روپ بجر کا پہار پڑتا ہے۔ سرشٹی سے
پہلے اُپادان آدی سامگری رہت صرف شدّھ ایک ایشور
سدھ ہو جاوے تو سرب شکتی مان سدھ ہووے۔
جب سرب شکتی مان سدھ ہووے تو سرشٹی سے پہلے
اُپادان آدی سامگری رہت صرف شدھ ایک ایشور سدھ
ہووے۔ ان دونوں میں سے جب تک ایک سدھ
نہیں ہوگا۔ تب تک دوسرا کبھی بھی سدھ نہیں ہوگا۔ اس
آپ کے کہنے میں چکرک دوشن ہوتا ہے۔ سرشٹی کا کرتا
سدھ ہووے یا سرب شکتی مان سدّھ ہووے۔ جب
سرب شکتی مان سدھ ہووے۔ تب سرشٹی سے پہلے
سامگری رہت صرف شدھ ایک ایشور سدّھ ہووے۔ تب
سرشٹی کرتا سدھ ہووے۔ ایسے پرگٹ چکرک دوشن ہے
پرشن۔ ایشور تو پرتکش ہی پرمان سے سدھ ہے۔ تو پھر
آپ اوس کو سرشٹی کا کرتا کیوں نہیں مانتے۔ اُتر۔ ایشور
سرشٹی کا کرتا اگر پرتکش پرمان سے سدھ ہو جاوے
تو کسی کو بھی ماننے میں انکار نہیں ہوگا۔ اور آپ کا
اور ہمارا ایشور کے بارے میں بحث مباحثہ کبھی بھی
نہ ہووے۔ کیونکہ پرتکش میں بحث مباحثہ نہیں ہوتا
ہے۔ اور ایشور کو پرتکش دیکھنا آپ کے ... سے

بھی برخلاف ہے - بید منتر یہ ہے ✣

अपाणिपादो जवनोग्रहीता,
पश्यत्यचक्षुः शृणोत्यकर्णः ॥
स वेत्तिविश्वंनचतस्यास्ति वेत्ता,
तमाहुरग्र्यं पुरुषं पुराणम् ॥

ارتھ - اس بید منتر سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے - کہ ایشور کے جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے - پرشن تو پھر بغیر کرتا کے جگت کیسے ہوگیا - اس انومان اور پرمان سے ایشور جگت کا کرتا ثابت ہوتا ہے - سو آپ کیوں نہیں مانتے - اُتر - اِس آپ کے انومان کو ہم دوسرے ایشور پکش میں رد کریں گے - ایسے مذکور پرمان سے ایک صرف اُپادان وغیرہ سامگری بغیر سرشٹی سے پہلے پریشر ثابت تو نہیں ہوا - تو بھی ہم آگے چلتے ہیں - کہ جب ایشور نے ان جیوؤں کو رچا تھا - تو کیا نرمل رچے تھے - یا پُن پاپ والے رچے تھے یا پُن والے رچے تھے - یا یا پاپ والے تھے - ملے ہوئے پن پاپ آدھے آدھے والے ایسے رچے تھے - یا پُن تھوڑا پاپ زیادہ ایسے رچے تھے یا پاپ تھوڑا پن زیادہ ایسے رچے تھے - اگر پہلا پکش مانوگے تو جگت میں سب جیو نرمل ہی چاہیں - پھر بید وغیرہ شاستر کے ذریعے اُنکو اُپدیش کرنا بے فائدہ ہے اور بید وغیرہ شاستروں کا کرتا بھی

مُوڑھ ہی سدھ ہوگا۔ کیونکہ جب پہلے ہی جیو نرمل تھے۔ تو پھر ان کے واسطے بید وغیرہ شاستر کیوں رچے۔ جو کپڑا نرمل یعنے صاف ہوتا ہے۔ اوس کو کوئی بھی عقلمند نہیں دھوتا ہے۔ اگر دھووے تو بھاری بیوقوف اور بے علم ہے اس لیئے جو نرمل جیوؤں کے اُپدیش واسطے بید وغیرہ شاستر رچتا ہے۔ وہ بھی بڑا احمق اور اگیانی ہے۔ پرشن ایشور پرماتما نے تو جیوؤں کو شدھ نرمل اچھا ہی بنایا تھا لیکن جیوؤں نے اپنی مرضی سے اچھا اور بُرا کام کرلیا تو اس میں ایشور پرماتما کا کیا دوش ہے۔ اُتر۔ جب ایشور نے جیوؤں میں اچھا اور بُرا کام کرنے کی شکتی ہی نہیں رچی تھی۔ تو پھر جیوؤں میں پُن اور پاپ کرنے کی شکتی کہاں سے آگیئی۔ پرشن۔ شکتیاں تو جیوؤں میں سرب ایشور نے ہی رچی ہیں۔ لیکن جیوؤں کو بُرا کام کرانے میں پرورت نہیں کرتا ہے۔ بُرے کاموں میں جیو آپ ہی پرورت ہو جاتے ہیں۔ جیسے کوئی گھرستی اپنے پیارے بیٹے بالک کے کھیلنے واسطے ایک کھلونا دے دیوے۔ اور پھر وہ بالک اوس کھلونے سے اپنی آنکھ پھوڑ لیوے تو پھر اس میں ماتا پتا کا کیا دوش ہے۔ اسی طرح جیوؤں کو جو ایشور نے ہاتھ اور پاؤں وغیرہ دیئے ہیں۔ سو روز بروز صرف دھرم ہی کرنے کے واسطے دیئے ہیں۔ پھر اگر جیو اپنی مرضی خوشی پاپ کرلیوے۔ تو اس میں ایشور کا

کیا دوش ہے - اُتر - ہے بھولے جیو یہ جو آپ نے بالک کی مثال دی ہے - سو جتھارتھ نہیں - کیونکہ بالک کے ماتا پتا کو یہ گیان نہیں ہے - کہ یہ کھلونا جو کہ ہم بالک کے کھیلنے واسطے دیتے ہیں - اس کھلونے سے ہمارا بالک اپنی آنکھ پھوڑ لیگا - اگر بالک کے ماتا پتا کو یہ گیان ہوتا - کہ ہمارا بالک اس کھلونے سے اپنی آنکھ پھوڑ لے گا - تو اوس کے ماتا پتا کبھی اوس کے ہاتھ میں کھلونا نہ دیتے - اگر جان بوجھ کر دیویں - تو وہ اوس کے ماتا پتا ہی نہیں - بلکہ وہ اوس بالک کے پرم شترو ہیں - اسی طرح ایشور ماتا پتا کے برابر ہے - اور ہم تم سب اوس کے بالک ہیں - اگر ایشور جانتا تھا - کہ میں نے اس کو رچا - اور ہاتھ اور پاؤں اور مَن اور اندریان وغیرہ ساگری دی ہے - لیکن اس جیو نے اس ساگری سے بہت پاپ کر کے نرک میں جانا ہے - تو پھر ایشور نے اوس جیو کو کیوں رچا - اگر کہو گے کہ ایشور یہ بات نہیں جانتا تھا - کہ میری دھرم کرنے کی دی ہوئی ساگری سے پاپ کر کے یہ جیو نرک میں جائیگا - تو پھر ایشور آپ کے کہنے سے اگیانی مُوڑھ اسروگ ثابت ہوتا ہے - اگر کہو گے کہ ایشور جانتا تھا کہ یہ جیو میری دی ہوئی ساگری سے پاپ کر کے نرک میں جاویگا - تو فرمائیے کہ پھر ہمارے رچنے والا

ایشور پرم شترو ہوا کہ نہیں۔بغیر مطلب غریب جیوؤں کو سامگری کے ذریعہ پاپ کرا کے کیوں اُن کو نرک میں ڈالا جب سامگری کے ذریعہ پہلے پاپ کرانا۔اور پھر نرک میں جانے کی سزا دینا۔ایسی صورت میں آپ کے ارشاد بموجب ایشور سے بڑھ کے بے انصاف اور کون ہوگا۔کیونکہ پہلے تو اوس جیو کو رچا اور پھر نرک میں ڈالا۔پس یہی آپ نے ایشور کو بے انصاف اور اَسے سروگ اور اگیانی اور بے رحم بے فائدہ محنت کرنے کے کلنک دیئے۔ اسلئے ایشور نے نرمل جیو نہیں رچے۔(پہلا پکش ختم)

دوسرا پکش اُتر۔اگر کہوگے۔کہ ایشور نے پُن والے ہی جیو رچے ہیں۔تو یہ کہنا بھی آپ کا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب پُن والے ہی سرب جیو تھے۔تو حمل میں اندھے۔لنگڑے۔لولے۔اور بہرے اور بد صورت اور نیچ اور نردھن کی کُل میں پیدا ہونا ساری عمر دکھی رہنا۔کھانے پینے کو پورا پورا نہ ملنا۔بڑا کشٹ اٹھا کر محنت کرکے پیٹ بھرنا یہ پُن کے (اُدے) سے نہیں ہو سکتے ہیں اور بغیر ہی پُن کیئے کے ایشور نے جیوؤں کو پُن کیوں لگا دیا۔اگر بغیر ہی پُن کے ایشور نے جیوؤں کو پن لگا دیا۔تو ایسے بغیر ہی دھرم کے ایشور جیوؤں کو سُرگ یا موکھش کیوں نہیں پہنچا دیتا۔شاستر اُپدیش کرا کے اور بھُوکے مار کے اور

لالچ چھڑا کے راگ و دویش مٹا کے گھر بار چھڑا کے سادھو
سنت مہاتما بنا کے ٹکڑے منگا کے۔ دیا۔ (دم)۔ دان یست
بچن۔ چوری کا تیاگ وغیرہ وغیرہ انیک سادھن کرا کے پھر
سُرگ موکھش پونچانا۔ یہ سنکٹ ایشور نے بے فائدہ کھڑا کر کے
جیوؤں کو کیوں دُکھ دیا۔ اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔
کہ ایشور کو کچھ بھی عقل اور تمیز نہیں ہے۔ تیسرے پرشن کا
اُتر۔ اگر کہو گے کہ ایشور نے پاپ والے ہی جیو رچے ہیں
تو پھر پاپ کئے بنا ہی جیوؤں کو پاپ کیوں لگا دیا تو جب
ایشور نے ہی ہمارا ستیاناس کر دیا۔ تو ہم پھر کس کے
آگے فریاد کریں۔ کہ بغیر ہی گناہ کے یہ پاپ ایشور نے
ہم کو لگا دیا۔ آپ اُس کو منع کرو۔ اگر بغیر ہی کئے گناہ
کے پاپ لگا دیوے۔ تو ایسے بے انصاف ایشور کا تو
بھول کر بھی نام نہ لینا چاہیئے۔ اگر ایشور نے پاپ والے
ہی سرب جیو رچے ہیں۔ تو راجہ۔ وزیر (پریسیڈنٹ) سیناپتی
دھن والوں کے گھر پیدا ہونا۔ سُندر روپ۔ نروگ شریر
گھر میں آدر یا ہر عزت۔ پنج اندریوں کا سمپورن بھوگ۔
وغیرہ وغیرہ سامگری پاپ سے کبھی بھی پراپت نہیں ہوتی
اس لئے ایشور نے جیوؤں کو صرف پاپ والے نہیں
رچا۔ چوتھے پرشن کا اُتر۔ اگر کہو گے کہ نصف پُن اور
نصف پاپ والے جیو ایشور نے رچے ہیں۔ یہ پکش بھی
آپ کا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ آدھے سکھی اور آدھے دکھی۔

ایسے بھی سب جیو دیکھنے میں نہیں آتے ہیں۔ پانچویں پرشن
کا اُتر۔ پانچواں پرشن بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ سُکھ تھوڑا
اور دُکھ بہت ایسے بھی سب جیو ہمارے دیکھنے میں نہیں
آتے ہیں۔ لیکن سکھ بہت اور دُکھ تھوڑا ایسے بہت جیو
دیکھنے میں آتے ہیں۔ چھیویں پرشن کا اُتر۔ چھٹا پرشن بھی
ٹھیک نہیں ہے۔ یعنے سُکھ بہت اور دُکھ تھوڑا ایسے بھی
سب جیو دیکھنے میں نہیں آتے ہیں۔ دُکھ بہت اور سُکھ
تھوڑا۔ ایسے بہت جیو دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان سببوں
سے ایشور جیوؤں کو کسی بھی حالت والے نہیں رچ سکتا۔ تو
پھر ایشور سرشٹی کا کرتا کیونکر سدھ ہو سکتا ہے۔ ہرگز
نہیں ہو سکتا۔ جب ایشور نے سرشٹی نہیں رچی تھی تب
ایشور کو کیا دکھ تھا۔ اور جب سرشٹی رچی تب کیا سکھ پراپت
ہوا۔ پرشن۔ ایشور تو سدا ہی پرم سکھی ہے۔ کیا ایشور میں
بھی کچھ کمی باقی تھی۔ جو اوس کمی کے پورا کرنے کے واسطے
سرشٹی رچے۔ بلکہ وہ تو اپنی ایشرتا جگت میں ظاہر کرنے
کو سرشٹی رچتا ہے۔ اُتر۔ جب ایشور نے سرشٹی نہیں رچی
تھی۔ تو تب ایشور کی ایشرتا ظاہر نہ تھی۔ اور جب سرشٹی
رچی۔ تب ایشرتا ظاہر ہوئی۔ تو پہلے جب ایشور کی
ایشرتا ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ تب تو ایشور بڑا اوداس
اور منورتھ ہین۔ ایشورتا ظاہر کرنے میں بیاکل تھا۔ اس
سبب سے ایشور کو ضرور دُکھ ہوا ہوگا۔ جب ایشور

سرشٹی سے پہلے ایسا دکھی تھا۔ تو خالی کیوں بیٹھا رہا تھا
اس سرشٹی سے پہلے اور سرشٹی رچکر اپنا دُکھ دور کیوں
نہ کیا۔ پرشن ایشور نے جو سرشٹی رچی ہے۔ سو جیوؤں سے
دھرم کرا کے اُن کو اننت سکھ دیگا۔ اس پر اُپکار کے
لیئے ایشور نے سرشٹی رچی ہے۔ اُتر۔ دھرم کرا کے جیوؤنکو
سکھ دینا بھلا یہ تو آپ کے فرمانے سے پر اُپکار ہوا۔
لیکن جو پاپ کر کے نرک میں گئے۔ اُن پر ایشور کا
کیا اپکار ہوا۔ کیا اُن کو دکھی کرنے سے پر اُپکاری بھی
ہو سکتا ہے۔ پرشن اُن کو نرک سے نکال کر پھر سُرگ
میں بھیجے گا۔ اُتر۔ تو پھر پہلے ہی کیوں نرک میں جانے
دیا۔ پرشن۔ ایشور ہی سب کچھ پُن پاپ وغیرہ کام کرواتا
ہے۔ جیوؤں کے کچھ اختیار نہیں ہے۔ ایشور جو چاہتا
ہے۔ سو کرواتا ہے۔ جیسے لکڑی کی پتلی کو پتلی والا جیسے
چاہتا ہے۔ ویسے نچاتا ہے۔ پتلی کے کچھ اختیار نہیں
اُتر۔ جب جیوؤں کے کچھ اختیار ہی نہیں۔ تو جیوؤں کو
اچھے بُرے کاموں کا پھل بھی نہیں ہونا چاہیئے۔
جیسے کوئی سردار کسی نوکر کو کہے۔ کہ تم یہ کام کرو۔ پھر
نوکر سردار کے کہنے سے وہ کام کرے۔ اور اگر وہ کام
بُرا ہو۔ تو کیا وہ سردار نوکر کو کچھ سزا دے سکتا ہے
ہرگز نہیں۔ ایسے ہی ایشور کی اجازت سے جب جیوؤں
نے پُن اور پاپ کرے۔ تو پھر پُن پاپ کا پھل جیوؤں کو

نہیں چاہئے۔ جب پُن اور پاپ جیوؤں نے نہ کرے۔ تو سُرگ اور نرک یہ بھی جیوؤں کو نہ ہونگے۔ تو پھر جیوؤں کو نرک سُرگ حیوان اور منُشّ یہ چار گتی بھی نہ ہونگی جب چار گتی نہ ہونگی۔ تب سنسار بھی نہ ہوگا۔ جب سنسار نہ ہوگا۔ تب بید۔ پران۔ قرآن۔ توریت۔ جبور۔ انجیل وغیرہ شاستر بھی نہ ہونگے۔ جب شاستر نہ ہونگے تب شاستروں کے اُپدیشک بھی نہ ہونگے۔ جب شاستروں کے اُپدیشک بھی نہ ہونگے۔ تو ایشور بھی نہیں۔ جب ایشور ہی نہیں تو پھر سب نیستی سُدھ ہوئی۔ یہ کلنک کیونکر ہٹے گا۔

پرشن۔ یہ جو جگت ہے۔ سو بازیگر کی بازی کی مانند ہے اور ایشور اس کا بازیگر ہے۔ سو اس جگت کو رچکر ایشور اس کھیل سے کھیلتا ہے۔ نرگ۔ سُرگ۔ پُن۔ پاپ کچھ بھی نہیں ہے۔ اُتر۔ جب ایشور نے کریڑا کے لئے جگت رچا ہے تو پھل بھی کریڑا ہی جیسا ہونا چاہئے۔ لیکن اس جگت میں تو جذامی۔ سُوگی۔ دَھن ہین۔ بَل ہین۔ بہت دُکھی بڑا ورلاپ کر رہے ہیں۔ جن کے دیکھنے سے رحم کے بس ہوکر ہمارے رَوم کھڑے ہوتے ہیں۔ تو پھر کیا ان دُکھی جیوؤں کو دیکھ کر ایشور کو رحم نہیں آتا ہے۔ جب ایشور کو رحم نہیں آتا۔ تو پھر کیا بے رحم بھی کبھی ایشور ہو سکتا ہے۔ اور جو کریڑا کھیل کرنے والا ہے۔ سو بالک کے مانند راگی۔ دویشی

انجان ہوتا ہے۔ جب راگ دویش ہے تو اُس میں
سب دوشن ہیں۔ جب آپ ہی دوشنوں سے بھرا ہوُا
ہے۔ تو وہ ایشور ہی کس بات کا۔ وہ تو سنساری جیو
ہے۔ اور جب راگ اور دویش والا ہوگا۔ تب سروگ
ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب سروگ نہیں۔ تو اوس کو ایشور
کون کہہ سکتا ہے۔ پرشن۔ جیوؤں کے کرے ہوئے پُن
پاپ کے انوسار ایشور جیوؤں کو سزا دیتا ہے۔ اس سبب
سے ایشور کو کیا دوشش ہے۔ جیسا جس نے کیا۔ ویسا
ہی اُس کو پھل دیا۔ اُتر۔ اِس آپ کے کہنے سے یہ
سنسار آنادی ثابت ہوگیا۔ اور ایشور کرتا نہیں ایسے
ثابت ہوُا۔ واہ رے دوست تو نے اپنے منہ سے
خود ثابت کر دیا۔ کیونکہ جو جیو اب ہیں۔ اور جو کچھ
اِن کو یہاں پھل ملا ہے۔ سو پہلے جنم کا کرا ہوا ٹھیرا
اور جو پہلا جنم تھا۔ اوس میں جو دکھ سُکھ جیوؤں کو
ملا تھا۔ وہ اُس سے پہلے جنم میں کرا تھا۔ اسی طرح پہلے
پہلے جنموں کا کرنا اور آگے آگے جنموں میں دُکھ سُکھ
کا بھوگنا۔ اِسی طرح سے سنسار آنادی ثابت ہوتا ہے
اب سوچنا چاہئے کہ جگت کا کرتا ایشور کیسے ثابت ہوُا۔
پرشن۔ ہم تو ایک ہی پرم برہم پرکار تھک سدّ روپ
مانتے ہیں۔ اودتر۔ اگر ایک ہی پرم برہم سدّ روپ

ہے تو پھر یہ جو (سرل۔ رسال۔ پرپال۔ ہنتال۔ تال۔ تمال۔ سپروال) نباتات کے نام ہیں ٭

وغیرہ وغیرہ پدارتھ اگر گامی[1] پنے کر کے جو پرتیت ہوتے ہیں۔ وہ کیونکر ست سروپ نہیں ہیں۔ پرشن۔ یہ مذکورا بالا جو پدارتھ پرتیت ہوتے ہیں وہ سرب جھوٹ ہیں۔ اور سب انومان پرپنچ جھوٹ ہے۔ پرتیت ہونے سے جو ایسا ہے سو ایسا ہے۔ جیسے سیپ چاندی روپ ویسے ہی یہ پرپنچ ہے۔ اس انومان سے پرپنچ[2] متھیا روپ ہے اور ایک برہم ہی پرمارتھک ست روپ ہے۔ اُتر ہے۔ پُورب پکشی اس انومان کے کہنے سے آپ چتر بُدھی والے نہیں ہیں یہ جو پرپنچ آپ نے متھیا روپ مان رکھا ہے۔ سو متھیا تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو بالکل اَست روپ۔ اور دوسرا ہے تو کچھ اور پرتیت ہووے اور طرح سے۔ اور تیسرا انرواچیہ[3] अनिर्वाच्य ان تینوں میں سے آپ کونسا متھیا روپ پرپنچ مانتے ہیں۔ پرشن۔ ان تینوں پکشوں میں سے پہلے دو پکش تو مجھ کو قبول ہی نہیں۔ اس لئے میں تو انرواچیہ پکش مانتا ہوں۔ سو یہ پرپنچ انرواچیہ متھیا روپ ہے۔ اُتر۔ پہلے تو آپ یہ کہو کہ انرواچیہ کیا چیز ہے۔ یعنے آپ انرواچیہ کس چیز کو کہتے ہیں۔ کیا چیز کا کہنے والا شبد نہیں ہے یا شبد کا نمت نہیں ہے۔ پہلا۔ بکلپ[4] विकल्प تو کلپنا ہی کرنے لائق نہیں ہے۔ یہ سرل

---

[1] اگاڑی ‧ [2] جگت کی رچنا ‧ [3] جو بیان نہ کیا جاوے ‧

[4] پکش ‧

ہے - یہ رسال ہے - ایسا شبد تو پرتکش سدھ ہے -
اور جو دوسرا پکش ہے - سو شبد کا تت گیان نہیں ہے
یا پدارتھ نہیں ہے؟ پہلا پکش تو ٹھیک نہیں - سرل - رسال
تال - تمال وغیرہ کا گیان تو ہر ایک آدمی کو پرتیت ہوتا
ہے - اور دوسرا پکش تو پدارتھ بھاو روپ نہیں ہے - کہ
ابھاو روپ نہیں ہے - اگر کہو گے پدارتھ بھاو روپ نہیں
اور پرتیت ہوتا ہے - تو آپ کو بپریت اکھیاتی
ماننی پڑی - اور ادویت بادیوں کے مت میں بپریت
اکھیاتی ماننی بہت دوش ہے اور دوسرا پکش جو پدارتھ
ابھاو روپ نہیں ہے تو بھاو روپ سدھ ہوا - پھر تو
ست کھیاتی ماننی پڑی اور جب ادویت باد مت منظور
کیا - اور ست کھیاتی ماننی پڑی - تب تو ست کھیاتی کے
ماننے سے ادویت مت کی جڑ کو کلہاڑے سے کاٹا ہرگز
ادویت مت سدھ نہیں ہوگا - پرشن - بھاو روپ اور
ابھاو روپ یہ دونوں ہی طرح سے بستو نہیں - اتر - ہم
آپ سے پوچھتے ہیں - جو بھاو اور ابھاو ان دونوں کا
ارتھ جو لوگ میں پرسدھ ہے - وہ ہی آپ نے مانا
ہے - یا اس سے برخلاف اور طرح سے آپ نے مانا
ہے - اگر پہلا پکش مانو گے تو جہاں بھاو کا نکھید کرو گے
وہاں ضرور ہی ابھاو کہنا پڑیگا - اور جہاں ابھاو کا نکھید

کرو گے - وہاں ضرور ہی ابھاو کہنا پڑیگا - کیونکہ آپس
میں برخلاف ہیں - ان میں اگر ایک کا کھنڈن کرو گے
تو دوسرے کی موجودگی ضرور کہنی پڑیگی - انر واچیا
अनिर्वाच्यता تو جڑ مول سے نشٹ ہو گئی - اگر دوسرا
پکش مانو گے - تو اس میں ہماری کچھ ہانی نہیں -
کیونکہ الوکک یعنے آپ کے مَت کلپت شبد اور شبد
کا مَت جو نَشٹ ہو جاوے گا - تو لوکک شبد اور
لوکک شبد کا مَت ہرگز نَشٹ نہیں ہوگا - تو پھر انرواچیہ
پرپنچ کس طرح سے سدّھ ہوگا - جب انرواچیہ نہ سدّھ
ہوُا تو پرپنچ متھیا کیسے سدّھ ہوُا - تب ایک ہی ادوّیت
برہم کیسے سدّھ ہوُا - پرشن - ہم تو جو پرتیت نہ ہووے
اوس کو انرواچیہ کہتے ہیں - اُتر - اِس آپ کے کہنے میں
بہت دوشن آتا ہے - اگر پرپنچ پرتیت نہیں ہوتا
تو آپ نے اپنے پہلے انومان میں پرپنچ کو پرتیئے
مان ہیتو سُروپ سُنّے کیونکر گرہن کیا - اور پرپنچ کو انومان
کرتے وقت دھرمی پُنّے کیوں گرہن کیا - اگر کہو گے -
دھرمی پُنّے یا پرتیئے مان ہیتو پُنّے پرپنچ کو گرہن کرنے
میں کیا دوشن ہے - تو پھر آپ نے جو یہ اوپر پرتگیا
کی تھی - کہ ہم تو جو پرتیت نہیں ہوتا - اوس کو انرواچیہ
کہتے ہیں - تو پھر پرپنچ انرواچیہ کیسے سدّھ ہوُا - جب

ک دکھلائی دیتا ہے ایسا کیوں کہا

پر پنچ انرواچہ نہیں۔تب یا تو بھاو روپ پرپنچ سدّھ ہوگا۔یا ابھاو روپ پرپنچ سدّھ ہوگا۔ان دونوں ہی پکشوں میں ایک روپ پرپنچ کے ماننے سے مذکورہ بالا بپریت اکھیاتی اور ست اکھیاتی روپ دونوں دوشن پھر آپ کے پیچھے لگے رہیں گے۔بھاگ کر کہاں جاؤگے ہم پھر آپ کو پوچھتے ہیں کہ یہ جو آپ اس پرپنچ کو انرواچہ مانتے ہو۔سو پرتکش پرمان سے مانتے ہو یا انومان پرمان سے مانتے ہو۔پرتکش پرمان تو اِس پرپنچ کو ست روپ ہی سدھ کرتا ہے۔جیسا جیسا پدارتھ ہے۔ویسا ویسا ہی پرتکش گیان پیدا ہوتا ہے اور پرپنچ جو ہے۔سو آپس میں جُدا جُدا چیزیں ہیں سو اپنے اپنے سروپ میں بھاو روپ ہیں اور دوسرے پدارتھ کے سروپ کی رو سے ابھاو روپ ہیں۔اس آپس میں الگ الگ چیزوں کو ہی پرپنچ روپ مانا ہے تو پھر پرتکش پرمان پرپنچ کو انرواچہ کیسے سدّھ کر سکتا ہے۔پرشن۔مذکورہ بالا جو ہمارا پکش ہے۔اوس کو پرتکش دور نہیں کر سکتا۔کیونکہ پرتکش تو یدھائیک[1] ہی ہے۔اگر پرتکش اور چیز میں اور چیز کے سُروپ کا نکھید کرے تو ہمارے پکش کو روکنے والا ٹھہرے۔لیکن پرتکش پرمان تو ایسے نہیں۔پرتکش پرمان سے اور چیزیں اور

[1] موجودگی کو جتلاتا ہے +

چیز کے سروپ نکھید کرنے کو گُنٹھ ہے یعنے اسے
سمرتھ ہے۔ اتر یہ ہی آپ کا کہنا جھوٹ ہے۔ اور
چیز کے سروپ کے بنا نکھید سے۔ بغیر چیز کے جتھارتھ
سروپ کا ہرگز بودھ نہ ہوگا۔ پیت[۱] آدی برنوں سے
رہت جب بودھ ہوگا۔ تب ہی نیل[۲] ایسے روپ بودھ
ہوگا۔ اور جب پرتکش پرمان کر کے جتھارتھ بستو سروپ
گرہن کیا جاویگا۔ تب تو ضرور اور بستو کے سروپ کا
نکھید ہی وہاں جانا جائیگا۔ اگر اور بستو کے نکھید کو
اور بستو میں پرتکش نہ جانے گا۔ تو اوس بستو کے
بدھی[۳] سروپ کو بھی پرتکش نہ جان سکے گا۔ صرف
جو بستو کے سروپ کو گرہن کرنا ہے۔ سو ہی اور بستو
کے سروپ کا نکھید کرنا ہے۔ جب پرتکش پرمان بدھی
اور نکھید دونوں ہی کو گرہن کرتا ہے۔ تب تو پرپنچ متھیا
روپ ہرگز سدّھ نہ ہوگا۔ جب پرپنچ متھیا روپ پرتکش
پرمان سے نہ سدّھ ہؤا۔ تب تو پرم برہم روپ ایک ہی
اڈویت مت کیسے سدّھ ہؤا۔ اور جو آپ پرتکش کو
بجم کر کے بدھائیک ہی مانوں گے۔ تب تو ودیا وت[۴]
اودیا کی بھی بدھی آپ کو ماننی پڑے گی۔ سو یہ برہم
اودیا رہت پرتکش پرمان سے گرہن کیا۔ پھر تو اودیا
بھی پرتکش سے نکھید گرہن ہوگی۔ پھر آپ کا یہ کہنا

کہ پرتکش جو ہے سو بدھائیک ہی ہے۔ لیکن نکھید
نہیں۔ ایسے بچن کہنے والوں کو کیوں نہ ہندّی کہنا
چاہئے۔ اب جو آگے انومان کہیں گے۔ تس کرکے بھی
مذکورہ بالا آپ کے انومان کا پکش باد ھت[1] ہے۔ سو
انومان ہمارا ایسے ہے۔ پرپنچ متھیا نہیں ہے۔ است سے
بلچھن ہونے سے جو است سے بلچھن ہے۔ سو ایسا
ہے۔ جیسے آتما۔ ویسے ہی یہ پرپنچ ہے۔ اور پرتیے
مان جو آپ کا ہیتو ہے۔ سو برہم آتما کے ساتھ بے ابھ[2]
چاری ہے۔ جیسے برہم آتما پرتیے ان تو ہے۔ لیکن متھیا روپ
نہیں ہے۔ اگر کہو گے کہ برہم آتما اپرتیے ان ہے۔
تو بچن گوچر[3] نہ ہوگا۔ جب بچن گوچر نہیں۔ پھر تو آپ کو گونگے
بننا ٹھیک ہے۔ کیونکہ برہم بغیر اور تو کچھ ہے ہی نہیں۔
اور برہم آتما ہے۔ سو پرتیے مان نہیں۔ تو پھر آپ کو
ہم گونگے کے بغیر اور کیا کہیں۔ پہلے انومان میں جو آپ
نے سیپ کی مثال دی تھی۔ سو لغو یعنی واہیات ہے کیونکہ
جو سیپ ہے۔ سو بھی پرپنچ کے بیچ ہی ہے۔ اور آپ تو
پرپنچ کو متھیا روپ سدھ کیا چاہتے ہو۔ یہ کبھی نہیں
ہو سکتا ہے۔ جو سادھ[4] ہو دے۔ سو ہی مثال میں کہا جاوے۔
جب سیپ کا ہی ابھی تک سچ جھوٹ پنا سدھ نہیں۔ تو

---

[1] رد کیا ہوا ÷ [2] اپنی جگہ کو چھوڑ کر اور جگہ میں رہنے والا ÷
[3] کہنے کے لائق [4] ثابت کرنے لائق ÷

اوس کو مثال میں کیوں لائے۔ اور ہم آپ کو پوچھتے ہیں۔
کہ یہ جو آپ نے پہلا انومان پرپنچ کے متھیا سادھنے کو
کیا تھا۔ سو انومان اس پرپنچ سے جدا ہے یا پنچ ہی ہے
اگر کہوگے۔ کہ جدا ہے۔ تو پھر جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اگر
کہوگے سچ ہے۔ تو اس انومان سچ کی مانند پرپنچ بھی
ست ہی سروپ ہے۔ اگر کہوگے کہ است سروپ ہے تو
پھر کیا تُشن[1] ہے۔ یا انتھاکھیات[2] अन्यथाख्यात ہے
یا अनिर्वचनीय ہے۔ پہلے دونوں پکش تو ہرگز سادھ
کے سادھک[3] نہیں ہیں۔ لوگوں کے سنیگ کی طرح۔ اور
سیپ کی سفیدی کی طرح۔ اور تیسرا جو انرو چنی پکش ہے
اس کا تو سنبھو یعنے یقین ہی نہیں ہے۔ سو اپنے سادھ کو
کیسے سادھے گا۔ پرشن۔ ہمارا جو انومان ہے۔ سو بیوہارست
ہے۔ اس کارن است نہیں پھر اپنے سادھ کو کیونکر نہیں
سادھ سکتا۔ ضرور سادھ ہی سکتا ہے۔ اتر۔ ہم آپ سے
पूछते हैं पوچھتے ہیں۔ کہ اس بیوہارست کا کیا روپ ہے
व्युत्पत्ति ایسے جو بے اُت پتّی کریئے व्यवहार:
تب تو گیان کا ہی نام بیوہار ٹھہرا۔ گیان سے جو ست
ہے۔ سو پرمارتھک ہی ہے۔ اس پکش میں ست کھیاتی
روپ پرپنچ سدھ ہوا۔ جب پرپنچ ست سدھ ہوا۔ تب
تو ایک ہی پرم برہم سدّروپ ادویت تت کسی طرح بھی

+ تت ثانی ... نہیں کرسکتے

نہیں سدّھ ہو سکتا۔ اگر کہو گے۔ بیوہار نام ششبد کا ست ہے
تو پھر ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔ جو بیوہار نام شبد کا ہے۔ تو پھر
شبد سروپ سے ست ہے یا است ہے۔ اگر کہو گے۔ کہ
شبد ست سروپ ہے تو شبد کی طرح پرپنچ بھی ست سروپ
ہے۔ اگر کہو گے۔ است سروپ شبد ہے۔ تو پھر برہم آدی
شبدوں سے کہے ہوئے کیسے ست سروپ ہو سکیں گے
کیونکہ جو آپ ہی است سروپ ہے۔ سو دوسرے کی حالت
کرنے یا کہنے کا ہیتو[1] کبھی نہیں ہو سکتا۔ پرشن جیسے کھوٹا
روپیہ سچے روپے کے کریا وغیرہ بیوہار کا جنک ہونے
سے سچا روپیہ مانا جاتا ہے۔ ویسے ہی ہمارا انومان اگرچہ
است سروپ ہے۔ تو بھی جگت میں ست بیوہار کر کے
پرورتک ہونے سے بیوہار ست ہے۔ اس واسطے اپنے
سادھ کا سادھک ہے۔ اتر۔ ہے پیارے اس آپ کے
کہنے سے آپ کا انومان پر مارتھک است سروپ ہے
پھر تو جو دوشن است پکش میں دیئے ہیں۔ سو سرب یہاں
بھی پڑیں گے۔ اگر کہو گے کہ ہم پرپنچ سے ابھید انومان
کو مانتے ہیں۔ تب تو پرپنچ کی طرح انومان بھی متھیا روپ
ٹھہرا۔ پھر اپنے سادھ کو کیسے سادھ سکے گا۔ اِس مذکورہ
بالا بچار سے پرپنچ متھیا روپ نہیں۔ بلکہ آتما کی طرح
ست روپ ہے تو پھر ایک ہی برہم ادویت نت ہے

[1] سبب

یہ آپ کا کہنا کیونکر ست ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتا
پرشن۔ ہماری اُپنشدوں میں اور شنکر سوامی کے چیلے آنندگری
شنکر دگ بجے کے تیسرے پرکرن میں لکھتے ہیں۔ परमात्मा।
जगदुपादानकारणमिति پرماتما جو ہے۔ سو ہی اس سرب
جگت کا کارن ہے۔ کارن بھی کیسا۔ اُپادان روپ ہے۔
اُپادان کارن اُس کو کہتے ہیں کہ جو کارن ہووے۔ سو ہی
کارج روپ ہو جاوے۔ اِس کہنے سے یہ ثابت ہؤا
کہ جو کچھ جگت میں ہے۔ سو سرب کچھ پرماتما ہی آپ بنگیا
تب تو جگت پرماتما روپ ہی ہے۔ پھر آپ سرشٹی کرتا
ایشور کیوں نہیں مانتے۔ اتر۔ واہ رے ناستک خرومتی
آپ اپنے کہنے کو کبھی بچار سوچکر بھی کہتے ہو یا نہیں۔ اس
آپ کے کہنے سے تو پورا ناستک پنا آپ کے مت میں
سدھ ہوتا ہے۔ اگر سب کچھ جگت سروپ پرماتما روپ
ہی ہے۔ پھر تو نہ کوئی پاپی ہے۔ نہ کوئی دھرمی ہے۔ نہ
کوئی گیانی ہے۔ نہ کوئی اگیانی ہے۔ نہ تو نرک ہے۔ نہ
سُرگ ہے۔ سادھو بھی نہیں۔ چور بھی نہیں۔ سچے شاستر
بھی نہیں اور جھوٹے شاستر بھی نہیں۔ اور جیسا گوشت
کھانے والا ویسا ہی اناج کھانے والا۔ جیسے اپنی استری سے
کام بھوگ کرنا۔ ویسے ہی ماتا۔ بھین۔ بیٹی سے کرنا۔ جیسے
چنڈال۔ ویسے برہمن۔ جیسے گدھا ویسے سنیاسی۔ کیونکہ
جب سرب چیزوں کا کارن ایشور پرماتما ہی ٹھہرا۔ تب تو

سرب جگت ایک رس ایک سروپ ہے۔ دوسرا تو کوئی ہے نہیں
پرشن۔ ہم ایک برہم مانتے ہیں۔ اور ایک مایا مانتے ہیں۔ سو
آپ نے جو مذکورہ بالا بہت سے آل جنجال لکھے ہیں۔ سو
سرب مایا سمان ہیں۔ اور برہم تو سچ چدانند ایک ہی شدھ
سروپ ہے۔ اتر۔ ہے ادویت بادی یہ جو آپ نے پکش مانا
ہے۔ سو بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ مایا جو ہے۔ سو برہم
سے بھید ہے یا ابھید ہے۔ اگر بھید ہے۔ تو جڑھ ہے۔ یا
چیتن ہے۔ اگر جڑھ ہے تو پھر انت ہے یا نت ہے۔ اگر
کہوگے۔ نت ہے۔ تو ادویت مت کے مول کا ہی ناش کرتی
ہے۔ کیونکہ جب برہم سے بھید روپ ہوئی۔ اور جڑھ روپ
ہوئی اور نت ہوئی۔ پھر تو آپ نے دویت پنتھ آپ ہی
اپنے کہنے سے سدھ کر لیا۔ اور ادویت پنتھ جڑ مول
سے کٹ گیا۔ اگر کہوگے کہ انت ہے تو دویت تا دور کبھی
نہیں ہوگی۔ کیونکہ جو ناش ہونے والا ہے۔ سو کارج روپ
ہے۔ اور جو کارج ہے۔ سو کلدن[۱] جن ہے۔ تو پھر اُس
مایا کا اُپادان کارن کون ہے۔ سو کہنا چاہیئے۔ اگر
کہوگے اور مایا۔ تب تو ان وستھا دوشن ہے۔ اور ادّویت
تینوں کال میں ہرگز سدّھ نہیں ہوگا۔ اگر برہم ہی کو
اُپادان کارن مانوں گے۔ پھر تو برہم ہی آپ سب کچھ
بن گیا۔ اور مذکورہ دوشن آیا۔ اگر مایا کو چیتن مانوں گے

---

[۱] کارن سے پیدا ہونے والا +

تو بھی یہی مذکورہ دوشن ہوگا۔ اگر مایا کو برہم سے ابھید
کہو گے۔ تب تو برہم ہی کہنا چاہیے۔ مایا نہیں کہنا چاہیے
پرشن۔ ہم تو مایا کو انرو چنی अनिर्वचनीय ملنتے ہیں
اتر۔ اِس انرو چنی پکش کا اوپر کھنڈن ہو چکا ہے۔ اور
انرو چنی جو شبد ہے۔ تس میں نِس جو اُپ سرگ
ہے۔ تِس کا ارتھ تو نکھید روپ کیا ہے۔ کلاپک ویاکرن
میں باقی جو شبد ہے۔ سو یا تو بھاو کا واچک ہے یا ابھاو
کا واچک ہے۔ جب بھاو کو نکھید کرو گے۔ تب ابھاو آجاویگا
اور جب ابھاو کو نکھید کرو گے تو بھاو آجاویگا۔ یہ بھاو۔ ابھاو
دونوں چھوڑ کے تیسرا بستو کا روپ کوئی نہیں۔ انرو چنی
جو شبد ہے۔ سو مکار لوگوں نے چھل روپ رچا پرتیت ہوتا
ہے۔ اس لئے دویت ہی سدھ ہوا۔ ادویت نہیں۔ پرشن
پرش اے بید نگ पुरुष एवेदं وغیرہ شرتیوں سے
ادویت ہی سدھ ہوتا ہے۔ اتر۔ یہ بھی تمہارا کہنا جھوٹ
ہے۔ کیونکہ اگر پرش ماتر روپ ادویت تت ہووے۔
تب تو یہ جو دکھائی دیتا ہے۔ کوئی سکھی۔ کوئی دکھی۔ وہ سرب
پرمارتھ سے جھوٹ ہو جاوے گا۔ جب ایسے ہوگا۔ تب تو
یہ جو کہنا ہے "प्रमाणतो अधिगम्य संसार नैर्गुण्यं
सिद्ध सुस्थया प्रज्ञया तदुच्छेदाय प्रवृत्तिरित्यादि"
ارتھ۔ سنسار کا نرگن ہونا پرمان سے جانکر تِس سنسار سے

لے کہنے والا +

بے بکھ بدھی ہو کر کے تِس سنسار کے اوچھید کے تائیں پرورتی کرے۔ سو آکاش کے پھول کی خوشبو کا بیان کرنے کی مانند ہے کیونکہ جب ادویت روپ ہی تت ہے۔ تب تو نرک وغیرہ بہوّ بھرمن روپ سنسار کہاں رہا۔ جس سنسار کو نرگن جانکر تِس کے اوچھید کرنے کی پرورتی ہووے۔ پرشن تت وت پرُش ادویت ماتر ہی ہے۔ اور یہ جو سنسار نرگُن برنن کیا ہے۔ سو سدا سب جیوؤں کو جو پرتی بھاسن ہو رہا ہے۔ یعنے دکھلائی دے رہا ہے سو سرب چترام کی استری کے انگ۔ اُونگ۔ اونچے۔ نیچے جیسے پرتیت ہوتے ہیں۔ ویسے سرب سنسار پرتیت ہوتا ہے لیکن چترام کی استری کے انگ۔ اونپگ۔ اونچے۔ نیچے بھرانتی روپ ہیں یا بھرانتی جن ہیں۔ اتر یہ جو آپ کا کہنا ہے۔ سو جھوٹ ہے۔ اس بات میں کوئی ٹھیک پرمان نہیں ہے۔ جیساکہ اگر ادویت سدھ کرنے واسطے کوئی پرتھکؔ بھوت پرمان مانوں گے تب تو دویتاپتی ہو گی۔ کیونکہ پرمان کے بغیر کسی کا بھی مت سدھ نہیں ہوتا۔ اگر پرمان کے بغیر ہی سدّھ مانوں گے۔ تب تو سرب بادی اپنے اپنے ابھی مت کو سدّھ کر لیویں گے۔ اور بھرانتی بھی پرمان کبھوت ادویت سے جدا ہی ماننی چاہئیے۔ ورنہ پرمان بھوت ادویت اَے پرمان ہی ہو جاویگا۔ بھرانتی جب ادویت کا ہی روپ ہوئی۔ تب تو پرش کا روپ ہوئی۔ اس لئے بھرانتی سروپ والا پرش ہی نہیں ہے۔ تب تو تت بے اَے وتھا

لِف علیحدہ ۔ ۵۲ اپنا ماتا ہوا ۔

کچھ بھی سدّھ نہ ہوئی۔ اگر بھرانتی جُدا مانوں گے۔ تب تو دویتا ہی ہو جاویگی۔ ادویت مت کی ہانی ہو جاویگی۔ اگر ستھنبہ کو کُنبھ وغیرہ سے بھید ماننا اسی کو بھرانتی کہو گے۔ تو نسچے کرکے ست سرپ کُنبھ وغیرہ کسی جگہ تو ضرور ہوویں گے۔ اے بھرانتی کے دیکھے بغیر ہرگز بھرانتی دیکھنے میں نہیں آویگی۔ پہلے جس نے اصلی سانپ نہیں دیکھا۔ اُس کو رسّی میں سانپ کی بھرانتی ہرگز نہ ہوویگی۔

नादृष्टः पूर्वं सर्पस्य रज्ज्वां सर्पमतिः क्वचित् ।
ततः पूर्वानुसारित्वाद् भ्रांतिरभ्रांति पूर्विका । ९

اس کے کہنے سے بھی ادویت تت کھنڈن ہو گیا۔ اور پرشن ادویت روپ تت ضرور ہی دوسرے کو نویدن کرنا اپنے آپ کو نہیں۔ اپنے میں تو بیاموہ[1] ہے نہیں۔ اگر کہنے والے میں بیاموہ ہووے۔ تو ادویت کی پراپتی[2] کبھی بھی نہیں ہوویگی۔ پرشن۔ جب آتما کو بیاموہ ہے۔ تب ہی تو ادویت تت کا اُپدیش کیا جاتا ہے۔ اُتر۔ جب آتما کا بیاموہ دور ہوگا۔ تب تو آتما ضرور دوسری حالت کو پراپت ہوگی۔ جب اوستھا بدلے گی تو ضرور دوتیا پتی ہو جاوے گی۔ اور جب ادویت تت کا اُپدیشک پُرش۔ پر کو اُپدیش کریگا۔ تو پر کو ضرور مانے گا۔ پھر ادویت تت پر کو نویدن کرنا۔ اور ادویت تت ماننا یہ تو ایسے ہوا کہ جیسے کوئی کہے کہ میرا باپ کنوارا برہم چاری ہے۔ اس بچن کے کہنے سے وہ

[1] الٹا گیان [2] پراپتی

آدمی ضرور ضدی ہے۔ اگر اپنے کو اور پر کو ان دونوں کو مانے گا
تب تو دویتاپتی ضرور ہوگی۔ اِس کارن سے ادویت ماننا بغیر دلیل کے
ہے۔ پرشن۔ پرم برہم روپ سدھی ہی سکل بھید گیان پرتیوں
کے پراو لشین پہنے کی سدھی ہے۔ اُتر۔ یہ بیان بھی تمہارا درست
نہیں ہے۔ کیونکہ پرم برہم ہی کی سدھی نہیں ہے۔ اگر ہے تو
خود بخود ہی سدھی ہے یا دوسرے کی مدد سے سدھی ہے۔ خود
بخود سدھی تو ہے ہی نہیں۔ اگر ہووے تو کسی کا جھگڑا[۱] نہ
رہے۔ اگر دوسرے کی مدد سے سدھی کہو گے تو کیا انومان سے
ہے یا آگم یعنی شاستر سے ہے۔ اگر انومان سے کہو گے۔ تو انومان
کونسا ہے۔ کہو۔ پرشن۔ سو انومان یہ ہے۔ کہ بباد روپ
جو ارتھ ہے۔ پرتی بھاسانت پرِوشٹ برہم[۲] بھاس کے انتر
ہے۔ پرتی بھاس[۳] مان ہونے سے جو جو پرتی بھاس مان ہے
سو سو پرتی بھاسانت پرِوشٹ ہی دیکھا ہے۔ جیسے پرتی بھاس آتما
پرتی بھاس مان ہے +

سکل ارتھ سچیتن۔ اے چیتن بباد روپ ہے۔ تِس کارن
سے پرتی بھاسانت پرِوشٹ ہے۔ گھڑا۔ پٹا وغیرہ یہ انومان ہے
اُتر۔ یہ انومان تمہارا ٹھیک نہیں (۱) دھرمی (۲) ہیتو (۳)
درشٹانت ان تینوں کے پرتی بھاسانت پرِوشٹ ہونے
سے سادھیہ روپ ہی ہوئے۔ پرشن تب تو (۱) دھرمی۔
(۲) ہیتو (۳) درشٹانت ان تینوں کے نہ ہونے سے انومان

[۱] جھگڑا + [۲] برہم کے اندر ہے + [۳] دکھلائی دینے سے +

ہی نہیں بن سکتا۔ اگر کہو گے (۱) دھرمی (۲) ہیتو (۳) ورشٹانت یہ تینوں پرتی بھاسانت پربشٹ نہیں ہیں۔ تو اِن کے ساتھ ہیتو بے ابھ چاری ہوگا۔ اگر کہو گے۔ اناوی اودیا واسنا کے بل سے ہیتو ورشٹانت جو ہیں۔ سو پرتی بھاس کے باہر کی طرح نسچے کرتے ہیں۔ جیسے پرتی پادیہ پرتی پادک سبھا سبھاپتی جن کی طرح تِس کارن سے انومان بھی ہوسکتا ہے۔ اور جب انادی اوِدیا کا بلاس دور ہوجاویگا تب تو پرتی بھاسانت پربشٹ ہی پرتی بھاس ہوگا۔ بباد یعنے جھگڑا بھی نہ رہے گا۔ پرتی پادیہ۔ پرتی پادک۔ سادھ سادھن بھاو بھی نہ رہے گا۔ تب تو انُومان کرنے کا بھی کچھ پھل نہیں آپ ہی انوبھومان پرم برہم کے ہوتے ہوئے۔ دیش۔ کال۔ प्रवच्छिन्न آے۔ وے وِچھن سروپ کے ہوئے نِربے ابھ چار۔ سکل اوستھا بیاپک پنے والے میں انُومان کا کچھ پریوگ بھی نہیں چاہئے ہے۔ اتر۔ اگر انادی اودیا پرتی بھاسانت پربشٹ ہے تب تو ودیا ہی ہوگئی۔ تب تو است روپ (۱) دھرمی (۲) ہیتو (۳) ورشٹانت وغیرہ بھید کیسے دکھا سکے اگر کہو گے۔ پرتی بھاس کے باہر بھوت ہے تو (۱) اودیا پرتی بھاس مان ہے یا (۲) اے پرتی بھاس مان ہے۔ تِس اودیا کو پرتی بھاس مان روپ ہونے سے اَے پرتی بھاس مان تو نہیں ہے۔ اگر کہو گے۔ پرتی بھاس مان ہے تو تِس ہی کے

ساتھ ہیتو بے ابھ چاری ہے۔ اور پرتی بھاس کے باہر
بھوت ہونے سے تس کے پرتی بھاس مان ہونے سے اگر
آپ کے من میں ایسا ہووے۔ کہ اودیا جو ہے۔ سو نہ تو پرتی
بھاس مان ہے۔ نہ آے پرتی بھاس مان ہے۔ نہ پرتی
بھاس کے اندر پربِشٹ ہے۔ نہ ایک ہے نہ انیک ہے۔ نہ
نت ہے۔ نہ انت ہے۔ نہ بے ابھ چارنی ہے۔ نہ آے
بے ابھ چارنی ہے۔ سرب تھا بچار کے یوگ نہیں۔ سکل بچار
انتراتی کرانت سروپ ہے۔ روپانتر کے ابھاو سے اودیا جو
ہے۔ سو نروپتا لچھن ہے۔ یہ بھی آپ کی بڑی اگیانتا کا بستار
ہے۔ ویسی نروپتا سبھاو کو یہ اودیا ہے۔ یہ اے پرتی بھاس مان ہے
ایسے کون کھنڈن کرنے کو سمرتھ ہے۔ اگر کہو گے یہ اودیا پرتی بھاس
مان ہے۔ تو پھر کیونکہ اودیا نروپ سدھ ہوگی۔ جو چیز جس
سروپ کر کے پرتی بھاس مان ہے۔ سو اوس ہی چیز کا
سروپ ہے۔ اور اودیا جو ہے۔ سو بچار گوچر ہے۔ یا بچار
گوچر رہت ہے۔ اگر بچار گوچر کہو گے۔ تو نروپ نہیں۔ اگر بچار
گوچر نہیں۔ تب تو تس کے ماننے والا بڑا احمق ہے۔ جب ودیا
دونوں ہی سدھ ہیں۔ تب ایک پرم برہم انومان سے کیسے
سدھ ہوا۔ اس کہنے سے جو اپنشد میں ایک برہم کے کہنے
والی شرتی ہے۔ سو بھی کھنڈن ہو گئی
وغیرہ بچنوں کو پرماتما کے ارتھانتر ہونے سے دوئیتا پتی بھی
ہو جاوے گی۔ اگر کہو گے انادی اودیا سے ایسا پرتیت ہوتا

ہے۔ تب تو مذکورہ بالا دوشنوں کا پرسنگ ہوگا۔ اس لئے ادویت کی سدّھی بانجھ کے پُتر کی مانند ہے۔ اِس کارن سے ادویت مت یُکتی بغیر ہے۔ اس سبب سے ایک ہی ایشور جگت سے پہلے تھا۔ یہ کہنا جھوٹ ہے۔ یہ پہلی طرح کے ایشور ماننے والوں کے مت کا کھنڈن ہؤا۔ اور دوسرا ایشور جگت کے اُپادان کارن والا ایشور آدر اور دوسری سامگری یہ دونوں پدارتھ اُنادی ہیں۔ ان دونوں میں سے سامگری جو ہے سو ایسے ہے (۱) پرتھوی (۲) جل (۳) ہوا (۴) آگ ان چاروں کے پرمانو (۵) آکاش (۶) دشا یعنے طرفین (۷) آتما (۸) مَن (۹) کال۔ یہ نُو چیزیں نت ہیں۔ آنادی ہیں۔ کسی کی بنائی ہوئی نہیں۔ سو ایشور ان مذکورہ کارنوں یعنے چیزوں سے اس سرشٹی کو رچتا ہے۔ اور دوسرے مت والوں نے جیں طریقے سے ایشور کو جگت کا کرتا مانا۔ سو طریقہ یہاں لکھتے ہیں

कर्त्तास्तिकश्चिज्जगतः सचैकः, ससर्वगः सस्ववशः सनित्यः । इमाः कुहेवाकविडम्बनास्यु स्तेषां न येषामनुशासकस्त्वम् ॥ १ ॥

شلوک کا ارتھ۔ جگت جو ہے۔ سو پرتکش وغیرہ پرمانوں کرکے لکشش مان ہے۔ چراچر رُوپ۔ تینوں جگت کا کوئی جس کا سروپ کہہ نہیں سکتا۔ ایسا پرش سرشٹی رچنے

۱؎ دکھلائی دینے والا۔

والا ہے۔ ایشور کو جگت کا کرتا ماننے والے بادی ایسا انومان
کرتے ہیں۔ کہ پرتھوی پربت۔ درخت وغیرہ سرب بدھی والے
کے بنائے ہوئے ہیں۔ کارج ہونے سے۔ جو جو کارج ہیں سو
سرب بدھی والے کے کرے ہوئے ہیں۔ جیسے گھڑا۔ ویسے ہی
یہ جگت ہے۔ اس واسطے جگت بدھی والے کا رچا ہوا ہے۔ جو
بدھی والا ہے۔ سو ہی بھگوان ایشور ہے۔ ایسے مت کہنا۔ کیونکہ
تمہارا یہ ہیتو اسدھ ہے۔ کس کارن سے اسدھ ہے سو کہتے
ہیں۔ کہ پرتھوی۔ پربت۔ درخت وغیرہ اپنے اپنے کارن کے
سموہ کر کے پیدا ہوئے ہیں۔ اس واسطے کارج روپ ہیں۔ اور
چھنے والے ہیں۔ اس لئے کارج روپ ہیں۔ سرب بادیوں کو
یقین ہے۔ اور ایسے بھی نہ کہنا۔ جو یہ تمہارا ہیتو انیکانتک[1] ہے
اور برخلاف ہے۔ کیونکہ ہمارا ہیتو بپکش سے بالکل ہٹا ہوا ہے
اور ایسے بھی مت کہنا۔ جو یہ تمہارا ہیتو कालात्ययापदिष्ट
کال اتیاپدشٹ ہے۔ کیونکہ پرتکش انومان آگم یعنے شاستر کر کے
باندھیا نہیں ہے۔ دھرم دھرمی انتر یعنی بیچ کہنے سے اور یہ
بھی مت کہنا۔ جو تمہارا ہیتو۔ پرکرن سم ہے۔ کیونکہ انومان سے
جو سادھ ہے۔ تس کا شترو بھوت دوسرے سادھ کے سادھنے
والے انومان کے ابھاؤ سے اور ایسے بھی مت کہنا۔ جو ایشور
پرتھوی۔ پربت۔ درخت وغیروں کا کرتا نہیں ہے۔ بغیر وجود کے
ہونے سے۔ گگن آکاش کی مانند یہ پچھلے تمہارے انومان کو شمن

[1] ایک جگہ نہ ٹھہرنے والا

انومان ہے۔ سو ایشور کو جگت کا کرتا سدھ نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ
تم نے تو ایشور کو وجود بغیر سدھ کرکے جگت کا اکرتا سدھ کیا۔ لیکن
ہم نے تو ایشور وجود والا مانا ہے۔ اس واسطے تمہارا انومان جھوٹ
ہے۔ اور ہمارا جو ہیتو ہے۔ سو طاقتور ہے۔ اور ایشور جو ہے۔ سو
ایک ہے۔ کیونکہ جو بہت ایشور مانیئے۔ تب تو ایک کارج کرنے
میں ایشوروں کی جُدا جُدا بدھی ہو جاوے۔ اور اون کو منع
کرنے والا تو اور کوئی نہیں ہے۔ تو پھر کارج کیسے پیدا ہووے
کوئی ایشور تو اپنی مرضی سے چار پاؤں والا آدمی رچ دیوے۔ اور
دوسرا چھ پاؤں والا رچ دیوے اور تیسرا دو پاؤں والا رچ دیوے
اور چوتھا آٹھ پاؤں والا رچ دیوے۔ اسی طرح سب چیزوں کو
بلچھن یعنے اور اور طرح کی رچ دیوے۔ پھر تو سرب جگت
اسمنجس روپ ہو جاوے یعنی بگڑ جاوے۔ لیکن ایسے نہیں
ہے۔ اس ہیتو سے ایشور ایک ہی ہونا چاہیئے۔ اور ایشور
سربگ سرب بیاپی ہے۔ اگر ایشور سرب بیاپک نہ ہووے۔
تب تو تین بھون میں ایک ساتھ جو پیدا ہونے والے کارج
ہیں۔ سو سرب ایک کال میں کبھی پیدا نہ ہونگے۔ جیسے کمہار وغیرہ
جہاں ہوویں گے۔ وہاں ہی گھڑے وغیرہ بنا سکیں گے۔ لیکن
دوسری جگہ کبھی کام نہ کر سکیں گے۔ اور ایشور جو ہے۔ سربگ ہے
اگر سربگ نہ ہوویگا۔ تب تو سرب کاموں کا اپادان کارن کیسے
جانے گا۔ جب کاموں کے اُپادان کارن کو نہ جانیگا۔ تو جگت
بچتر کیسے رچ سکے گا۔ اور
ایشور جو ہے۔

سو خود بخود کرنے والا ہے۔ کسی دوسرے کے اَدھین نہیں ایشور اپنی مرضی سے سب جیوؤں کو سُکھ دُکھ کا پھل دیتا ہے۔ شلوک

ईश्वर पेरितो गच्छेत. स्वर्गं वा स्व भ्र मेववा ।
अन्यीजंत रनीशोय, मात्मनः सुखदुःखयोरेति ।९

ارتھ۔ ایشور ہی کی پریرنا سے جگت واسی جیو سرگ اور نرگ میں جاتا ہے۔ کیونکہ ایشور کے بغیر اور سب جیو اپنے آپ کو سکھ دکھ کا پھل دینے کو سمرتھ نہیں ہیں۔ اگر ایشور کو بھی پرآدھین مانئے۔ تب تو خود مختار و کرتا ایشور نہ رہے گا۔ اور اور کے آدھین ماننے سے ان ادستھا دوشن بھی لگ جاویگا۔ اس ہیتو سے ایشور اپنے ہی بس ہے۔ لیکن پرآدھین نہیں۔ اور सनित्य: (سو ایشور نِت ہے۔ اگر انِت ہووے۔ تب تو اوسکے پیدا کرنے والا کوئی اور چاہیئے۔ ایسے تو نہیں ہے۔ اس سبب سے ایشور نت ہی ہے۔ ایسی مذکورہ تعریفوں کے ساتھ ایشور بھگوان جگت کا کرتا ہے۔ اتر۔ ہے بادی جو تمہارا یہ کہنا ہے کہ پرتھوی پربت درخت وغیرہ بدھی والے کرتا کے رچے ہوئے ہیں۔ سو ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اس تمہارے اُنومان میں بیاپتی کا گرہن نہیں ہوسکتا۔ اور ہیتو جو ہوتا ہے۔ سو سربتر بیاپتی ہیں پرمان کرکے سدّھ ہُوا ہُوا ہی اپنے سادھیہ کا گمک[۱] ہوتا ہے۔ اس کہنے

[۱] جتلانے والا +

میں سرب با دیوں کی ایک صلاح ہے۔ اب پہلے آپ یہ کہو۔ جب
ایشور جگت کو رچتا ہے تو ایشور وجود والا ہے۔ یا بغیر وجود کے ہے
اگر کہوگے کہ ایشور وجود والا ہے تو ہمارے جیسا دکھلائی دینے والا
وجود ہے۔ یا پشاچ وغیروں کی طرح نہ دکھلائی دینے والا وجود ہے
اگر پہلا پکش مانوں گے۔ تب تو پرتکش بادھا ہے۔ تِس ایشور
کے بغیر ہی اب بھی پیدا ہوتے ہوئے۔ گھاس۔ درخت۔ اِندر
دُھنش۔ بادل وغیرہ کارجوں یعنے چیزوں کے دیکھنے سے۔ جیسے
अनित्य शब्द प्रमेयत्वात् جیسے یہ پرمے تت ہیتُو سادھارن
انیکانتِک ہے۔ ویسے ہی یہ کارج تت ہیتو سادھارن
انیکانتِک ہے۔ اگر دوسرا پکش مانوں گے۔ تب جو ایشور کا وجود
نہیں دکھلائی دیتا ہے۔ سو ایشور کی قدرت کر کے نہیں دکھلائی
دیتا ہے۔ یا ہماری بُری ادرشٹ[1] کا پربھاو ہے یا ہمارے کھوٹے
کرم کے پربھاو سے نہیں دکھلائی دیتا ہے۔ اگر پہلا پکش گرہن
کروگے۔ کہ ایشور کی قدرت سے ایشور کا وجود نہیں نظر آتا ہے
اِس پکش میں کوئی بھی پرمان نہیں ہے۔ جس سے ایشور کی
قدرت سدھ ہووے۔ اور اِس تمہارے کہنے میں اِترے تر
آنسرے دوشن بھی ہے۔ جب قدرت والا سدّھ ہو جاوے
تب ادرشٹ شریر والا سدھ ہووے۔ جب ادرشٹ شریر والا
سدھ ہووے۔ تب قدرت والا سدّھ ہو جاوے۔
یہ اِترے تر دوشن ہوا۔ اگر دوسرا پکش پشاچ وغیروں کی

---

[1] نصیب +

طرح اورشٹ وجود ایشور کا ہَے۔ ایسے مانوں گے۔ تب تو بہت
سے شک وشبہ پڑ جاویں گے۔ کبھی بھی دور نہ ہوویں گے
سو کیسے کہ۔ کیا ایشور نہیں ہَے۔ جس کرکے اوس کا وجود نظر
نہیں آتا۔ تب تو بانجھ کے پتر کے وجود کی طرح یا ہمارے پہلے
پاپوں کے پربھاو سے ایشور کا وجود نظر نہیں آتا۔ یہ شک بھی
کبھی رفع نہ ہوویگا۔ اگر کہوگے۔ ہمارا ایشور وجود والا نہیں ہے
تب تو ورشٹانت اور دارشٹانتک[۱] یہ دونوں رد ہوجاوینگے
اور ہیتو برخلاف ہو جاوے گا۔ کیونکہ گھڑے وغیرہ کارجوں کا
کرتا وجود والا ہی گھمار نظر آتا ہے۔ اور ایشور کو جب بغیر وجود کے
مانوں گے۔ تب تو ایشور کچھ بھی کارج کرنے کو سمرتھ نہ ہوویگا۔
آکاش کی طرح نت بیاپک अक्रिय جو ہَے۔ سو اکرتا ہَے
اس ہیتُو سے وجود سہت اور وجود رہت ایشور کے ساتھ کارن
تت کی بیاپتی سدّھ نہیں ہوتی ہے۔ اور آپ کا ہیتُو کال
اتیاپدشٹ بھی ہے۔ آپ کے سادھ کے دھرمی کا ایک
دیش درخت۔ بجلی۔ بادل۔ اندر دھنش وغیروں کا
اب بھی کوئی بدّھی مان کرتا نظر نہیں آتا ہے۔ اس لئے پرتکش کرکے
بادھت ہونے پیچھے تم نے اپنا ہیتو کہا۔ اس لئے تمہارا ہیتو کال اتّیا
پدشٹ ہَے۔ اِس تمہارے کارج تت ہیتو سے بدّھی مان ایشور
جگت کا کرتا ہرگز سدھ نہیں ہوتا ہے۔ اب دوسری طرح کا جگت کرتا
کے کھنڈن کرنے کا سروپ لکھتے ہیں۔ جو کئی ایشور بادی یہ کہتے

---

[۱] جس کی بابت مثال دی جاوے سو کریہ یعنی کام نہ کرنے والا

ہیں۔ کہ سرب جگت ایشور کا رچا ہوُا ہے۔ یہ کہنا اون کا درست نہیں ہے۔ کیونکہ جگت کا کرتا ایشور کسی بھی پرمان سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔ پرشن۔ ایشور کو جگت کا کرتا سدھ کرنے والا انومان پرمان ہے اور جو ٹھہر ٹھہر کے ابھی مت پھل کے سمپادن[۱] کرنے کے لئے پرورت ہووے۔ تس کا مالک کوئی بدھی مان ضرور ہونا چاہیے جیسے کوہاڑا۔ آری وغیرہ ہتھیار لکڑی کے دو ٹکڑے کرنے میں پرورتتے ہیں۔ ویسے ہی ٹھہر ٹھہر کر سرب جگت کو سکھ دکھ وغیرہ جو پھل دیتے ہیں۔ اون کا مالک کوئی بدھی مان ضرور چاہیے آپ نے ایسے نہ کہنا۔ کہ کوہاڑا۔ آری وغیرہ آپ ہی لکڑی کے دو ٹکڑے کرنے میں پرورت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو اچیتن ہیں۔ آپ ہی کیسے پرورت ہوسکیں گے۔ اگر کہوگے۔ کوہاڑا۔ آری وغیرہ سبھاو سے پرورت ہوتے ہیں۔ تب تو اون کو سدا ہی پرورت ہونا چاہیے درمیان میں کبھی ٹھہرنا نہ چاہیے لیکن ایسے نہیں ہے۔ اِس مذکورہ وجہ سے جو ٹھہر ٹھہر کر اپنے اپنے پھل کے بھوگنے والے جیو ہیں۔ اون کا پھل بھوگتا نے والا ایشور بھگوان ہی سدھ ہو سکتا ہے اور دوسرا انومان۔ جو پرتھی منڈل وغیرہ برت[۲]۔ ترنیتس[۳]۔ چرنش[۴]۔ ستھان والے گام نگر وغیرہ ہیں۔ وہ سرب گیان وان کے کرے ہوئے ہیں۔ جیسے گھڑے وغیرہ پدارتھ۔ ویسے ہی مذکورہ بالا سنستھان سہت پرتھوی پربت وغیرہ ہیں۔ اس انومان سے بھی ایشور جگت کا کرتا سدھ ہوتا ہے۔ سو آپ کا انومان ٹھیک

---

[۱] پیدا۔ [۲] گول۔ [۳] تکون۔ [۴] چوکون۔

نہیں ہے۔ کیونکہ یہ آپ کا مذکورہ انومان ہمارے مت میں جیسے آگے ہی سدّھ ہے۔ ویسے ہی آپ کا کہنا سدّھ کرتا ہے۔ اِس لئے ثابت شدہ دوشن آپ کے انومان میں ہوتا ہے۔ جیسے ہمارے مت میں آگے ہی سدھ ہے۔ ویسے ہی لکھتے ہیں۔ یہ تمام بچتر رچنا جو اس جگت کی ہے۔ سو سرب کرم کے پھل سے ہے۔ ایسے ہم مانتے ہیں۔ کیونکہ اس بھارت ورشش میں انیک دیسوں میں انیک جزیروں میں انیک ہم ونت وغیرہ پربتوں میں انیک پرکار کے آدمی وغیرہ جو پرانی بستے ہیں۔ اور اُن کی سُکھ دُکھ وغیرہ ایک طرح کی جو حالت ہو رہی ہے۔ اِن سرب حالتوں کے کارن کرم ہی جانئیے دوسرا کوئی نہیں۔ اور دیکھنے میں بھی کرم ہی کارن ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی پُن وان راجہ راج کرتا ہے۔ تب اُس کے راج میں نہ کال پڑتا ہے۔ اور نہ کوئی اُپدّر ہوتا ہے۔ پس وہ اُس راجہ کے شبھ کرم کا ہی پربھاو ہے۔ اس کارن سے جو جیوؤں کو ٹھہر ٹھہر کر پھل دیتے ہیں۔ سو کرم ہیں۔ کرم جو ہیں۔ سو جیوؤں کے آشرے ہیں۔ اور جیو جو ہیں۔ سو چیتن ہونے سے بدھی والے ہیں۔ تب تو بدھی والے کے آدھین ہو کر ٹھہر ٹھہر کر کرم پھل دیتے ہیں۔ اِس کارن سے ثابت شدہ دوشن ہے۔ اگر کہو گے۔ ہم تو سب سے زیادہ بدھی والا ایشور ہی سدّھ کرتے ہیں۔ لیکن تھوڑی بدھی والے جیو نہیں سدھ کرتے۔ تب تو آپ کی مثال بالکل لغو ہوئی۔ کوہاڑا آری وغیرہ ان چیزوں سے ایشور ادھشٹاتا کا بیاپار نظر نہیں آتا ہے۔ بلکہ گھماروغیروں کا بیاپار تو ہاں اِن [illegible]

بے تی ریک अन्वयव्यतिरेक کر کے نظر آتا ہے۔ پرشن
بڑھئی وغیرہ بھی ایشور کی پریرنا ہی سے تس تس کام میں پرورت
ہوتے ہیں۔ اس واسطے ہماری مثال لغو نہیں ہے۔ اُتر۔ تب تو
ایشور بھی اور ایشور کی پریرنا سے پرورت ہو ویگا۔ لیکن آپ پرورت
نہیں ہوتا۔ سو ایشور بھی دوسرے ایشور کی پریرنا سے پرورت ہوگا
تب تو ان وستھا دوشن ہوگا۔ پرشن۔ بڑھئی وغیرہ جیو تو سرب
اگیانی ہیں۔ اس واسطے ایشور کی پریرنا ہی سے اپنے اپنے کام میں
پرورت ہوتے ہیں۔ اور ایشور بھگوان تو سرب پدارتھوں کا
جاننے والا ہے۔ اس واسطے ان وستھا دوشن نہیں ہے۔ اتر
یہ بھی آپ کا کہنا جھوٹ ہے۔ کیونکہ اس تمہارے کہنے میں
اِترے تر इतरेतर دوشن ہوتا ہے۔ پہلے ایشور
سرب پدارتھوں کے جھتارتھ سروپ کے جاننے والا سدّھ ہو جاوے
تب دوسرے کی پریرنا بغیر ایشور آپ ہی پرورت ہوتا ہے۔ ایسے
سدّھ ہو ویگا۔ تو ایشور سرب پدارتھوں کا جھتارتھ سروپ جاننے
والا سرب گ سدّھ ہو ویگا۔ جب تک دونوں میں سے ایک
سدّھ نہ ہو ویگا۔ تب تک دوسرے کی سدّھی کبھی نہ ہوگی۔ اور
ہے ایشور بادی ہم آپ کو پوچھتے ہیں۔ اگر ایشور سرب گ اور بتیراگ
ہے۔ تو جیوؤں کو بدفعلوں میں کیوں لگاتا ہے۔ کیونکہ جو بیبکی
ہوتے ہیں۔ وہ منصف ہی ہوتے ہیں۔ پھر تو جیوؤں کو اچھے
فعلوں میں ہی لگانا چاہیئے۔ لیکن بدفعلوں میں نہیں لگانا چاہیئے
اور ایشور تو بدفعلوں میں ہی جیوؤں کو لگاتا ہے۔ تب تو ایشور کو

سربگ اور بیتراگ کیونکر کہنا چاہیئے۔ پرشن۔ ایشور بھگوان تو جیوؤں
کو شُبھ کرم کرنے میں ہی پرورت کرتا ہے۔ اس واسطے
بھگوان سربگ اور بیتراگ ہی ہے اور جو جیو ادھرم کرنیوالے ہیں
اون کو بُرے کام کرنے کے بعد نرک میں ڈال کر بُرے کاموں
کا پھل دیتا ہے۔ تاکہ وہ جیو اس تکلیف کے خوف سے ڈر کر پھر
پاپ نہ کرے۔ اس واسطے مناسب پھل دینے کر کے ایشور
بھگوان ہیکی اور بیتراگ سروگ ہے۔ اس میں کوئی بھی دوشن
نہیں ہے۔ اُتر۔ یہ بھی آپ کا کہنا بنا بچار کے ہے۔ کیونکہ پہلے
پاپ کرنے میں بھی تو ایشور ہی پرورت کرتا ہے۔ ایشور بغیر دوسرا تو
کوئی پریرک نہیں ہے۔ اور جیو آپ تو کچھ کر ہی نہیں سکتا۔
کیونکہ جیو تو اگیانی ہے۔ پاپ میں یا دھرم میں خود بخود پرورت
نہیں ہو سکتا۔ تو پھر پہلے پاپ کرنے میں جیوؤں کو پرورت
کرنا بعد میں نرک میں ڈال کر اُن جیوؤں کو پھل بھگتنا پیچھے
دھرم میں پرورت کرنا۔ کیا ہی ایشور کی ایشورتا اور بچار پوربک
کرنی ہے۔ پرشن۔ ایشور بھگوان جیوؤں کو کبھی پرورت
نہیں کرتا۔ بلکہ جیو خود بخود ہی پرورت ہوتے ہیں۔ جو جیو جیسا جیسا
کرم کرتا ہے۔ اُس کرم کے بس سے ایشور بھگوان بھی ویسا ویسا
پھل اُن جیوؤں کو دیتا ہے جیسے راجہ راج کرتا ہے۔ اور راجہ
چور کو ایسا نہیں کہتا ہے۔ کہ تو چوری کر۔ بلکہ چوری کرنے کی
مناہی تو کرتا ہے۔ پھر اگر وہ چور جو آپ ہی چوری کریگا تب سزا
تو راجہ دیویگا۔ ویسے ہی ایشور پاپ تو نہیں کراتا۔ بلکہ پاپ

کرنے والے کو سزا تو ضرور دیتا ہے۔ اُتر۔ یہ بھی آپ کا کہنا نادرست ہے۔ کیونکہ دوسرے جو راجے ہیں۔ سو چوروں کو منع کرنے میں سمرتھ نہیں ہیں۔ کیونکہ کیسا ہی سخت حکم والا راجہ ہووے۔ اور مَن بچن کایا کر کے کتنا ہی چوری وغیرہ پاپ کرم منع کرنے چاہے۔ لیکن لوگ چوری وغیرہ پاپ بالکل ہرگز نہ چھوڑینگے اور ایشور بھگوان تو سرب شکتی مان آپ مانتے ہو۔ تو پھر سرب جیوؤں کو پاپ کرنے میں پرورت ہوتے کو کیوں منع نہیں کرتا۔ جب ایشور جیوؤں کو پاپ کرنے سے منع نہیں کرتا۔ تب ایشور ہی جیوؤں سے پاپ کراتا ہے۔ پھر ان کو سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ ہی مذکورہ بالا دوشن ہے۔ اگر کہوگے۔ کہ جیوؤں کو پاپ میں پرورت ہوتے ہوؤں کو ایشور منع کرنے میں سمرتھ نہیں۔ تو پھر بلند آواز سے ایسے نہیں کہنا۔ کہ سب کچھ ایشور نے ہی کیا ہے۔ اور ایشور سرب شکتی مان ہے اور اگر جیو۔ پاپ بھی آپ ہی کرتا ہے۔ اور دھرم بھی آپ ہی کرتا ہے۔ تو پھل بھی آپ ہی بھوگ لیویگا۔ تو پھر ایشور کرتا کی کلپنا کرنی بے فائدہ ہے۔ پرشن۔ دھرم اور ادھرم تو جیو آپ ہی کرتے ہیں۔ لیکن اونکا پھل دینے والا تو ایشور ہی کرتا ہے جیو جو ہے۔ سو اپنے کرے ہوئے دھرم ادھرم کا پھل آپ بھوگنے کو سمرتھ نہیں ہے۔ جیسے چور چوری کرتا ہے۔ سو چوری تو آپ ہی کرتا ہے۔ لیکن اوس چوری کا پھل (قید خانہ) بھوگنا آپ نہیں بھوگ سکتا۔ اسلئے کوئی دوسرا قید خانہ میں

ڈالنے والا چاہیئے۔ اُتر۔ یہ بھی آپ کا کہنا اَست ہے۔ کیونکہ جب جیو دہرم ادہرم کرنے سمرتھ ہے۔ تو پھر پھل بھوگنے میں سمرتھ کیوں نہیں۔ اس سنسار میں جیسا جیسا جو جیو دہرم ادہرم کرتا ہے۔ ویسا ویسا دہرم ادہرم کے پھل بھوگنے میں نمت ہی بن جاتا ہے جیسے چور چوری کرتا ہے۔ اُس چوری کا پھل راجہ دیتا ہے۔ یا جنم ام ہو جاتا ہے یا جسم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ یا آگ میں جل مرتا ہے یا پانی میں ڈوب مرتا ہے۔ یا تلوار سے کٹ جاتا ہے یا توپ بندوق کے گولے گولی سے مرجاتا ہے یا دُکان۔ مکان اور مٹی کی کان کے نیچے دب کر انیک طرح کی تکلیفیں بھوگ کر مرجاتا ہے۔ نردھن ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اسنکھ نمتوں سے اَپنے کرے کرم کے پھل کو بھوگتا ہے۔ جہاں بغیر نمت کے اور ایشور پھل داتا کوئی نہیں نظر آتا۔ ایسے نرگ۔ سُرگ وغیرہ پرلوک میں بھی اچھے بُرے کرم پھل بھوگنے کے اسنکھ نمت ہیں۔ اگر کہو گے۔ پر استری گمن کرنے وغیرہ پاپ پھل میں کیا نمت ملے گا۔ جس کے یوگ سے پھل بھوگنا ہوگا۔ یہ بات تو میں نہیں جانتا۔ جو اس پُن پاپ کا یہ نمت آپ کو مل کر پھل ہوگا کیونکہ میرے کو اتنا گیان نہیں جو ٹھیک پورا پورا نمت بتا سکوں لیکن اتنا تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو جو جیو پُن پاپ کرتے ہیں۔ اونکے پھل بھوگتے میں کوئی نمت ضرور ہوگا۔ اور اِس طرح سے پھل بھوگے گا۔ یہ نمت ملے گا۔ فلاں دیش میں فلاں کال میں وغیرہ وغیرہ سرب پرتکشش پنے تو ارمی ہن بھگوان پرمیشر سروگ کے گیان میں دکھلائی دیتا ہے۔ نمت بغیر کوئی پھل بھوگ نہیں سکتا۔ اسلئے ایشور پھل داتا

کی کلپنا بے فائدہ ہے ۔کیا یہ بھی بُدھی مانوں کا کہنا ہے ۔ کہ روٹی پکا تو سکتا ہے ۔لیکن آپ نہیں کھا سکتا ۔ اور ایشور کو پھل داتا کلپنا کرنے سے ایک اور بھی کلنک آپ ایشور کو لگاتے ہو۔ جیسے کسی آدمی کو کسی دوسرے آدمی نے تلوار وغیرہ ہتھیاروں سے مارا تب مرنیوالے نے جو کچھ تکلیف پائی ۔سو کِس کے یوگ سے کِس کی پریرنا سے ۔ اگر کہو گے ۔ ایشور نے اُس ہتھیار والے کو پریرا ۔تب اُس نے اُس کو مارا ۔ تو پھر اُس مارنے والے کو پھانسی کیوں ملتی ہے ۔کیا ایشور کا یہی انصاف ہے ۔جو پہلے آدمی کے ہاتھ سے مروا ڈالنا ۔اور بعد میں اُس مارنے والے کو پھانسی دلوانا ۔اِس آپ کی سمجھ نے ایشور کو بڑا اینائی سدھ کیا ہے ۔ اگر کہو گے ایشور کی پریرنا کے بغیر ہی اُس آدمی نے دوسرے آدمی کو مارا ۔اور دُکھ دیا ۔تب تو مت ہی سے سُکھ دُکھ کا بھوگنا سدھ ہوا ۔ پھر ایشور پھل داتا کلپنا یہ تھوڑی عقل والوں کا کام ہے ۔ اور رہے ایشور وادی آپ کو ایک اور بات پوچھتے ہیں ۔اُن مت[1] دیوانگناؤں کے بہت نرم شریر کا سپرش کرنا جو دھرم کا پھل ہے ۔سو تو جیوؤں کو سُکھ کا کارن ہے ۔ اور ایشور نے اُس کا پھل دیا ۔لیکن جو ادھرم کا پھل گھور نرک کے کُنڈ میں پڑنا کئی پرکار کے دُکھ تراس کُھمبی پاک چمڑے کا کاٹنا ۔ آگ میں جلنا وغیرہ وغیرہ بھاری دُکھ ۔ ایشور اُن جیوؤں کو کیوں دیتا ہے ۔ پرشن ۔ اُس جیو نے جو پاپ کرے تھے اونکا پھل اُس جیو کو ضرور ہونا چاہیئے ۔اِسلئے ایشور پھل دیتا ہے ۔اُتر ۔اِس

[1] مدن مت ۔

آپ کے کہنے سے تو ایشور بے فائدہ ہی جیوؤں کو تکلیف دیتا ہے۔
کیونکہ جب ایشور اُن جیوؤں کو پاپ کا پھل نہ دیگا تب تو کرم کا پھل
جیو آپ تو بھوگ سکتے نہیں۔ پھر تو نہ وجود دھاریگا اور نہ نیا پاپ کریگا
تو پھر بیٹھے بٹھائے ایشور کو کیا گدگدی اُٹھتی ہے۔ جو پھر اُن جیوؤنکو
نرک میں ڈال دیتا ہے۔ جو منصف سبھاو والا اور پرم دیالو ہوتا ہے وہ
کسی جیو کو کبھی بے فائدہ تکلیف نہیں دیتا۔ پرشن۔ ایشور اپنی کریڑا
کے واسطے کسی کو نرک میں ڈالتا ہے۔ کسی کو حیوان کی جون میں پیدا
کرتا ہے۔ کسی کو منکش جنم میں۔ اور کسی کو سرگ میں پیدا کرتا ہے
جب وہ جیو ناچتے کودتے۔ روتے پیٹتے ورلاپ کرتے ہیں تب ایشور
اپنی رچی ہوئی بازی کا تماشا دیکھتا ہے۔ اس واسطے جگت رچتا
ہے۔ اُتر۔ جب ایسے ہے۔ تب تو ایشور عادل نہیں ہے۔ کیونکہ
اُس کی تو کریڑا ہوتی ہے۔ اور غریب جیو تڑپ تڑپ کے مہا بھاری
ورلاپ کر کے مر رہتے ہیں تو پھر ایشور کو دیالو ماننا یہ کیسی آپ کی
اگیانتا ہے۔ کیونکہ جو مہا پرش دیالو سروگ ہوتے ہیں۔ وہ ہرگز
کسی جیو کو دُکھ دیکر کریڑا نہیں کرتے۔ تو پھر ایشور کریڑا ارتھی
کیسے ہو سکتا ہے۔ اور کریڑا جو ہے۔ سوراگ والے کو ہوتی ہے اور
ایشور تو ویراگ ہے۔ تو پھر ایشور بھگوان کو کریڑا رس میں مگن ہونا
کیسے ماننا چاہیئے۔ پرشن۔ ہمارا جو ایشور ہے۔ سوراگی و دویشی
ہے۔ اس کارن سے اُس میں کریڑا کرنے کا سنبھو[ا] ہو سکتا ہے
اُتر۔ جب ایشور راگی و دویشی ہوا۔ تو دوسرے جیوؤں کی طرح

[ا] یقین +

سراگی ہُوا۔ بیتراگ نہ ہُوا۔ اور سروگ بھی نہ ہُوا۔ تب تو ہمارے جیسا ہُوا پھر جگت کا رچنے والا کیونکر ہو سکتا ہے پرشن۔ ہم تو ایشور کو بمعہ راگ دویش سروگ مانتے ہیں۔ اس واسطے سرب جگت کا کرتا ہے اُتر۔ اس آپ کے کہنے میں کوئی بھی پرمان نہیں ہے۔ کہ جس پرمان سے ایشور بمعہ راگ دویش سروگ سدھ ہووے۔ پرشن ایشور کا سبھاو ہی ایسا ہے۔ کہ راگ دویش والا بھی ہونا۔ اور سروگ بھی رہنا۔ سبھاو میں کوئی ترک نہیں ہو سکتی۔ جیسے اگنی تو جلانے والی ہے۔ لیکن آکاش جلانے والا کیوں نہیں۔ اس پرشن میں اُتر یہ دیا جاویگا۔ کہ اگنی کا جلانے کا سبھاو ہے آکاش میں نہیں۔ اسی طرح ایشور بھی سبھاد سے ہی راگی دویشی اور سروگ ہے۔ اُتر۔ ایسے تو کوئی بادی بھی نہیں کہہ سکتا ہے۔ کہ جو یہ ہمارے سامنے گدہا کھڑا ہے۔ سو سرب جگت کا رچنے والا ہے۔ تب تو اوس کو ایسا اُتر دیا جاویگا۔ کہ اس گدھے کا سبھاو ہی ایسا ہے کہ جگت کو رچ کے راگ دویش والا سروگ ہو کر پھر گدہا بن جاتا ہے۔ اسی طرح بھینس وغیرہ سرب جیوؤنکو بادی جگت کا کرتا سدھ کر دیویں گے۔ تب تو ایشور کیا ہُوا۔ جو کچھ اپنے من میں آیا۔ سو بنا لیا۔ یہ تو ایشور کو بڑا کلنک لگتا ہے اس سبب سے جب ایشور سروگ اور بیتراگ ہُوا۔ تو پھر کر بڑا کے لیئے جگت کیوں رچیگا۔ اور سے ہے ایشور بادی تیرے کہنے سے جب ایشور نے ہی سب کچھ رچا ہے۔ تب تو سب مت کے سب شاستر بھی ایشور نے ہی رچے ہیں۔ اور سب شاستر آپس میں

برخلاف ہیں - اور ضرور کئی ایک شاستر ست اور کئی ایک اَست ہیں تب جھوٹ اور سچ دونوں کا اُپدیشک ایشور ہی ٹھیرا - تب ایشور آپ ہی سب مت والوں کو آپس میں لڑاتا ہے - ہزاروں لاکھوں آدمی اِن متوں کے جھگڑوں میں مر جاتے ہیں - تب تو ایشور نے شاستر کیا رچے - ایک جگت میں اُپدّر رچا - ایسے جھوٹے سچّے شاستر رچنے والے کو مہا دُھرت کہنا چاہیئے - لیکن ایشور کہنا نہ چاہیئے - اگر کہو گے - ایشور نے تو سچّے شاستر ہی رچے ہیں - جھوٹے نہیں رچے - جھوٹے تو جیوؤں نے آپ ہی بنا لئے ہیں تب تو ایشور نے جگت بھی نہیں رچا ہوگا - جگت بھی جیوؤں نے ہی رچا ہوگا - کیونکہ ایشور سب چیزوں کا کرتا سدھ ہوا نہیں - اور آپ نے جو پہلے دوسرا انومان کیا تھا - کہ جو جو آکار والی چیز ہے سو سو سرب بُدھی والے کی رچی ہوئی ہے - جیسے پورانا چاہ دیکھیں گے - اگرچہ کاریگر وہاں نہیں بھی معلوم ہوتا - تو بھی کاریگر ہی کرتا - انومان سے سدھ ہوگا - جیسے نئے چاہ کا کرتا معلوم ہوتا ہے - اُتر - یہ مذکورہ بالا آپ کا کہنا درست نہیں ہے - کیونکہ آکار والا ہیتو آپ کا شام کے بادلوں اور سانپ کی ورمی وغیرہ سنس ستھان والوں میں ہے - لیکن بُدھی والا کرتا کوئی نہیں ہے - اگر کہو گے بادل اندر دھنش سانپ کی ورمی وغیرہ سنس ستھان والے بُدھی مان کے کرے ہوئے نہیں مانے جاتے ہیں - تب تو ویسے ہی پرتھوی - پربت بھی بُدھی مان کے کرے ہوئے نہیں ماننے چاہیئیں - اِن مذکورہ پرمانوں

١٥ ٢٨ *

سے کسی طرح بھی ایشور جگت کا کرتا سدھ نہیں ہوتا۔ اب جو آدمی ایشور کو جگت کا کرتا مانتے ہیں۔ اُن سے ہم یہ کہتے ہیں کہ جب تک اِن ہماری یُکتیوں کا اُتر سرب تھانہ دیا جاوے۔ تب تک ایشور کو جگت کا کرتا نہ ماننا چاہیئے۔ جب کوئی ایشور بادی اِن یُکتیوں کا اُتر پورا دیدیویگا۔ تب تو ہم بھی جگت کا کرتا ایشور مان لیویں گے ورنہ کبھی نہیں مانا جاویگا۔ پرشن۔ ایشور تو جگت کا کرتا سدّھ نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ایشور ہے۔ ایسا تو سدھ ہوتا ہے یا نہیں اُتر ایشور ایک ہی ہے۔ یہ بات سدھ کرنے والا کوئی پرمان نہیں ہے۔ تب تو ایشور ایک کیسے سدھ ہووے۔ پرشن۔ ایشور کے ایک ہی سدھ ہونے میں یہ پرمان ہے کہ جہاں بہت سے اکٹھے ہو کر ایک کام کو کرنے لگتے ہیں۔ تب تو جُدا جُدا سمجھ ہونے سے ایک کام بھی نہیں بن سکتا۔ ایسے ہی جب ایشور اننت ہونگے تب تو سرشٹی وغیرہ ایک ہی کام کے کرنے میں جُدا جُدا سمجھ ہونے سے اسمنجسّ کارج پیدا ہوویگا۔ اس واسطے ایشور ایک ہی ہونا چاہیئے۔ اتر۔ اس آپ کے پرمان سے تو ایشور ایک نہیں سدھ ہوتا ہے۔ کیونکہ ایشور تو کسی چیز کا کرتا مذکورہ پرمانوں سے سدھ نہیں ہوتا ہے۔ اور نیز ایک مدھو چھتّے کے بنانے میں سب مکھیوں کی ایک رائے تو ہو جاتی ہے۔ اور ایشور پرتمارزبکار رنر اُپادھی جوتی سروپوں کی ایک رائے نہیں ہوسکتی۔ یہ بڑے تعجّب کی بات ہے۔ کیا آپ نے ایشور کو کیڑوں سے بھی بُدھی ہین۔ ابھی مانی اور اگیانی بنا دیا۔ جو اُن سب کی

ایک سمجھ نہیں ہو سکتی۔ پرشن۔ مکھیاں جو بہت اکٹھی ہو کر ایک مدھو چھتّا بناتی ہیں۔ وہاں بھی ایک ایشور ہی کے بیاپار سے ایک مدھو چھتّا بنتا ہے۔ اتر۔ تب تو گھڑا بنانا۔ چوری کرنا۔ پراستری گمن کرنا وغیرہ سب کام ایشور کے بیاپار سے بنے سدھ ہونگے۔ اور سب جیو اکرتا سدھ ہو جاویں گے۔ پھر پُن پاپ کا پھل کس کو ہوگا۔ اور نرگ سُرگ میں جیو کیوں بھیجے جاویں گے۔ پرشن۔ جیو گھمار کا کام اور چوری وغیرہ سب خود بخود ہی اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ یہ پرتکش سدھ ہے۔ اتر۔ کیا مکھیوں نے ہی آپ کا کچھ اپرادھ کیا ہے۔ جو اونکو خود بخود نہیں کہتے ہو۔ اِس آپ کے ایک ایشور کے ماننے سے تو ایسا بھی پرتیت ہوتا ہے۔ کہ اگر اننت ایشور مانے جاویں۔ پھر تو جو کبھی ایک سرشٹی رچنے میں جھگڑا ہو جاوے تو پھر اس جھگڑے کو دور کون کرے۔ سرپنچ یعنے چودھری تو کوئی نہیں ہے۔ اور ایک ایشور کو دیکھ کے دوسرا دوسرا ایشور ایرکھا کریگا۔ کہ یہ میرے برابر کیوں ہے۔ وغیرہ وغیرہ انیک اُپدرو ہو جانے کے خوف سے ایک ہی ایشور مانتے ہونگے۔ یہ بھی آپ کی سمجھ اگیان روپی گُہن کی کھائی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب ایشور بھگوان سروگ ہے۔ تب تو سروگ کے گیان میں ایک ہی جیسا معلوم ہونا چاہئے۔ تو پھر جھگڑا کیونکر ہوگا۔ اور ایشور راگ دویش۔ ایرکھا۔ ابھی مان وغیرہ سرب دوشنوں سے رہت ہے۔ تو پھر دوسرے ایشور کو دیکھ ایرکھا ابھیمان کیوں کریگا۔ اور اگر ایشور ہو کر بھی آپس میں جھگڑا اور ایرکھا ابھی مان کریں گے۔ تو تِن پامروں کو ایشور ہی کیسے مانا جاویگا۔

جب جگت کرتا ہی ایشور سدھ نہیں ہوتا۔ تو بیاد جھگڑا ہی ایشوروں کا آپس میں کیوں ہوگا۔ اس لئے ایشور انت ماننے میں کچھ بھی دوشن نہیں۔ اور सर्वगतत्वम् ایشور سروپ بیاپک ہے۔ یہ بھی جو مانتے ہیں۔ سو بھی پرمانیک نہیں ہے۔ کیونکہ جب ایشور کو سرب بیاپک مانتے ہیں۔ تب وجود کر کے بیاپک مانتے ہیں۔ یا گیان سروپ کر کے بیاپک مانتے ہیں۔ اگر وجود کر کے ایشور کو سرب بیاپک مانیں گے۔ تب ایشور کا وجود ہی سرب جگہ سما جاویگا۔ دوسرے پدارتھوں کے رہنے واسطے کوئی بھی اوکاشں نہ ملے گا۔ اسواسطے ایشور وجود کر کے تو سرب جگہ بیاپک نہیں ہے۔ پرشن۔ کیا ایشور کے بھی شریر ہیں۔ جو آپ ایسے بکلپ کرتے ہیں۔ اتر۔ ہے پیارے ایسے بھی اس جگت میں مت ہیں۔ جو ایشور کو شریر دھاری مانتے ہیں۔ پرشن۔ وہ کون سے مت ہیں۔ جنہوں نے شریر دھاری ایشور مانا ہے۔ اتر۔ ہم جینی تو جیون مکت شریر دھاری کو ایشور مانتے ہیں۔ اور توریت نام کی ایک کتاب ہے۔ اوس میں ایسا لکھا ہے۔ کہ ایشور نے ابراہیم کے ہاں روٹی کھائی۔ اور یعقوب کے ساتھ کشتی کری۔ اس تحریر سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ایشور شریر دھاری ہے اور شینکر وگ نجے کے دوسرے پرکرن میں شینکر سوامی کا چیلہ آنندگری جو اس گرنتھ کے شروع میں لکھتا ہے۔ کہ میں سرگ ہوں۔ سو آنندگری لکھتا ہے۔ کہ جب ناروجی نے دیکھا کہ اس لوک میں بہت من گھڑت مت پیدا ہو گئے ہیں۔ اور سناتن دھرم پوشیدہ ہوگیا ہے۔ تب ناروجی چاندر ہی برہماجی کے پاس

پُہنچے اور جاکر کہنے لگے۔ کہ ہے پتاجی آپ کا مت تو اکثر نہیں رہا۔ اور لوگوں نے انیک مت بنائے ہیں سو اس بات کا کچھ جتن کرنا چاہیئے۔ تو برہماجی نے بہت دیر تک فکر کر کے پُتر متر۔ بھگت جنوں کو ساتھ لیکر اپنے لوک سے چل کر شیو لوک میں پرویش کرا۔ آگے کیا دیکھتے ہیں۔ کہ جیسے دوپہر میں کروڑوں سورجوں کا تیج اور کروڑوں چاند سمان شیتل اور پنچ جس کے مُنہ ہیں۔ چاند تاج ہے۔

विधुनवनपिंगल

جٹا کادھارک اور پاربتی جس کے بائیں انگ کے آدھے حصے میں ہے ایسا سرب کا ایشور مہادیو دیکھا۔ پھر برہماجی نے نمشکار کر کے تعریف کری۔ اور کہتے ہوئے

कि भो महादेव सर्वज्ञ सर्वलोकेश सर्व साक्षिन् सर्वमय सर्वकारण ॥

کہ ہو مہادیو۔ سروگ سرب لوکیش۔ سرب ساکشن۔ سرب مئے۔ سرب کارن وغیرہ وغیرہ تحریروں سے صاف پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ایشور سریر دھاری ہے۔ اگر ایشور شریر دھاری نہ ہووے۔ تو پانچ مُنہ کیسے ہوویں اس لکھنے سے ایشور شریر رہت سدھ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر شریر دھاری ایشور ہووے۔ تب اس لوک میں اکیلا ایشور ہی بیاپک ہو کر رہے گا تب تو دوسرے پدارتھوں کے رہنے واسطے کوئی دوسرا لوک چاہیئے اگر کہوگے۔ گیان آتما کر کے ایشور سرب بیاپک ہے۔ پھر تو صاف ظاہر ہے۔ ثابت شدہ ہی ہے۔ ہم بھی تو گیان سروپ کر کے بھگوان کو سرب بیاپی مانتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کے وید کے برخلاف نہ ہووے گا؟

کیونکہ بیدوں ہیں وجود کرکے ہی سرب بیاپک کہا ہے ٭ اس شُرتی سے سِدّھ ہے کہ ایشور وجود کرکے سرب بیاپک ہے۔ پھر تو مذکورہ بالا ودوشن رہے ہے۔ اس واسطے ایشور سرب بیاپک نہیں۔ اور جو آپ کہتے ہیں۔ کہ ایشور سروگ ہے۔ لیکن آپ کا ایشور سروگ بھی نہیں کیونکہ ہم جو ایشور سرشٹی کرتا کے کھنڈن کرنے والے ہیں۔ سو اُس سے برخلاف چلتے ہیں۔ پھر ہم کو اُس نے کیوں رچا۔ اگر کہو گے جنمانتروں میں پیدا کئے ہوئے جو جو ہمارے اچھّے بُرے کرم ہیں۔ اونہوں کے آنوسار ہم کو ایشور پھل دیتا ہے۔ تو پھر آپ کے کہنے ہی سے ایشور کے خود مختاری پنے کو جل انجلی دی گئی۔ کیونکہ جب ہمارے کرموں کے بغیر ایشور پھل نہیں دے سکتا۔ تب تو ایشور کے کچھ ہی اختیار نہیں جیسے ہمارے کرم ہونگے۔ ویسے ہم کو پھل ملے گا۔ اگر کہو گے۔ ایشور کی جو مرضی ہو۔ سو کرے۔ تب تو کون جانتا ہے کہ ایشور کیا کرے گا دھرمیوں کو نرک میں اور گناہگاروں کو سُرگ میں بھیجے گا۔ اگر کہو گے پرمیشور انصاف والا ہے۔ جیسا جیسا جو کرتا ہے۔ ویسا ویسا پھل دیتا ہے۔ تو پھر بھی خود مختار نہ رہا۔ اگر ایشور نت ہے۔ یہ بھی کہنا اُن کا اپنے گھر ہی میں سندر لگتا ہے۔ کیونکہ نت تو اوس چیز کو کہتے ہیں جو تینوں کال میں ایک روپ رہے۔ جب ایشور نت ہے تو کیا جگت کو بنانے والا سبھاو ہے یا نہیں۔ اگر کہو گے ایشو میں جگت رچنے کا سبھاو ہے۔ تب تو ایشور ہمیشہ جگت کو رچا ہی کریگا۔ کبھی بھی رچنے سے بند نہیں ہوگا۔ کیونکہ جگت کو رچنے کا سبھاو تو ایشور میں نت ہے اگر کہو گے ایشور میں جگت رچنے کا سبھاو نہیں ہے۔ تب تو ایشور

ہرگز جگت کو نہ رچے گا۔ کیونکہ جگت رچنے کا سبھاو ایشور میں نہیں۔ اور اگر ایشور میں ایکانت[1] نت جگت رچنے کا سبھاو ہے۔ تب تو پرلے ہرگز نہ ہوگی۔ کیونکہ ایشور میں پرلے کرنے کا سبھاو نہیں ہے۔ اگر کہو گے ایشور میں رچنے کی اور پرلے کرنے کی دونوں ہی شکتیاں نت ہیں۔ تب تو نہ کبھی جگت رچا جائیگا۔ اور نہ کبھی پرلے ہوگی۔ کیونکہ دو شکتیاں آپس میں برخلاف ایک جگہ ایک کال میں کبھی بھی نہیں رہینگی۔ تب تو جگت نہ رچا جاویگا۔ نہ پرلے کیا جاویگا۔ کیونکہ جس وقت میں رچنے والی شکتی رچیگی۔ اُسی کال میں پرلے کرنے والی شکتی پرلے کریگی۔ اور جس کال میں پرلے شکتی پرلے کریگی۔ اُسی کال میں رچ دینے والی شکتی رچ دیویگی۔ ایسے جب شکتیوں کی آپس میں باہم مخالفت ہوگی۔ تب تو نہ جگت رچا جائیگا۔ نہ پرلے کیا جائیگا پھر تو ہمارا ہی مت سدھ ہؤا۔ کیونکہ نہ کسی نے کبھی جگت رچا ہے۔ اور نہ کبھی اس جگت کی پرلے ہوتی ہے۔ اس لئے یہ جگت انادی اننت سدھ ہؤا۔ اگر کہو گے ایشور میں دونوں ہی شکتیاں نہیں ہیں۔ پھر بھی تو نہ جگت رچا۔ نہ پرلے ہی کیا۔ تب تو انادی اننت سدھ ہؤا۔ اگر کہو گے ایشور جب رچنا چاہتا ہے۔ تب رچنے کی خواہش کر لیتا ہے۔ اور جب پرلے کرنا چاہتا ہے۔ تب پرلے کی خواہش کر لیتا ہے اس میں کیا دوشن ہے۔ تب تو ایشور کی شکتیاں اننت ہوونگی سو بے شک اننت ہوویں۔ اس میں ہماری کیا ہانی ہے۔ اگر ایشور کی شکتیاں اننت ہیں۔ تب تو ایشور بھی اننت ہو جاویگا۔ کیونکہ ایشور

[1] صرف +

اپنی شکتیوں کے بیچ میں ہی ہے۔ اگر کہو گے شکتیاں ایشور سے علٰحدہ ہیں۔ تب بھی شکتیوں کے نت ہونے سے جگت نہ رچا جائیگا اور نہ پرلے کیا جائیگا۔ اور ایشور کچھ نہ کرنے والا یعنے نکما سدھ ہو ویگا کیونکہ ایشور جب سرب شکتیوں سے خالی ہے۔ تب تو ایشور کچھ بھی کرنے سمرتھ نہیں ہے۔ پر جگت رچنے میں کیونکر سمرتھ ہو ویگا۔ اور شکتیوں کا اُپادان کارن کون ہو ویگا۔ اور ایشور کا ناش ہو جاویگا کیونکہ جب ایشور میں شکتی ہی کوئی نہیں۔ تب تو ایشور کیا ہے۔ وہ تو آکاش کے پھول کی مانند جھوٹ ہے۔ پھر جگت کا کرتا کس کو مانوگے پرشن۔ اگر سروگ بتراگ ایشور جگت کا کرتا نہیں ہے۔ تو یہ اپنے آپ کیسے پیدا ہو گیا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کرتا کے بغیر کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ جیسے گھڑیال وغیرہ چیزیں۔ اُتر۔ یہ ہے پریکشک آپ کو ہمارا منشاء جتھارتھ معلوم نہیں پڑتا ہے۔ اس واسطے آپ کرتا ایشور کہتے ہو۔ اس جگت میں جو بنائی ہوئی چیزیں ہیں۔ اُن کا کرتا تو ہم بھی مانتے ہیں۔ جیسے گھٹ۔ پٹ۔ مٹ۔ گھڑیال۔ مکان۔ دوکان۔ حویلی۔ سنگل۔ زنجیر وغیرہ وغیرہ لیکن آکاش کال سبھاو۔ پرمانو۔ جیو وغیرہ چیزیں کسی کی رچی ہوئی نہیں ہیں۔ کیونکہ سرب بُدھی والوں کا مت ہے کہ جو چیز کارج روپ پیدا ہوتی ہے اوسکا اُپادان کارن ضرور ہونا چاہیئے۔ بغیر اُپادان کارن کے ہرگز کارج کی پیدائش نہیں ہوتی ہے۔ جو کوئی بغیر اُپادان کارن کے چیز کی پیدائش مانتا ہے سو احمق پرمان کا سروپ نہیں جانتا۔ اُس کا بیان کوئی بھاری احمق مانیگا۔ اس لئے آکاش۔ آتما

کال - پرمانو - اِن کا اُپادان کارن کوئی نہیں ہے - اس لیئے یہ چاروں چیزیں اناوی ہیں - اِن کا کوئی رچنے والا نہیں ہے - اس لیئے جو یہ کہنا ہے - کہ سرب چیزیں ایشور نے ہی رچی ہیں - سو جھوٹا ہے - اب باقی چیزیں پرتھوی - جل - اگنی - ہوا - نباتات - چلنے پھرنے والے جیو رہے ہیں - اور پرتھوی کا بھید نرک سُرگ - سورج - چندرمان - گرہ نچھتر تارے وغیرہ ہیں - یہ سرب جڑھ چیتن کے اُپادان سے بنے ہیں - جو جیو اور جڑھ پرمانوؤں کے سنجوگ سے چیز بنی ہے - وہ پرتھوی وغیرہ اوپر لکھ آئے ہیں - یہ پرتھوی وغیرہ چیزیں پرواہ سے اناوی نیت ہیں - اور پریاسے روپ کرکے یعنے بے سبب حالتوں کے تغیر و تبدل ہونے کے انیت ہیں - اور یہ جڑھ - چیتن - اننت سبھاویک شکتی والے ہیں - وہ اننت شکتیاں اپنے اپنے کال وغیرہ نمتوں کے ملنے سے ظاہر ہوتی ہیں - اور اس جگت میں جو رچنا پیچھے ہوئی ہے - اور جو ہو رہی ہے اور جو ہووے گی - سو سرب پانچ نمت اُپادان کارنوں سے ہوتی ہے - وہ کارن یہ ہیں - کال - سبھاو نیتی کرم - اُدھم - اِن پانچوں کے سوائے اور کوئی اس جگت کا کرتا اور چلانیوالا - ایشور کسی پرمان سے سدھ نہیں ہوتا ہے - اُس کی سدھی کا کھنڈن پہلے لکھ آئے ہیں - جیسے ایک بیج میں اننت شکتیاں ہیں درخت میں جتنے رنگ برنگے (مول - کند - سکندھ - توچا[1]) شاخا - پروال پتر - پھول - پھل - بیج - وغیرہ بچتر رچنا معلوم ہوتی ہے - سو سرب بیج میں شکتی روپ سے رہتی ہے - جب کوئی بیج کو جلا کے بھسم کرے

[1] یہ درخت کے حصوں کے نام ہیں +

تب اُس بیج کے پرمانوؤں میں مذکورہ بالا سرب شکتیاں رہتی ہیں لیکن بغیر نمت کے ایک بھی شکتی ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ اگر بیج میں شکتیاں نہ مانیں تو گندم کے بیج سے آم۔کیکر۔ منش پشو۔ پرندے وغیرہ بھی پیدا ہونے چاہئیں۔ اس واسطے سرب چیزوں میں اپنی اپنی اننت شکتیاں ہیں۔ جیسا جیسا نمت ملتا ہے۔ ویسی ویسی شکتی ہر چیز میں ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے بیج کوٹھی میں پڑا ہے۔ اُس میں درخت کے سرب حصوں کے ہونے کی شکتیاں ہیں۔ لیکن بغیر کال کے یعنے موسم کے بیج سے اُنکر نہیں نکل سکتا ہے موسم تو برسات کا ہے۔ تو بھی بھومی اور جل کے ملاپ بغیر اُگ نہیں سکتا ہے۔ موسم یعنے کال بھومی اور جل تو ملے ہیں۔ لیکن بغیر سبھاو کے اُنکر نہیں آتا۔ کیونکہ اگر کنکر بوویں۔ تو انکر نہیں آتا ہے۔ کیونکہ کنکر کا سبھاو نہیں ہے بیج کا سبھاو۔ کال۔ بھومی۔ جل وغیرہ تو ملے ہیں۔ لیکن بیج میں جو ہونے والی اناوہی نیتی کے بغیر بیج ویسا لمبا۔ چوڑا اُنکر بغیر بگن کے نہیں دے سکتا ہے۔ جو نربگن پنے ویسے ویسے روپ کا رج کو پیدا کرے۔ سو نیتی۔ اگر نباتات کے جیوؤں نے پہلے جنم میں ایسے کرم نہ کرے ہوتے تو نباتات میں پیدا نہ ہوتے۔ اگر بونے والا نہ ہووے۔ اور بیج خود ہی اپنے بھاری پنے کر کے پرتھوی میں نہ پڑے۔ تو ہرگز اُنکر پیدا نہ ہووے۔ اس واسطے بیچ اُنکھر کی پیدائیش کے لیئے پانچ کارن ہیں (۱) کال (۲) سبھاو (۳) نیتی (۴) پہلے کرم۔ (۵) اور ادیم۔ اِن پانچوں کے سوائے اور کوئی اُنکر پیدا کرنیوالا

ایشور سدھ نہیں ہوتا ہے - اور آدمی حمل میں پیدا ہوتا ہے - وہاں
بھی پانچ کارنوں سے ہی ہوتا ہے (۱) حمل دھارنے کے کال
میں ہی حمل رہے (۲) حمل کی جگہ کا سبھاؤ حمل دھارن کا ہووے
تو ہی حمل دھارن کرے (۳) حمل قرار پانے پر کسی طرح کا خلل نہ
پہنچے پر نیتی سے رہنا (۴) جیووں نے پہلے جنم میں آدمی ہونے
کے کرم کرے ہوں - تو ہی آدمی پنے پیدا ہوتے ہیں (۵) اگر
ماتا پتا اور کرم سے آکرشن نہ ہووے تو ہرگز حمل قرار نہ پاوے -
اسی طرح جو چیز جگت میں پیدا ہوتی ہے - سو انہی پانچ نمت کارنوں
سے اور اُپادان کارنوں سے ہوتی ہے اور پرتھوی پرواہ سے سدا
رہیگی - اور پریائے روپ کر کے یعنے بہ سبب حالتوں کے تغیر و
تبدل کے تو ہمیشہ ناش اور پیدا ہوتی ہے - کیونکہ ہمیشہ اسنکھ
جیو پرتھوی پنے ہی پیدا ہوتے ہیں - اور مرتے ہیں - اون جیوؤں
کے شریروں کا پنڈ ہی پرتھوی ہے - جو کوئی پرمان جاننے والا
ایسے سمجھتا ہے کہ کارج روپ ہونے سے پرتھوی ایک دن
ضرور سرب تھا - ناش ہو جاویگی گھڑے کی مانند - لیکن یہ
سمجھ درست نہیں ہے - کیونکہ جیسا کارج گھڑا ہے - ویسا کارج
پرتھوی نہیں ہے - کیونکہ گھڑے میں گھڑے پنے پیدا ہونے
والے نئے پرمانوں نہیں آتے ہیں - اور پرتھوی میں تو ہمیشہ
پرتھوی شریر والے جیو اسنکھ پیدا ہوتے ہیں - اور پہلے
ناش ہوتے ہیں - اون اسنکھ جیوؤں کے شریر ملنے اور
بچھڑنے سے پرتھوی ویسی ہی رہیگی جیسے ندی کا پانی اگلا اگلا

چلا جاتا ہے۔ اور نیا نیا آنے سے ندی ویسی ہی رہتی ہے۔ اسلئے
گھٹ روپ کارج کی مانند پرتھوی نہیں ہے۔ اس واسطے پرتھوی
ہمیشہ ہی رہیگی۔ اور اُس کے اوپر جو رچنا ہے۔ سو بھی مذکورہ بالا
پانچ کارنوں سے ہمیشہ ہوتی رہیگی۔ اس لئے پرتھوی انادی اننت کال
تک رہیگی۔ اس واسطے پرتھوی کا کرتا ایشور نہیں ہے۔ اور جو کوئی ایک
بھولے جیو۔ منش۔ پشو۔ پرتھوی۔ ہوا۔ نباتات۔ اور چاند اور سورج
کو دیکھ کے اور منش حیوانوں کے وجود کی ہڈیوں کی رچنا۔ آنکھوں
کے پردے۔ کھوپری کے ٹکڑے۔ نسا[1] ناخن جال وغیرہ شریر
کی وچتر رچنا دیکھ کے حیران ہوتے ہیں۔ جب کچھ اگلا پچھلا نہیں
سوجھتا ہے۔ تب ہار کر یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ رچنا ایشور کے بغیر
کون کر سکتا ہے۔ اسلئے ایشور کرتا کرتا پکارتے ہیں۔ لیکن جگت
کرتا ماننے سے ایشور کا ستیا ناش کر دیتے ہیں۔ سو نہیں دیکھتے
ہیں۔ ہے بھولے لوگو اگر تم نے آٹھ کرم کے ایک سو اڑتالیس بھید
جانے ہوتے تو اپنے بچارے ایشور کو کیوں جگت کرتا روپ کلنک
دیکے اُس کے ایشور پنے کی ہانی کرتے۔ کیونکہ جو جو کلپنا
بھولے لوگوں نے ایشور میں کی ہے۔ سو سو سرب کرم کر کے ذریعہ
سدّھ ہوتی ہے۔ ان کرموں کا سروپ مختصر سا جہاں لکھتے ہیں پہلے
جین مت کرم کس کو کہتے ہیں۔ تس کا سروپ لکھتے ہیں۔ جیسے تیل
وغیرہ سے شریر چوپڑ کے کوئی آدمی نگر میں پھرے۔ تب اوسکے
بدن اوپر سوکشم[2] مٹی اڑ کر تیل وغیرہ کے سنجوگ سے چمٹ جاتی

[1] ناڑیاں + [2] باریک +

ہے - ویسے ہی جیوؤں کے (۱) جیو ہنسیا (۲) جھوٹ (۳) چوری (۴) میتھن[1] (۵) بری گریہہ[2] (۶) کرودھ (۷) مان (۸) مایا یعنے دغابازی (۹) لوبھ (۱۰) راگ (۱۱) دویش (۱۲) کلیہ (۱۳) جھوٹا الزام دینا (۱۴) چغلخوری (۱۵) پرپری واد[3] (۱۶) خوشی ودلگیری (۱۷) مایا مرکھا باد (۱۸) متھیا درشن شل[4] - روپ جوانت کرن کے پرنام ہیں - وہ تیل وغیرہ چکناہٹ کی مانند ہیں - ان میں جو پُدگل جڑھ روپ ملتا ہے تس کو باسنا روپ سوکشم کارمن شریر کہتے ہیں - یہ شریر جیو کے ساتھ پرواہ سے انادی سنجوگ سمبندھ والا ہے - اس شریر میں انیک طرح کی پاپ پن روپ کرم پرکرتیاں سما رہی ہیں - اس شریر کو جین مت میں کرم کہتے ہیں اور سانکھ مت والے پرکرتی - بیدانتی مایا اور نیایک بشیشک ادرشٹ کہتے ہیں - کئی ایک مت والے کرئیے مان سنچت پراربدھ[5] روپ کہتے ہیں - بودھ لوگ باسنا کہتے ہیں بغیر سمجھ کے لوگ ان کرموں کو ایشور کی لیلا یا قدرت کہتے ہیں لیکن کوئی بھی مت والا ان کرموں کا جتھارتھ سروپ نہیں جانتا ہے - کیونکہ انہوں کے مت میں کوئی سروگ نہیں ہوا ہے - جو جتھارتھ کرموں کا سروپ بیان کرتا - اس واسطے لوگ بھرم اگیان کے بس ہو کر انیک من مانی جگت کرتا وغیرہ کلپنا کر کے اندھا دھند پنتھ چلائے جاتے ہیں -

---

[1] مباشرت + [2] کسی چیز کی مورچھا یعنی محبت رکھنی + [3] دوسرے کی نندیا کرنی + [4] الٹی شردھان یعنی اعتقاد کاذب + [5] قسمت یعنی نصیب +

(۱) گیاناورنی[۱] (۲) درشناورنی[۲] (۳) بیدنی[۳] (۴) موہنی[۴] (۵) آیو[۵] (۶) نام[۶] (۷) گوتر[۷] (۸) انترائے[۸] - یہ آٹھ کرم ہیں - گیاناورنی کے پانچ بھید - درشناورنی کے نو بھید - بیدنی کے دو بھید - موہنی کے اٹھائیس ۲۸ بھید - آیو کے چار بھید - نام کرم کے تراوین ۹۳ بھید - گوتر کرم کے دو بھید - انترائے کرم کے پانچ بھید - کل ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ بھید ہیں گرنتھ بڑھ جانے کے سبب سے ہم ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ پرکرتیوں کا سروپ جُدا جُدا نہیں لکھتے ہیں - جس نے دیکھنا ہووے - وہ ہماری بنائی ہوئی عیسائی مت سمی شیا اور جین پرشن اتراولی دیکھ لیوے اور اگر کرموں کے بھیدوں کا مفصل بیان دیکھنا ہووے تو کرم گرنتھ

---

[۱] وہ کرم جو کہ آتما کی طاقت ہمہ دانی کو روکتا ہے یعنی گیان کو روکتا اور ڈھکتا ہے +

[۲] وہ کرم جو کہ آتما کی طاقت ہمہ بینی کو روکتا ہے - گیاناورنی اور درشناورنی میں فرق یہ ہے کہ جیسے کسی نے دور سے کوئی ٹنڈ منڈ درخت دیکھا - اِس دیکھنے سے اُس کو یہ معلوم ہوا کہ کوئی چیز ہے تو ضرور لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کہ کیا چیز ہے - جب نزدیک جاکر دیکھا تو اُس کو نسچے ہو گیا کہ یہ آدمی ہے یا ٹنڈ منڈ درخت ہے - پس پہلے جو دیکھا اور معلوم ہو گیا کہ کوئی چیز ہے - لیکن نسچے کا نہ ہونا - یہ تو درشناورنی یعنی آتما کی ہمہ بینی طاقت ہوئی - اور جب نسچے ہو گیا کہ فلاں چیز ہے تو پھر اُسکو جیتھارتھ اس چیز کا گیان ہو گیا جو کہ دور سے دیکھی ہے - پس اسی کا نام گیاناورنی یعنی آتما کی طاقت ہمہ دانی ہوئی [۳] جو روح کو دنیاوی آرام اور تکلیف دینے والا کرم ہے +

[۴] وہ کرم جو کہ آتما کو موہ جال میں پھنساتا ہے اور آتما کو حظ روحانی نہیں لینے دیتا + [۵] وہ کرم جو کہ آتما کو کسی خاص جسم میں خاص مدت کے لئے مقید رکھتا ہے + [۶] وہ کرم جس کے باعث جسم کے اعضا بنتے ہیں + [۷] وہ کرم جو کہ آتما کو اچھی اور بری نسل میں لے جاتا ہے +

[۸] وہ کرم جو کہ آتما کی کل طاقت کو روکتا ہے +

پنچ سنگرہیہ۔ کرم پرکرتی بشتک وغیرہ شاستروں میں دیکھ لے۔ اِن آٹھ
کرموں کی ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ کرم پرکرتیوں کے سبب سے جیوؤں کے شریر
وغیرہ کی بچتر رچنا ہوتی ہے۔ جیسے آہار یعنے کھانا کے کھائے سے شریر
میں جیسے جیسے رنگ اور پرمان سنگھُت ہڈّی۔ نشا ۱ جال آنکھ کے پروے
ماتھے کے بچتر حصے آہار کا رس پری نمتا ۲ ہے۔ یہ سب کرموں کے سبب سے
شریر کے سامرتھ سے ہوتا ہے۔ جیسے جہاں ایشور کچھ بھی نہیں کرتا
ہے۔ ویسے ہی (۱) کال (۲) سبھاؤ (۳) نیتی (۴) کرم (۵) اُدّم اِن
پانچوں کارنوں سے جگت کی بچتر رچنا ہو رہی ہے۔ اگر ایشور بادی
لوگ اِن مذکورہ بالا پانچوں کے اجتماع کا نام ہی ایشور کہتے ہوویں
تب تو ہم بھی ایسے ایشور کو کرتا مانتے ہیں۔ اس کے سوائے اور کوئی
کرتا نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ جینیوں نے اپنی کلپنا سے کرموں
کے بھید بنا رکھے ہیں۔ سو یہ کہنا جھوٹ ہے۔ کیونکہ کارج انومان
سے جو جینیوں نے کرموں کے بھید مانے ہیں۔ وہ سب ثابت
ہوئے ہیں اور مذکورا بالا سب کرموں کے بھید سروگ بیتراگ، نے
پرتکش کیول گیان سے دیکھے ہیں۔ ان کرموں کے سوائے جگت
کی بچتر رچنا ہرگز ثابت نہیں ہوویگی۔ اسلئے عقلمند لوگوں کو بھگوان
کا کہا ہوا مت قبول کرنا واجب ہے۔ اور ایشور بیتراگ سروگ کسی پرمان
سے بھی جگت کا کرتا ثابت نہیں ہوتا ہے۔ جس کا سروپ تھوڑا سا
اوپر لکھ آئے ہیں۔ جس نے ایشور کرتا کے کھنڈن کا مفصل بیان
دیکھنا ہووے۔ تو وہ سمتی ترک۔ دواد شسار نئے چکر۔

۱ ناڑیاں + ۲ پلٹنا تدروپ یعنی ویسا ہی روپ ہونا +

سیادواد رتناکر - انیک آنت جے پتاکا شاستر سموچے سیادواد کلیکتا۔ سیادواد منجری - سیادواد رتناکر اوتاریکا - سوتر کرتانگ - نندی سوتر ۔ شبدام بھوندھی گندھستی مہابھاش - پرمان سموچے - پرمان پریکھیا پرمان ممانسا - آپت ممانسا - پرمے کمل مارتنڈ - پرمے گھن - مارتنڈ مینیا یا ادتا دھرم سنگرہنی - تتوارتھ - کھٹ درشن سموچے وغیرہ شاستروں میں دیکھ لیویں

پرشن - پراچین شاستروں میں ایشور کا کیا سروپ بیان کیا ہے - اُتر جین مت کے شاستروں میں اری ہنت پد اور سدّھ پد ان دونوں پدوں کو ایشور مانا ہے - اور اُنکا سروپ ایسے لکھا ہے - بہت جنموں سے جو کوئی جیو پہلے ہو گئے اری ہنت کے کھتن انوسار اچھی طرح ست دھرم نیتی کا ابھیاس کرتا ہوا جب اری ہنت ہونے کے بہو پہلے تیسرے جنم میں زیادہ سے زیادہ بیس بھاونا کا ابھیاس اچھی طرح کرتا ہے - تب ترتھنکر نام کرم کا بندھ کرتا ہے - یعنے اری ہنت ترتھنکر پد پراپت کرنے والا پُن پیدا کرتا ہے - تب وہاں سے کال کرکے اکثر سرگ یعنے دیولوک میں پیدا ہوتا ہے - وہاں سے کال کرکے مُنش کھیتر میں بہت بھاری رِدّھی پری وار والے اُتم شدھ راج کل میں پیدا ہوتا ہے - اگر پہلے جنم میں نکاچت[۱] پن سے بھوگ کرم پیدا کیا ہوا ہووے - تب تو تِس بھوگ کرم انوسار راج بھوگ بلاس منوہر بھوگتے ہیں - اور اگر بھوگ کرم پیدا نہ کیا ہووے - تو راج بھوگ نہیں کرتے ہیں - اِن ترتھنکر ہونے والے جیوؤں کو ماتا کے گربھ میں ہی تین گیان - یعنے متی - شُرتی - اودھی - یہ تین گیان ضرور ہی

[۱] جو بغیر بھوگنے کے نہ ٹوٹے ✦

ہوتے ہیں۔ دکھشیا کا وقت ترتھنکر کے جیو اپنے گیان سے ہی جان لیتے ہیں۔ اگر ماتا پتا موجود ہوویں۔ تب تو اُن کی اجازت لیکر۔ اگر ماتا پتا موجود یعنے زندہ نہ ہوویں۔ تو اپنے بھائی وغیرہ قبیلے کی اجازت لیکر دکھشیا لیتے ہیں۔ دکھشیا لینے سے ایک برس پہلے لوکانتک دیوتے آکر کہتے ہیں۔ کہ ہے بھگوان دہرم تیرتھ پرورتاؤ۔ تب پیچھے ایک برس تک تین ارب اٹھاسی کروڑ اسی لاکھ (۳۸۸۸۰۰۰۰۰) اتنی سونے کی مہریں دان دیکے بڑی شان و شوکت اور جلوس سے دکھشیا خود بخود لیتے ہیں۔ مگر کسی کو گرو نہیں بناتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو آپ ہی ترلوکی کے گورو ہونے والے ہوتے ہیں۔ اور گیان وان ہوتے ہیں۔ پیچھے سرب پاپ کے تیاگی ہوکر مہا ادھ بھت یعنے بہت بھاری تپ کرتے ہیں۔ چار گھاتی کرم ناش کرکے کیولی ہوتے ہیں۔ پیچھے سنسار تارک اُپدیش دیکر دہرم تیرتھ پرورتاتے ہیں۔ ایسے پُرش ترتھنکر ہوتے ہیں اوپر کہے ہوئے بیس دہرم وربوں کا سروپ مختصر سے نیچے لکھتے ہیں۔

(۱) اری ہنت (۲) سدھ (۳) پرپچن سنگھ (۴) گورو اچاریہ (۵) ستھویر[1] (۶) بہوشرت[2] (۷) اور تپسی ان ساتوں پدوں کی سیوا بھگتی انوراگ کرنے سے اور جو کچھ گن ہیں۔ وہ سمرن کرنے سے اور انوروپ[3] اُپچار کرنے سے جیو ترتھنکر نام کرم باندھتا ہے (۸) مذکورہ بالا اری ہنت وغیرہ ساتوں پدوں کا اپنے گیان میں بارم بار سروپ چنتون کرنے سے جیو ترتھنکر نام کرم باندھتا ہے (۹) درشن سمکت (۱۰) ونے گیان وغیرہ

---

[1] بوڑھا سادہو [2] بہت سوتر پڑھا ہوا یعنی بہت شاستر پڑھا ہوا۔ بہت پڑھا ہوا [3] انوکول یعنی مطابق

(۱۱) ان دونوں کو بغیر دوشن کے پالے۔ توجیو ترتھنکر نام کرم باندھے
جو جو سنجم کے ضروری کرنے یوگ بیاپار ہیں۔ اون کو آوشک کہتے ہیں
ان میں یعنے آوشک میں دوشش نہ لگاوے۔ توترتھنکر نام کرم باندھے
(۱۲) مول گن یعنے پانچ مہابرت اور اترگن یعنے پنڈ بشدھ آدی یہ دونوں
بغیر دوشش کے پالے۔ توترتھنکر نام کرم باندھے (۱۳) کشن[1]۔ لو[2]۔
مہورت[3] وغیرہ کال میں سم بیگ بھاونا ستبھ دھیان کرے توترتھنکر
نام کرم باندھے (۱۴) ورت وغیرہ تپ کرے اور سادھو جتی جن کو دان
دیوے۔ توترتھنکر نام کرم باندھے (۱۵) دس طرح کی ٹہل سیوا کرے
توترتھنکر نام کرم باندھے (۱۶) گورو کے کام کرنے سے اونکے دل کو
سواستھ[4] روپ سمادھی اُپجاوے۔ توترتھنکر نام کرم باندھے (۱۷)
اپورپ یعنے نیا نیا گیان پڑھے۔ توترتھنکر نام کرم باندھے (۱۸)
شُرت بھگتی نگیت پربچن کی پربھاونا کرے توترتھنکر نام کرم
باندھے (۱۹) شاستر کا ادب کرے۔ توترتھنکر نام کرم باندھے
(۲۰) طاقت کے بموجب از حد اُپ وشٹ[5] مارگ کی دیشنا آدی
کرکے شاسن کی پربھاونا کرے۔ توترتھنکر نام کرم باندھے۔ کوئی
جیو ان بیس کاموں میں سے ایک کام کے کرنے سے ترتھنکر نام کرم
باندھتا ہے۔ کوئی دو کاموں سے اور کوئی تین سے۔ علے ہذالقیاس۔
کوئی کوئی جیو بیس کاموں سے باندھتا ہے۔ یہ بیان۔ گیاتا۔
دھرم کھتا۔ کلپ سوتر۔ آوشک وغیرہ شاستروں میں ہے۔ اور

۱ کال یعنی وقت کا سب سے چھوٹا حصہ ۲ سات کشن کا ایک لو ۳ دو گھڑی
۴ خوش رکھے ۵ بھگوان کے فرمائے ہوئے دھرم مارگ کا اُپدیش کرکے شاسن کی ترقی کرے

ترتھنکر بھگونت بدلے کے اُپکاری اچھیا رہت راجہ غریب - برہمن - اور چنڈال وغیرہ سرب ذاتی کے یوگ پُرشوں کو ایکانت ہت کارک سنسار سمندر تارک دھرم اُپدیش دیتے ہیں۔ ترتھنکر بھگونت کے گُن تو اندر وغیرہ بھی سرب برنن نہیں کر سکتے ہیں۔ تو پھر میرے تھوڑی بُدھی والے کی تو کیا شکتی ہے۔ تو بھی مختصر تھوڑا سا برنن کرتا ہوں۔ اننت کیول گیان۔ اننت کیول درشن۔ اننت چارتر۔ اننت تپ۔ اننت بل۔ اننت پانچ لبھدی کشما - نرلوبھتا - سرلتا - نرابھی مانتا - لاگھوتا[۱] - ست - سنجم - نرا چھلتا - دیا - برہم چرج - پرا پکارتا - راگ دویش رہت - دوست دشمن بھاو رہت - سونا اور پتھر دونوں اوپر یکساں بھاو - استری اور گھاس اوپر یکساں بھاو - ماس اہار رہت - مدرا پان رہت - اپھکش بھکشن رہت - انوچت[۲] کام کے نہ کرنے والے - کرُنا سمندر - سُور - بیر - گھمبیر - دھیر - دوسرے سے نہ ڈرنے والے - پرنندیا رہت - اپنے آپ اپنی تعریف نہ کرنے والے - جو کوئی اونکے ساتھ دشمنی بھی کرے۔ اُنکو بھی تارنے کی اِچھا والے - وغیرہ وغیرہ اننت گُن ترتھنکر بھگوان میں ہوتے ہیں - یہ تو وجود کی حالت میں جینیوں کے مانے ایشور کا سروپ ہے - جب وجود رہت ہوتے ہیں۔ تو سدّھ پد کو پراپت ہو کے اپنے ہی نت آنند سروپ میں واس کرتے ہیں۔ لیکن جینیوں کا ایشور سرشٹی کی رچنا پھر اوتار لینا - جگت واسی جیوؤں کو اُن کے اچھے برُے کرموں انوسار - سُرگ - نرگ میں پہنچانا - جگت کی حکومت کا ابھی مان دہارن

[۱] اپنے آپ کو چھوٹا جاننا + [۲] خواہش کا نہ ہونا + [۳] نامناسب +

کرنا۔ وغیرہ وغیرہ کاموں سے رہت ہے۔ یہ جین مت کے مانے
ایشور کا مختصر بیان کیا ہے۔ نیائیک بشیشک مت والوں نے
زیادہ کر کے شیو کو ایشور مانا ہے۔ جو کہ جگت رچنے والا اور پرلے
کرنے والا اور اچھے برے کرموں انوسار سرگ نرک میں جیووں کو
پہنچانے والا سرب جگت میں بیاپک اور اوتار دھارن کر کے جگت
میں آتا ہے۔ دُشٹوں کا ناش کرتا ہے۔ اور سادھوؤں کی
حفاظت کرتا ہے۔ یُگ یُگ میں اوتار لیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ کاموں
سہت مانا ہے۔ بودھ مت میں اکثر جینیوں جیسا ہی ایشور مانا ہے
لیکن بودھوں نے سنسار میں پھر اوتار لینا مانا ہے۔ بیدمت والوں
نے جو کچھ جگت میں ہے۔ سو سرب ایشور ہی ہے۔ ایسے مانا ہے۔
سانکھ اور جیمنی مت والوں نے تو ایشور مانا ہی نہیں ہے۔ پرشن
زمانہ حال کی جو پدارتھ ودّیا ہے۔ اوس ودّیا کے مطابق ایشور کا
برنن کس طرح سے ہوسکتا ہے۔ اتر۔ زمانہ حال کی جو پدارتھ ودیا ہے
سو جین مت کے شاستروں سے برخلاف نہیں ہے۔ بلکہ جین مت
کے شاستروں کے مطابق ہی ہے۔ کیونکہ اری ہنت بھگونت نے
جڑھ پدارتھوں میں اننت شکتیاں بیان کی ہیں۔ تس کے بارے
میں ایک یونی پرابھرت نام کا شاستر بھی تھا۔ اُس میں پدارتھوں
کو میلان کرنے کا ہی بیان تھا۔ یعنے فلاں فلاں پدارتھوں کے میلان
کرنے سے فلاں فلاں چیز پیدا ہوتی ہے۔ اور موجودہ پراچین
جین مت کے شاستروں کا پدارتھ ودّیا کے مطابق ہی بیان ہے
جو کچھ اِس دنیا میں ہوگیا ہے اور ہو رہا ہے اور آگے کو ہووے گا

وہ سب ہی جڑھ چیتن کے میلاپ سے ہی ہئے۔ اور جو اس دنیا
میں جگت کے نیم ہیں۔ سو سرب جڑھ چیتن کی شکتیوں کے پہ واہ پیرواہ
سے انادی چلے آتے ہیں۔ اس سبب سے ہی جین مت کے
شاستروں میں جگت کرتا ایشور نہیں مانا ہے۔ اور دلیل سے بھی ایشور
جگت کا کرتا سدّھ نہیں ہوتا ہے۔ سو پہلے لکھ آئے ہیں۔ اگر ان
پدارتھوں کی شکتیوں کا نام ہی ایشور مانا جاوے۔ تب تو ایسا
ایشور جگت کا کرتا ماننا جین مت سے برخلاف نہیں ہے۔ اسواسطے
پدارتھ ودّیا کے مطابق ایشور ماننا جینیوں کو نا منظور نہیں ہے۔
اگر کوئی ایسے کہے۔ کہ سرب پدارتھ اور سرب پدارتھوں کی شکتیاں
اور سرب جگت کے نیم یہ سب ایشور نے اپنی شکتی سے رچے
ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بغیر اُپادان کارن کے کوئی بھی کارج
پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس بیان میں سب عقلمندوں کی رائے متفق
ہے۔ اس لیے جڑھ چیتن پدارتھ انادی ماننے پڑیں گے۔ جب
پدارتھ انادی مانے۔ تب تو اُن میں شکتیاں بھی اننت انادی ہی
ماننی درست ہیں۔ اور وہ شکتیاں اپنا کال۔ سبھاو۔ نیتی۔ کرم۔ اور اپلیں
میں پریرنا وغیرہ نمت پاکر جگت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ناش بھی
ہوتی ہیں۔ اس سبب سے زمانہ حال کی پدارتھ وِدّیا کے مطابق دوسرے
مت والوں کا ایشور کو جگت رچنے والا ماننا بغیر پرمان کے ہے۔ آگے
جو عقلمند پدارتھ ودّیا کے مطابق جگت کا کرتا ایشور جس دلیل سے
سدھ کریں گے۔ سو دلیل دیکھ کر جو ست یا جھوٹ ہوگا۔ اُس کو پھر
ہم بھی بچار کر سچ کا نرنے کر لیویں گے۔ پرشن ہر ایک دھرم کے

پستکوں میں جو جو ایشور کے بارے میں بیان ہے۔ سو کس کس بارے
میں ملتا ہے۔ اور کس کس بارے میں جدا ہے۔ اُتر۔ جین۔ نیائیک
پاتنجل۔ بودھ اور بید ماننے والے یہ سب ایشور کو سروگ مانتے
ہیں۔ ایشور وجود رہت ہے۔ ایسے سب مانتے ہیں۔ ایشور
ایک چیز انادی ہے۔ ایسے نیائیک۔ ویشیشک۔ بید ماننے
والے مانتے ہیں اور جین۔ بودھ۔ ایشور پد انادی مانتے ہیں
مگر ایک آدمی نہیں۔ ایشور سرشٹی کا کرتا ہے۔ ایسے نیائیک ویشیشک
بیدک مت والے مانتے ہیں۔ اور جین بودھ ایشور کو سرشٹی کا کرتا
نہیں مانتے ہیں۔ ایک جین کے بغیر اور سب مت والے ایشور
کو ماں کے پیٹ سے جنم لیکر شریر دھارن کر کے اوتار ہو کر
جگت میں آنے والا مانتے ہیں۔ جین اور بودھ کے بغیر دیگر سب مت
والے ایشور کو سرب بیاپک مانتے ہیں۔ اور جینی بھی گیان کے رو سے
سرب بیاپک مانتے ہیں۔ لیکن وجود سے نہیں۔ جین اور بودھ کے
بغیر دیگر سب مت والے ایشور کو سب جیووں کا نیائے کرتا۔ اور
پھل پد داتا مانتے ہیں۔ جین اور بودھ کے بغیر دیگر مت والے
ایشور جو چاہے۔ سو کر سکتا ہے ایسا مانتے ہیں۔ اجر۔ امر۔ اج
الکھ۔ نرنجن۔ اوے अचिंत्य (اچنت) अव्यय اسنکھ۔
برہم۔ ایشور۔ اننت۔ اننگ۔ یوگی شر۔ گیان سروپ۔ اچل۔
ادی کاری۔ اکشے۔ अद्वय پرمیشر۔ پرمیشٹھی۔ ادھیشر۔
شمبھو۔ سوامے۔ جمبو۔ پارگت۔ تری کال وت بھگوان۔
جگت پربھو۔ اچل۔ انیاشی وغیرہ وغیرہ سروپ تعریفوں سے تو سب

متوں میں ایک جیسا ایشور مانا ہے۔ لیکن اصلی حال سے کسی کسی جگہ میں بھید پڑ جاتا ہے۔ پرشن۔ زمانہ حال میں ایشور کے ہونے کے بارے میں لوگوں کا کیا خیال ہے۔ اُتر۔ ناستکوں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ ہوا۔ اور آکاش۔ ان پانچوں چیزوں کے بغیر اور کوئی جیو ایشور۔ پن۔ پاپ۔ نرک۔ سُرگ۔ موکھش وغیرہ چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ ان مذکورا چیزوں سے خودبخود ہی سب کچھ بنتا ہے اور ناش ہوتا ہے۔ بہت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جو کچھ جگت میں ہوتا ہے۔ سو سب ایشور کی مرضی سے ہی ہوتا ہے۔ ایشور ہی پیدا کرتا ہے۔ ایشور ہی پرورش کرتا ہے۔ اور ایشور ہی ناش کرتا ہے۔ کئی لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جگت ایشور نے رچا ہے۔ اُس میں جو جیو جیسا اچھا بُرا کرم کرتا ہے۔ اُس جیو کو اُن کرموں کے مطابق سُرگ۔ نرگ وغیرہ کا سُکھ۔ دُکھ وغیرہ پھل ایشور ہی دیتا ہے بیدانتیوں کا اصلی یہ خیال ہے۔ کہ جو کچھ جگت میں ہے۔ سو سب برہم کا ہی سروپ ہے۔ اور برہم ہی کئی طرح کی شکلیں بنا کے کریڑا کرتا ہے جینیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ جب سنساری جیو کئی جنموں سے بہت شُبھ ابھیاس کرتا ہُوا جس جنم میں ترتھنکر اری ہنت پد کو پراپت ہوتا ہے تب سرب من والے بھگ جیووں کو موکھش پراپتی کے رستے کا اُپدیش دیتا ہے۔ جس سے اِس جگت میں دھرم کرنے کی پربرتی ہوتی ہے۔ جب ترتھنکر اری ہنت وجود چھوڑ کے موکھش پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ تب سِدّھ سروپ کو پراپت ہو کر گیا نانند اننت جیون اننت سکھوں میں رہتے ہیں۔ پیچھے جگت بیوہار کا کوئی بھی کام نہیں

کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ کئی پرکار کا خیال لوگوں کا ہو رہا ہے۔ پرشن آدمی کا سبھاو کیا ہے۔ اُتر۔ آدمی کا سبھاو یہ ہے کہ مجھے بھلے پرکار عزّت ملے۔ دوسروں سے میں زیادہ سکھّی۔ دھن وان۔ پریوار والا روپ وان نروگی بل وان ہو جاؤں۔ جگت میں میری تعریف ہووے اور آگے بھی مجھ کو اچھّے پد کی پراپتی ہووے۔ اور چھل کپٹ کرودھ مان مایا۔ لوبھ راگ دویش وغیرہ کرموں کی اُپادھی سے آدمی کا سبھاو بُرا ہوتا ہے۔ اور سرلتا[1] کھما۔ آرجو۔ ماردَو نرِ لوبھتا راگ دویش رہت پنا۔ سنتوش وغیرہ سبھاو اکثر آدمی کا دھرم کا ابھیاس کرنے سے ہوتا ہے۔ پرشن۔ آدمی کی پربھتائی کیا ہے۔ اتر۔ آدمی اپنے آپ کو عقل میں سب سے زیادہ سمجھتا ہے پرشن لوگوں میں کمی کیا ہے۔ اتر۔ جیون موکھش ایشور پد میں اور سدھ سروپ ایشور پد میں کیول گیان۔ کیول درشن۔ انَنت بل۔ انَنت سکھّ۔ امر اجر۔ اوی کار۔ امل۔ اچر۔ اکھنشے अक्षय وغیرہ انَنت شکتیاں ہیں۔ اور جیو کی یہ شکتیاں کرم اُپادھی سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ یہی جیوؤں میں ایشور کی نسبت کمی ہے۔ پرشن۔ آدمی کا درجہ اس سرشٹی میں کیا ہے۔ اُتر۔ نرک۔ حیوان۔ انسان۔ دیوتا ان چاروں گتیوں میں سے آدمی کا تیسرا درجہ ہے۔ اور سکھّ کے رو سے آدمی کا دوسرا درجہ ہے۔ گیان پیدا کرنے میں۔ دھرم کرنے میں۔ موکھش پراپت کرنے میں۔ اور ایشور پد پراپت کرنے میں پہلا درجہ ہے۔ اور بُرائیاں کرنے میں بھی پہلا درجہ ہے

[1] سرلتا + [2] نرمی +

پرشن- آدمی ہونے کی آتما میں کونسی شکتیاں ہیں - اور امر یعنے ایشور ہونے کی شکتی ہے کہ نہیں - اُتر- آتما میں آدمی ہونے کی حسب ذیل شکتیاں ہیں - मिथ्यात्व कषाय (متھیاتو[١] کھتائے کا سبھاو سے ہی منداودے) بھدریک[٢] پری نام دھول ریحنہ سمان کھتائے اودے سوپاتر کوپاتر[٣] کی پریکشا رہت جش[٤] کرتی کی بشینش بانچھا رہت دان دینا - سبھاویک دان دینے میں زیادہ خیال - کھما - آرجو[٥] - مار دو[٦] - دیا شوچ ست - پوجہ प्रियपरिणाम[٧] اور کاپوت[٨] لیشیا کے پری نام وغیرہ بہت شکتیاں آتما میں آدمی

[١] اُلٹی شردھان اور کرودھ مان مایا لوبھ وغیرہ سبھاو سے ہی گھٹ ہوجانا + [٢] سرل پرنام کا ہونا اور کرودھان وغیرہ کا بُہت کم ہونا + [٣] اچھے اور بُرے پاتر کا جان کار + [٤] ناموری کی زیادہ خواہش نہ ہونا + [٥] سرلتا [٦] کوملتا یعنی نرمائیش + [٧] بھگتی پوجہ میں پریتی کا ہونا +

[٨] جین مت میں چھ[٦] لیشیا مانی ہیں - اُن میں سے یہ تیسری لیشیا کا نام ہے - لیشیا کرم سہت جیووں کے پرنام کا نام ہے - مثلاً جنگل میں ایک آم کا درخت چھ[٦] آدمیوں نے دیکھا - پہلے آدمی نے کہا کہ اس درخت کو جڑ سے کاٹو تاکہ پھل کھاویں - دوسرے نے کہا کہ جڑ سے کاٹنے سے کیا فائدہ درمیان سے یعنی جہاں سے ڈال نکلے ہیں - وہاں سے کاٹو - تیسرے نے کہا کہ درمیان سے کاٹنے سے کیا فائدہ صرف ڈال ہی کاٹ لو - چوتھے نے کہا کہ ڈال کاٹنے سے کیا حاصل صرف شاخیں کاٹ لو - پانچویں نے کہا کہ شاخیں کاٹنے سے کیا فائدہ ہمارا تو آموں سے ہی کام ہے - اس کے آم ہی توڑ لو - چھٹے نے کہا کہ آم بھی مت توڑو - توڑنے سے کیا فائدہ صرف گرے ہوئے اٹھا کر اپنا کام لو - اب جو پہلے آدمی کا پرنام ہے - وہ پرنام یعنی ارادہ کرشن لیشیا ہے - اور جو دوسرے آدمی کا پرنام ہے وہ نیل لیشیا ہے - اور جو تیسرے کا پرنام ہے - سو کاپوت لیشیا ہے - اور جو چوتھے کا پرنام ہے سو تیجو لیشیا ہے اور پانچویں کا پرنام ہے سو پدم لیشیا ہے - اور جو چھٹے آدمی کا پرنام ہے وہ شکل لیشیا ہے +

ہونے کی ہیں۔ اگرچہ یہ شکتیاں کرم پرکرتیوں کے بیان میں ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ تو بھی اس جگہ بیان کرنی مناسب ہیں۔ آتما میں ایشور ہونے کی بھی شکتی ہے۔ لیکن جب اس جیو کے اٹھاراں دوشن دور ہو جاتے ہیں۔ تب اوس میں ایشور ہونے کی شکتی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اٹھاراں دوشن یہ ہیں۔

"अन्तरायादानलाभ वीर्य भोगोपभोगाः।
हास्य रत्यरती भीतिर्जुगुप्सा शोक एव च ॥ १ ॥
कामो मि थात्वमज्ञानं निद्रा चाविरतिस्तथा।
रागोद्वेषश्च नो दोषास्तेषा मष्टादशाप्यमी ॥ २ ॥

"इत्याचार्य्य श्रीहेमचन्द्रविरचितायामभिधान चिन्तामणौनाममालायां प्रथमे देवाधिदेवकांडे स्ववर्णितयास्त ॥

ان دونوں شلوکوں کا ارتھ مختصر لکھتے ہیں (۱) دان دینے میں انترائے سو دان[۱] انترائے (۲) لابھ گت انترائے۔ سو لابھ[۲] انترائے (۳) جو بیرج گت انترائے۔ سو بیرج[۳] انترائے (۴) جو ایک بار بھوگنے میں آوے۔ سو بھوگ پشپ مالا وغیرہ تدگت جو انترائے۔ سو بھوگ[۴] انترائے (۵) جو بار بار بھوگنے میں آوے۔ سو اُپ بھوگ بستر استری گھر۔

[۱] روکاوٹ یعنی جس سے آتما کی بخشش کرنے کی آرزو پوری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بخشش کرنے میں روکاوٹ ہووے۔ سو دان انترائے [۲] جس سے اشیاء مطلوبہ میسر نہیں ہو سکتی یعنی جو لابھ یعنی اشیاء کی پراپتی کو روکے [۳] جس کے باعث پست ہمتی اور کمزوری ہوتی ہے۔ یعنی جس سے طاقت میں روکاوٹ ہووے [۴] باوجود اشیاء کی موجودگی کے بھوگی نہ جا سکیں۔ اور استعمال میں آنے میں جو روکاوٹ سو بھوگ انترائے +

کنکن۔گنڈل آدی تدگت جوانترائے۔ سو اُپ بھوگ[ا] اِنترائے۔
اِن پانچوں بگنوں کے ناشش ہونے سے بھگونت میں کامل پانچ
شکتیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسے نرمل آنکھ پر کوئی پردہ وغیرہ روکاوٹ
آجاوے۔ تو اُس کے دور ہونے سے دیکھنے کی شکتی ظاہر ہوتی ہے
خواہ دیکھے۔ خواہ نہ دیکھے۔ لیکن دیکھنے کی شکتی تو ہوتی ہے۔ ویسے ہی
اری ہنت بھگونت میں جب پانچ شکتیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ تو بعد میں
دان وغیرہ خواہ کریں۔ خواہ نہ کریں۔ لیکن شکتی موجود ہوتی ہے۔ جو اِن پانچ
شکتیوں سے خالی ہووے۔ وہ پرمیشر پد کے لایق نہیں۔ چھٹا دوشن
ہنسنا۔ ہانسی جو آتی ہے۔ سو اپورب[۲] چیز کے دیکھنے سے یا سُننے سے
یا اپُورب اچرج کے انُوبھو کے سمرن سے آتی ہے۔ اور ہانسی کا
موہ کرم کی پرکرتی روپ اُپادان کارن ہے۔ سو یہ دونوں ہی کارن
اری ہنت بھگوان میں نہیں ہیں۔ اری ہنت بھگوان سروگ سرب
درشی ہیں۔ اُن کے گیان میں کوئی اپُورب ایسی چیز نہیں جسکو
دیکھے سُنے۔ انُوبھوے اچرج ہووے۔ اس لئے کوئی بھی
ہانسی کا نمت کارن نہیں ہے۔ اور موہ کرم تو اری ہنت بھگونت
نے بالکل ہی ناش کیا ہوا ہے۔ تو پھر وہ اُپادان کارن کیونکر ہو سکے
اس سبب سے اری ہنت بھگوان میں ہانسی روپ دوشن نہیں ہے،

[ا] اُپ بھوگ اور بھوگ میں یہ فرق ہے۔ بھوگ اس کو کہتے ہیں۔ جس سے صرف ایک دفعہ
حظ اُٹھایا جاوے یعنی جو اشیاء ایک دفعہ استعمال میں آوے۔ مثلاً پھول کی مالا اور عطر اور
مٹھائی وغیرہ کیونکہ یہ ایک ہی دفعہ کام میں آتی ہیں۔ اور اُپ بھوگ وہ ہوتا ہے جو بار بار بھوگا
جاسکے۔ مثلاً استری۔ گھر اور کپڑا۔ کیونکہ یہ ایک دفعہ بھوگنے سے پھر بھی بھوگے جاسکتے ہیں [۲] نایاب

کیونکہ اگر ہنسنے کی عادت والا ہوگا۔ تو ضرور اُسے سروگ۔ اے سرب ورشی
اور موکری سنجگت ثابت ہو گا۔ ساتواں۔ دوشن۔ رتی یعنے خوشی۔ سو
وہ بھی پرمیشر میں نہیں ہے۔ کیونکہ جس کی پریتی پدارتھوں میں ہوگی
سو ضرور سندر شبد۔ روپ۔ رس۔ گندھ۔ سپرش۔ استری وغیرہ
کے اوپر پریت مان ہو گا۔ جو پریت مان ہو گا۔ وہ ضرور اُس پدارتھ
کی لالسا والا ہو گا۔ اور جو لالسا والا ہو گا۔ وہ ضرور اس پدارتھ کی پراپتی
بغیر دُکھی ہو گا۔ آٹھواں۔ دوشن۔ ارتی یعنے دلگیری۔ جسکی پدارتھوں پر
اَے پریتی ہو گی۔ وہ آپ ہی اَے پریتی روپی دُکھ سے دُکھی ہے۔ تو
وہ اری ہنت بھگوان کیسے ہو سکے گا۔ نواں دوشن بھے یعنے خوف۔
سو جس نے اپنا ہی بھے دور نہیں کیا۔ وہ اری ہنت پرمیشر کیسے
ہووے۔ دسواں دوشن جُگپسا ہے۔ سو ملین چیز کو دیکھ کر نفرت
کرنی۔ سو پرمیشر کے گیان میں سب چیزوں کا بھاسن ہوتا ہے۔
جو پرمیشر میں جگپسا ہووے تو بڑا دکھ ہووے۔ جگپسا والا اری ہنت
بھگوان کیسے ہووے۔ گیارہواں دوشن۔ شوک ہے۔ سو جو آپ ہی
شوک والا ہے۔ سو پرمیشر نہیں۔ بارہواں دوشن کام ہے۔ سو جو آپ
ہی کامی ہے۔ استریوں کے ساتھ بھوگ بلاس کرتا ہے۔ ایسے
کامی کو کون عقلمند آدمی پرمیشر مان سکتا ہے۔ تیرہواں دوشن۔
متھیا[ا] تو ہے۔ سو جو درشن موہ کری لپت ہے۔ سو بھگوان نہیں۔
چودہواں دوشن۔ اگیان ہے۔ سو جو آپ ہی مُوڑھ ہے۔ وہ اری ہن
سروگ بھگوان کیسے ہو سکتا ہے۔ پندرہواں۔ دوشن نندرا ہے۔ سو

[ا] اعتقاد کاذب یعنی اُلٹی شردھان *

جو نندرا یعنے نیند میں ہوتا ہے۔ وہ خواب میں کچھ نہیں جانتا۔ اور ارہن
بھگوان تو ہمیشہ سروگ ہیں۔ سو نندرا وان کیسے ہووین۔ سولہواں
دوشن۔ اَسے پرتیا کھیان ہے۔ سو جو پرتیا کھیان رہت ہے
وہ سرب ابھلاشی ہے۔ تو وہ طمع والا کیسے ارہن بھگوان ہو سکے
ستارہواں اور اٹھارہواں یہ دونوں دوشن راگ اور دویش
ہیں۔ سو راگی دویشی منصف نہیں ہوتا۔ اور جو راگی دویشی ہوتا
ہے۔ اُس میں کرودھ۔ مان۔ مایا کا ہونا ممکن ہے۔ بھگوان تو بیتراگ
ہے۔ خواہ دوست ہو خواہ دشمن ہو۔ سب جیوؤں پر یکساں بُدھی۔
نہ کسی کو سُکھّی اور نہ کسی کو دُکھّی کرتا ہے۔ اگر سُکھّی دُکھّی کرے۔ تو
بیتراگ کرُنا سمندر ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ اس سبب سے راگ
اور دویش والا ارہن بھگوان پرمیشر نہیں۔ ان اٹھاراں دوشنوں
سے ایک بھی دوشن جس میں ہو۔ وہ ارہنت بھگوان نہیں ہو سکتا
ہے۔ اور جس میں اٹھاراں دوشن مذکورہ نہ ہووین۔ سو ارہنت
بھگوان ہوتا ہے۔ جیسے ایک ہیرا تو شان اور چرخ کے شدّھ ہو گیا۔
اور ایک ہیرا ابھی کھان میں ہی پڑا ہے۔ اگرچہ کان والا ہیرا ملین ہے
تو بھی اُس میں اصلی ہیرے کے گُن موجود ہیں۔ جب اُس ہیرے
کو کاریگر شان وغیرہ نمت ملیں گے۔ تب وہ ہیرا بھی نرمل ہیروں
کی گنتی میں آ جاویگا۔ ایسے ہی اس جیو میں ایشور ہونے کی
شکتیاں تو ہیں۔ لیکن اناد کال سے آٹھ کرم کی میل سے اِس کی
شکتیاں ڈھکی ہوئی ہیں۔ جس جیو کو کال وغیرہ پانچ نمتوں سے

لے تیاگ کا نہ ہونا +

گوروا پدیش روپ شان سے جب رگڑا جاویگا۔ تب اِس کے ایشور ہونے کی شکتیاں ظاہر ہو جاوینگی۔ اور تب ہی ایشور ہو جاویگا کیونکہ ایشور کسی ایک آدمی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اناد کال سے جو اننت جیو موکھش پد کو یعنے سدّھ پد کو پراپت ہو گئے ہیں۔ اور آگے کو ہووینگے اُس پد کا ہی نام ایشور ہے۔ جیسے یہ سنسار پرواہ سے انادی ہے ویسے ہی سدّھ پد بھی انادی ہے۔ جیو بھی انادی کال سے ہی موکھش پد کو پراپت ہوتے چلے آتے ہیں۔ اگر من میں ایسا شک پیدا ہووے کہ اس طرح انادی کال سے جیو موکھش پد کو پراپت ہوتے مانیں تب تو کسی کال میں سرب جیو موکھش پد کو پراپت ہو جاوینگے۔ اور یہ سنسار جیوؤں سے خالی ہو جاویگا۔ اِس کا اُتر۔ جو راشی گنتی میں انست والی ہے اُس کا انست تو آجاویگا۔ لیکن جو راشی نام سروپ ہی سے اننت ہے۔ اُس کا انست تو ہرگز نہیں آویگا۔ جیسے پرتھوی اور آکاش اِن دونوں کو ماپیں تب پرتھوی کا انست آجاویگا کیونکہ وہ سانت ہے۔ یعنے انست والی ہے۔ اور آکاش کو ماپیں۔ تو اُس کا انت نہیں آویگا۔ کیونکہ وہ اننت ہے۔ اسی طرح جگت واسی جیوؤں کی راشی بھی اننت ہے۔ اسلئے انادی اننت کال تک موکھش جانے سے جیو راشی کی گنتی کا بھی کبھی انت نہیں آویگا اگر کہو گے۔ کیول گیانی ایشور کے گیان میں تو سرب جیوؤں کی گنتی ہونی چاہئے۔ اور اگر کیول گیانی کے گیان میں بھی جیوؤں کی گنتی کا انست نہیں آیا۔ تو کیول گیان میں بھی کمی رہی۔ اُتر کیول گیانی سانت چیز کو سانت ہی دیکھتا ہے۔ اور اننت کو اننت

ہی دیکھتا ہے۔ جیسے آکاش انت ہے۔ اُس کو اننت ہی دیکھتا ہے۔ اگر یہ کہنا نہ مانو گے۔ تو آپ کے مانے ہوئے ایشور میں بھی یہ دوشن آویگا۔ کیونکہ ایشور کو ایشور بادیوں نے انادی اننت مانا ہے۔ تو ایشور اپنی آدی اور انت دیکھتا ہے یا نہیں۔ اگر دیکھتا ہے۔ تب تو ایشور کی پیدایش ثابت ہوئی۔ اور پیدایش سے پہلے ایشور نہیں تھا۔ یہ ثابت ہوا۔ اور ایشور کا انت دیکھنے سے ایشور کا ناش بھی ہو جاویگا۔ اگر کہو گے کہ ایشور اپنی آدی انت نہیں جانتا۔ کیونکہ ایشور کی آدی اور انت نہیں ہے۔ اس لئے کیسے جانے۔ پھر تو ایشور کے گیان میں بھی کمی رہی۔ کیونکہ اُس نے اپنا آد اور انت نہ دیکھا۔ اس لئے ہے پیارے ایسے ہی جیوؤں کی گنتی اور آکاش کا انت نہیں ہے۔ اس لئے کیولی بھگوان بھی اُن کا انت نہیں دیکھتے ہیں۔ جو چیز نہیں اُس کی ناستی دیکھتے ہیں۔ اور جو چیز ہے اُس کی اُستی دیکھتے ہیں۔ یہ بیان پرسنگ سے لکھا ہے۔ پرشن۔ بھولیشس جنم سمبندھی انیک متوں والے کیسے مانتے ہیں یا اُتر۔ پہلے تو جیو آتما کو متوں والے انادی مانتے ہیں اُنکے ماننے کے مطابق تو یہ جیو آتما پوُرب جنم کے گرہیہ ستھول شریر کو چھوڑ کے اس جنم میں اپنے کرے اچھے بُرے کرموں کے مطابق بچتر پرکار کا نیا شریر دھارن کر رہے ہیں۔ جو پہلے جنم کے شریر کو چھوڑ کے اس جنم میں نیا شریر دھارا۔ اسی کا نام بھولیشس جنم ہے۔ جیسے پہلے جنموں کے کرے کرموں کے مطابق یہ جنم دھارا ہے۔ ایسے ہی اس جنم اور پہلے جنم انتروں کے کرے کرموں کے

مطابق بھوِشّس جنم بھی ضرور دھارن کریگا۔ جب سب کرموں کو جس جنم میں سرب تھا۔ یعنے بالکل ناشس کرویگا۔ تو بھوِشّس جنم نہ ہوویگا۔ اور جس مت والے یہ مانتے ہیں۔ کہ انادی جیو آتما نہیں ہے۔ بلکہ ایشور نے نئے ہی جیو پیدا کیئے ہیں۔ یہ اُن کی بڑی بھُول ہے۔ کیونکہ ایشور کے خالق ہونے کی تردید یعنے کھنڈن تو ہم پہلے اوپر لکھ آئے ہیں۔ بغیر اُپادان کارن کے کوئی بھی چیز جگت میں پیدا نہیں ہوسکتی ہے۔ اِسلئے جین۔ بودھ۔ بید۔ نیائے۔ بشیشک میمانسک وغیرہ سب متوں والے جیو کے کرے کرموں کے مطابق بھوِشّس جنم بچتر پرکار کا ہونا مانتے ہیں۔ کتنے مت والے ایسے بھی مانتے ہیں۔ کہ جیسا سروپ اِس کا اِس جنم میں ہے۔ ویسا ہی بھوِشّس یعنی اگلے جنم میں ہوگا۔ آدمی آدمی ہی ہوگا۔ اور اِستری اِستری ہوگی۔ حیوان حیوان ہی ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ یہ مت بھی وید کے مطابق ہے۔ لیکن یہ ماننا ست نہیں ہے۔ کیونکہ اس جگت میں پرتکش دیکھنے میں آتا ہے کہ شرنگ[۱] سے بھی شر[۲] پیدا ہوتا ہے اور شر سے بھی شر پیدا ہوتا ہے۔ شرنگ کو سرسوں کا لیپ کرکے زمین میں بونے سے انیک اَن پیدا ہوتے ہیں۔ اور گولوم[۳] اور اوی لوم[۳] سے دُروا[۵] پیدا ہوتی ہے۔ ایسے ہی برکش آیوروید میں طرح طرح کے انیک دربوں کے سنجوگ سے جن کا جنم ہوا ہے۔ ایسی نباتات دیکھنے میں آتی ہے۔ اور جین مت کے یونی پرابھرت شاستر میں

[۱] سینگ + [۲] سرکنڈا + [۳] گائے کے بال + [۴] چھترے کے بال [۵] ...

وِسدّرش[1] انیک دربوں کے سُنجوگ ہی جن کی یونی ہے۔ ایسے سانپ۔ شیر وغیرہ پرانی اور منی۔ رتن۔ ہیم وغیرہ پدارتھ پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لکھا ہے۔ مذکورہ بالا بیان کے بموجب کتنی ہی چیزیں زمانہ حال کی پدارتھ ودّیا سے بھی سدھ ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ ایکانت سدّھ نہیں ہے کہ جیسا کارن ہووے۔ ویسا ہی کارج ہوتا ہے اس کی زیادہ بحث بشیش آوشیک वशेपावश्यक سوتر میں ہے۔ اور کئی ایک ایسے بھی کہتے ہیں۔ کہ جیسے شیر کا جیو ہے۔ اُس کا سبھاؤ تو جیو ہنسیا ہی کرنے کا ہے۔ اس لئے وہ جیو مر کے اس سے بھی زیادہ پاپی ہوویگا۔ وہاں سے مر کے اگلے جنم میں اور زیادہ پاپی ہوویگا۔ اسے بھی زیادہ پاپی ہونے کی پرم پرا چلی جاویگی۔ تو پھر وہ جیو آدمی کیسے ہو سکتا ہے۔ اتر۔ جین مت کے پرگیا پنا۔ بھگوتی وغیرہ شاستروں میں ایسا بیان ہے کہ سب جیوؤں کی ستّا میں آدمی وغیرہ سرب یونی میں پیدا کرنے والے اچھے بُرے کرموں کے بھید اسنکھ اننت طرح کے ہمیشہ ہی جمع رہتے ہیں۔ اُن میں سے جو کرم اپنی میعاد کے ختم ہونے سے اودے[2] ہوتا ہے۔ سو اپنے اُنوروپ[3] ہی یونی میں پیدا کرتا ہے یہ نیم نہیں ہے۔ کہ پچھلے اننت بھو میں جیسے جیسے اچھے بُرے کرم کئے ہیں۔ اُن کا اننت اننت بھو میں ہی پھل ضرور ہووے۔ جیسے چور چوری کرتا ہے۔ تو اُس چوری کے کرم کا پھل کسی کو تو فوراً مل جاتا ہے۔ کسی کو دیر پا کر ملتا ہے۔ اور کسی کو

[1] جُدا جُدا + [2] ظاہر + [3] مطابق +

اِس جنم میں بھی نہیں ملتا ہے۔ اِسی طرح کسی جیو کو اپنے کرے اچھے بُرے کرم کا پھل فوراً ہی مل جاتا ہے۔ کسی کو اُسی جنم میں۔ کسی کو جنمانتر میں۔ اور کسی کو جنمانتروں میں ہوتا ہے۔ ان کرموں کا سروپ بہت بچتر پرکار کا اور کھٹن ہے۔ سو کھٹ کرم گرنتھ۔ پنچ سنگرہہ۔ کرم پرکرتی وغیرہ شاستروں میں ہے۔ اور یہ شاستر ایسے مشکل ہیں کہ بغیر گورو گمتا کے یتھارتھ سروپ معلوم ہونا کھٹن ہے۔ اور جو اِن مذکورہ شاستروں کا اچھی طرح سے ابھیاس کریگا۔ اُس کو ہماری تحریر کی سچائی معلوم ہو ویگی۔ اِس واسطے اپنے اپنے کرم انوسار سب جیوؤں کو انیک پرکار کی یونیوں میں پیدا ہونا ثابت ہے +

نوٹ۔ اصل بھاشا کتاب میں اِس سے آگے چارواک مت والوں کا کھنڈن ہے۔ جو کہ چاروں تتوں سے ہی جیو کی پیدائیش مانتے ہیں اور اگلا پچھلا جنم۔ نرک سُرگ وغیرہ نہیں مانتے۔ زمانہ حال میں اِس مت کا عام پرچار نہیں ہے۔ اور اس حصّہ میں جس کے تقریباً ۱۱ صفحے ہیں۔ نیائے۔ منطق۔ اور فلسفہ سے بہت کام لیا گیا ہے۔ چونکہ شری مہاراج منی بعد ہی نجے جی جن کی خاص امداد سے یہ گرنتھ لکھا گیا ہے۔ بسبب چوماسہ کے دن قریب آنے کے قصور کی طرف بہار کر گئے اسلیئے بسبب کافی وقت نہ ملنے کے مذکورہ بالا حصّہ کا ترجمہ نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ سب پاٹھک جن معاف فرماوینگے۔ پھر کبھی موقعہ ملنے پر اِس حصّہ کا مفصّل اور تشریحاً ترجمہ کر کے پرسدھ کیا جاویگا۔ اور اِس پُستک کے خریداروں کو مفت دیا جاویگا +

پرشن - آدمیوں میں آدمی کی آپس میں دوستی کا بیان پراچین شاستروں میں کس طرح ہے - اُتر - آدمی آدمیوں کے ساتھ مِترّ بھاونا رکھے - آدمیوں پر اُپکار کرے - تکلیف میں مدد کرے - ست دھرم جانتا ہووے تو اُپدیش کرے - اپنی اُتم ذاتی کا ہنکار نہ کرے - کھانے پینے سے بھگتی کرے - وغیرہ وغیرہ - آپس میں دوستی کا طریقہ بیان کیا ہے - پرشن - آدمی کا ایشور کے ساتھ اصل میں کیا سمبندھ ہے - اُتر - اُپدیش اُپدیشک سمبندھ ہے پرشن - لوگوں کو ایشور کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے - اُتر - ایشور بھگونت کو تو کسی شئے کی بھی خواہش نہیں ہے - لیکن بھگت جن لوگوں کو اپنے پاپ کرم دور کرنے کے لئے جیون موکھش یعنے ترتھنکر اوستھا میں جیسا ایشور بھگونت کے وجود کا آکار تھا - ویسے ہی آکار والی مورتی ستھاپن کرکے اُس مورتی کے ذریعے پرمیشر کو اپنی بھاونا سے پرتکش کر کے اُس مورتی میں پرمیشر کا آروپ کر کے پرمیشر کی بھگتی کرنی چاہئے - اگرچہ مورتی پتھر وغیرہ کی ہے - اور مورتی کچھ پرمیشر نہیں ہے - لیکن اُس مورتی کے ذریعہ پرمیشر کا سمرن ہوتا ہے - اس لئے مورتی پرمیشر کے سروپ سمرن میں کارن ہے - جیسے عیسائی وغیرہ متوں میں بائیبل - قرآن - بید کے پستک وغیرہ سب متوں والے اپنے اپنے شاستروں کو ایشور کے کہے ہوئے مانتے ہیں - عیسائی لوگ بائیبل کو ہاتھ - اور مستک اوپر لیکر شپتھ یعنی قسم کرتے ہیں - اور مسلمان

قرآن کا بہت ادب کرتے ہیں۔ دراصل تو یہ سب شاستر سیاہی اور کاغذ روپ ہیں۔ لیکن ایشور گیان کے سمرن واسطے حرف روپی مورتی اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔ اور اُس کا ادب کیا جاتا ہے۔ اُن کاغذوں پر اپنے ہاتھ کے لکھے حرفوں سے جیسے ایشور کے گیان کا بودھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی مورتی دوارا جیون موکھش سروپ والے ایشور کے سروپ کا بودھ ہوتا ہے۔ جیسے ولائیتوں کے نقشے چھوٹے بڑے کاغذوں پر لکھے جاتے ہیں۔ اور اُن نقشوں دوارا طالب علموں کو اوستاد انگلی رکھ کر کہتے ہیں۔ کہ دیکھو یہ روم ہے۔ یہ روس ہے۔ یہ امریکہ ہے۔ یہ ہندوستان ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ طالب علم یہ نہیں مانتے ہیں۔ کہ جہاں ہمارے اوستاد نے انگلی رکھی ہے یہی روم روس وغیرہ ہیں۔ بلکہ اُس نقشے دوارا اُن کو اصلی روم۔ روس وغیرہ کا بودھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی ہم بھی مورتی کو اصلی پرمیشر نہیں مانتے ہیں۔ لیکن اُس مورتی دوارا ہمارے ست اُپدیشک پرمیشر کے سروپ کا بودھ ہوتا ہے۔ اس واسطے پرمیشر کی مورتی ضرور ماننی چاہیئے۔ اور جو لوگ ایشور کی مورتی کو نہیں مانتے ہیں۔ اُن کو اپنے مت کے شاستروں کا بھی ادب اور پرتشٹھا کرنا نہ چاہیئے۔ کیونکہ شاستروں کا ماننا بھی مورتی ہی میں شامل ہے اِس واسطے مذکورہ بالا مورتی دوارا ایشور کو پرتکش کر کے ایشور کے گنوں کا سمرن کر کے اور اٹھاراں دوشن رہت بغیر کلنک ایشور کے سروپ کا اُچار کر کے مانے ۔۔ یہ مورتی نہیں ہے۔ بلکہ

ہُوبہُو[۱] ایشور بھگوان ہی براجمان ہیں۔ ایسے ایشور کو ساکشات
پرم پراکر کے اپنے ست دھرم کا اُپدیشک پرم اُپکاری جانکر بدھی
پوربک اُس کی پوجہ کرنی چاہیئے۔ اُن پوجاؤں کے انیک بھید ہیں
اُن میں سے اشٹ پرکاری پوجہ کا تھوڑا سا سروپ لکھتے ہیں۔
پہلے جل سے پرمیشر کی مورتی کو اشنان کراوے۔ اور من میں
ایسی بھاونا بھاوے۔ کہ ہے پرمیشرا ری ہنت جیسے میں اِس جل سے
رج وغیرہ مَیل دور کرتا ہوں۔ اور شیتلتا پرگٹ کرتا ہوں۔ ویسے
ہی آپ کی بھگتی سے میرے بھی سرب کرم روپ مَیل دور ہو ویں
اور کرم داہ کے دور ہونے سے شیتل نج سروپ پرگٹ ہووے۔
(۲) چندن کیسر کپور یہ تینوں گھس کے اونکا لیپن کرنا۔ اور بھاونا
ایسی کرتی۔ کہ ہے بھگوان اِس بلیپن سے جیسے کُو باسنا دور ہوتی
ہے۔ ویسے ہی میری بھی اناد کی بُری باسنا تمہاری بھگتی سے دور
ہووے (۳) اُتم قسم کے خوشبودار پھول لیکر بھگوان کو چڑھانے
اور من میں یہ بھاونا کرنی۔ کہ ہے پربھو یہ جو پھُول ہیں۔ سو کام
دیو کے بان ہیں۔ سو آپ کو ارپن کرتا ہوں۔ تاکہ پھر مجھے کام دیو
کبھی بھی نہ ستاوے (۴) اچھی دھوپ لیکر آگ پر جلاوے۔ اور
بھاونا ایسی کرے۔ کہ ہے پرمیشر جیسے یہ دھوپ اگن میں جلتی ہے
ویسے ہی آپ کی بھگتی سے میرے سب پاپ بھسم ہو جاویں۔ اور
جیسے دھوپ کے دھوئیں کی اُردھ[۲] گتی ہے۔ ویسے میری بھی
اُردھ گتی ہووے (۵) گوگھرت سے دیپک روشن کر کے پرمیشر

۱ ہُوبہُو + ۲ اونچی +

کے آگے دھرے۔ اور بھاونا ایسی کرے۔ کہ ہے بھگون جیسے دیپک سے اندھیرا دور ہوتا ہے۔ ویسے ہی آپ کی بھگتی سے میرے گھٹ میں گیول گیان رُوپ دیپک پرگٹ ہووے۔ جس سے اگیان روپی اندھیرا دور ہووے (۶) عمدہ چاول لیکر پربھو کے آگے دھرے۔ اور بھاونا ایسی کرے۔ کہ ہے بھگون اکھشت یعنی مجھ سے مجھے अक्षय[۱] سکھ کی پراپتی ہووے (۷) سب پرکار کا اُتم پکوان لیکر تھال بھر کے پربھو کے آگے دھرے۔ اور بھاونا ایسی کرے کہ ہے بھگون مین اناوی کال سے کھاتا چلا آتا ہوں اب تمام بھوجن آپ کو ارپن کرتا ہوں۔ تاکہ پھر مجھے کبھی بھوگ نہ لگے (۸) عمدہ پھل لیکر پربھو کے آگے دھرے۔ اور بھاونا ایسی کرے۔ کہ ہے بھگون آپ کی بھگتی کا مجھے مُکتی روپ پھل پراپت ہووے۔ ایسی درب پوجا کر کے پیچھے چیت بندنا یعنے بھگوان کے گُن انوباد نمسکار روپ استتی کرے اپنی شکتی پرمان بھگوان کے نام کی مہماں کرے۔ تیرتھ جاترا رتھ جاترا وغیرہ مہوچھو کر کے بھگوان کے دھرم کی ترقی کرے۔ اور ملکوں میں اُپدیش کر کے بھگوان کے بیان کردہ دھرم کی ترقی کرے۔ وغیرہ وغیرہ انیک طرح کی بھگتی بھگت جنوں کو کرنی چاہیے۔ پرشن۔ آدمی میں دھرم روپ گُن در اصل ہے یا نہیں۔ اُتر۔ دھرم روپ گُن آدمی میں ضرور ہیں کیونکہ دھرم جو ہوتا ہے سو دھرمی کا سروپ ہی ہوتا ہے جیسے مصری کی مٹھاس۔ اس دھرم پد کے کہنے

---

[۱] جس کا ناش نہ ہووے ✣

سے ہی دراصل دھرم دھرمی کا آویشوگ[1] بھاؤ سمبندھ سدّھ ہوتا ہے
پرشن۔ آدمی اور ایشور کا جو سمبندھ ہے۔ وہ اِس دنیا میں کسطرح
ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کا یتھارتھ سروپ کیا ہے۔ اُتر۔ کئی ایک
تو یہ مانتے ہیں۔ کہ ایشور ہمارا پِتا ہے۔ اس لئے ایشور کے ساتھ
پِتا پُتر کا سمبندھ مانتے ہیں۔ کئی لوگ یہی مانتے ہیں۔ کہ ہمارے
پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ اُسی کے ہاتھ ہماری ڈوری ہے جو
اُس کی مرضی ہے۔ سو کراتا ہے۔ آدمی کے کچھ اختیار نہیں ہے
کئی ایک آدمیوں کا کہنا ہے۔ کہ ایشور نے ہی یہ بازی رچی ہے۔
سو اِس کا تماشا دیکھ رہا ہے۔ کئی یہ مانتے ہیں کہ ایشور نے یہ جگت
رچا ہے۔ اور وہی اُس کا پالن کرتا ہے۔ کئی یہ مانتے ہیں۔ کہ ایشور
ہمارے کرموں کے پھل کا داتا ہے۔ جینیوں کا یہ منتب ہے۔ کہ
جگت انادی ہے۔ اور ایشور بھگوان ہمارا رہنما اور دُرگتی سے
بچانے والا ہے۔ ایسے انیک طرح کے خیال لوگوں
کے ہو رہے ہیں۔ پرشن۔ دھرم کا پرم پُرشارتھ کیا ہے۔ اور
دھرم کا ہیتو کیا ہے۔ اُتر۔ دھرم کا پرم پُرشارتھ یہ ہے۔ کہ اِس
جگت واسی جیو کو نانا پرکار کی گتی کے جنم مرن وغیرہ شریک
اور مانسک دکھوں کا ناش کر کے پرم سدّھ پد میں یعنے
ایشور پد میں پراپت کراتا ہے۔ دھرم کے ہیتو دس ہوتے ہیں۔
(۱) انسان کا جنم (۲) آرج دیش میں پیدائش (۳) اُتّم کُل۔
(۴) عمر لمبی (۵) پنچ اندری سمپورن (۶) بُدھی پاٹو (۷) نروگتا (۸) سچے

[1] ملا ہوا + [2] عقل مندی +

گورو کا ملاپ (۹) اٹھاراں دوشن رہت پرمیشر کا بیان کیا ہُوا دھرم اُپدیشن سننا (۱۰) اُس کے اوپر اعتقاد کرنا۔ اور اُس کے مطابق چلنا۔ پرشن۔ انیک۔ متوں والے اُپاسنا کے اور دھرم کے کیا طریقے رکھتے ہیں۔ اُتر۔ جینیوں کی اُپاسنا تو اشٹ پرکار کی پوجہ کے سروپ میں تھوڑی سی اوپر لکھ آئے۔ اور دہرم کے طریقے دو قسم کے ہیں۔ گھرہست کا دھرم۔ اور ساد ہو کا دھرم۔ اِن میں سے پہلے گھرہست دھرم کے طریقے لکھتے ہیں۔ ہمیشہ تین وقت بھگوان کی پوجا کرے۔ ستھول[۱] جیئوں کی ہنسیا نہ کرے۔ ستھول[۲] جھوٹ نہ بولے۔ ستھول[۳] چوری نہ کرے۔ پراستری گمن نہ کرے۔ پری گریہہ ترشنا کا پری مان کرے۔ ملکوں میں جانے کا پری مان کرے ماس۔ شراب۔ بائیس ۲۲ ابھکش۔ بتیس ۳۲ انت کا یا نہ کھاوے۔ پندرہ قسم کے بُرے بیوپار نہ کرے۔ چار قسم کا ازتھ ونڈ نہ کرے۔ دو گھڑی تک سندھیا کے وقت شُدّھ بستر پہن کے سامائیک کرے۔ اور سرب پاپوں کا تیاگ کرکے پنج

---

[۱] موٹا۔ یعنی اِس کا بھاوارتھ ہے کہ گرھستی لوگ عام جیئوں کی دیا نہیں کر سکتے ہیں۔ گرھستی لوگوں سے تو صرف ہلنے جُلنے چلنے پھرنے والے جیووں کی ہی رکشا ہو سکتی ہے۔ اور جیووں کی یعنی نباتات وغیرہ کی حفاظت نہیں ہو سکتی ہے۔ اُتنی کرنی بھی چاہیئے یعنی درخت کا نہ کاٹنا وغیرہ وغیرہ + [۲] موٹا جھوٹ یعنی جس جھوٹ کے بولنے سے راجہ سزا دیوے اور لوگ برا کہیں۔ ایسا جھوٹ نہ بولے۔ مثلاً جھوٹی گواہی دینی جھوٹی تحریر بنا لینی وغیرہ وغیرہ + [۳] موٹی چوری۔ یعنی جس چوری سے راج سے سزا ملے اور دنیا میں نندیا ہووے۔ مثلاً جندرہ توڑ لینا اور پاڑ مارنا وغیرہ وغیرہ +

پرمیشٹی کے سروپ کا سمرن کرے۔ یا گیان پڑھے۔ چودہ ۱۴ ۵
نیم روز دھارن کرے۔ اشٹمی چودس۔ پورنماسی۔ اماوس وغیرہ
تتھوں (۱) آہار (۲) شریر کی سوبھا (۳) استری کا سنگ۔
(۴) بیوپار ان چاروں چیزوں کا تیاگ کر کے آٹھ پہر تک دھرم دھیان
بھجن۔ پنچ پرمیشٹی کے سروپ کا سمرن وغیرہ وغیرہ سادھو جیسی دھرم
کرنی کرے۔ اس کا نام پوکھد برت کہتے ہیں۔ سو کرے۔ سوپاتر[۱]
کو دان دیوے۔ غریب اور دکھیوں کو دان دیوے۔ راج نیتی
کے مطابق نیتی پوربک بیوپار کرے۔ وغیرہ وغیرہ مختصر سے گرہست
دھرم کے طریقے بیان کئے۔ اب سادھو دھرم کے طریقے بھی مختصر
سے بیان کرتے ہیں (۱) سرب جیو ہنسیا (۲) سرب مرکھا باد[۲] (۳)
سرب چوری (۴) سرب میتھن[۳] (۵) اور سرب پری گرہ[۴] ان پانچوں کا
سرب تھا یعنے بالکل تیاگ کرے۔ کسی جگہ اپنی جگہ مان کر نہ رہے
مدھوکری بھکشیا۔ بیالیس[۴۲] دوشن رہت ہو کر لیوے۔ دشمن
اور دوست۔ سونا اور پتھر استری اور ترن یعنے گھاس ان سب پر
سم بھاو رکھے۔ یعنے نہ کسی پر راگ کرے۔ اور نہ کسی پر دویش
کرے۔ بائیس[۲۲] پری شہ[۵] اور سولہ[۱۶] پرکار کے اُپسرگ[۶] برداشت
کرے۔ مرنے کا ڈر اور زندگی کی امید سے خالی ہووے۔ پانچ
اندری دمن کرے۔ کرودھ۔ مان۔ مایا اور لوبھ کو دور کرے۔

۱؎ اپنا پاتر یعنی سادھو وغیرہ۔ ۲؎ جھوٹ + ۳؎ مبا شرت +
۴؎ کسی چیز کی مُور چھا یعنی موہ رکھنا + ۵؎ تکلیف +
۶؎ دکھ +

انشٹادش[۱۸] سہسر شیلانگ کو دہارن کرے۔ ایسے سادہو دھرم کے طریقے ہیں۔ دوسرے مت والوں کے دھرم کے طریقوں میں لوگوں نے بناوٹی اپنی کلپنا سے کئی قسم کے طریقے بنائے ہیں اس واسطے سب دہرموں کے طریقے ہم لکھ نہیں سکتے ہیں۔ پرشن۔ دہارمک جیو اور سنسارک جیون کے نیتی پوربک کیا لکشن ہیں۔ اُتر۔ گھرہست جیون کے نیتی پوربک یہ لکشن ہیں۔ انصاف سے دھن پیدا کرے۔ اچھے کام کی تعریف کرے۔ جن کا کُل شیل اپنے جیسا ہووے۔ ایسے دیگر گوتروالے کے ساتھ شادی کرے۔ پاپ سے ڈرتا رہے۔ دیشاچار[۵۲] کا اولنگن نہ کرے۔ کسی کی بھی نندیا نہ کرے۔ اور راجا کی تو بالکل ہی نندیا نہ کرے۔ جو جگہ عام ظاہر ہووے۔ یا بہت پوشیدہ ہووے۔ اُس میں نہ رہے۔ پڑوسی اچھا ہووے۔ اُس گھر میں رہے۔ جس مکان کو انیک آنے جانے کے رستے ہوویں۔ اُس مکان میں نہ رہے۔ جو دہرمی آدمی ہووے اُس کا سنگ کرے۔ ماں باپ کی سیوا بھگتی کرے۔ جس جگہ رہنے سے اُپدرّو ہووے۔ وہاں نہ رہے۔ جگت میں جو کام نندنیک ہوویں۔ وہ نہ کرے۔ خرچ اپنی آمدنی کے مطابق کرے۔ اپنے دھن کے مطابق بھیس رکھے۔ بدھی کے آٹھ گنوں سے سنجگت ہووے۔ ہمیشہ دھرم اُپدیش سُنے۔ بدہضمی ہووے۔ تو جب تک

---

[۱۸] اٹھارہ ہزار شیل کے انگ کو دھارن کرے یعنی دوش رہت شیل کا پالن کرے۔ [۵۲] ملک کا رواج

پچھلا ہضم نہ ہووے۔ تب تک اور بھوجن نہ کرے۔ وقت پر متاسے بھوجن کرے۔ ایک دوسرے کی ہانی نہ ہووے۔ اِس طرح سے دہرم ارتھ اور کام سیوے۔ اپنی طاقت کے بموجب گھر آئے سادہو کی اور غریب کی ان بستر وغیرہ سے پالنا کرے۔

ادیشش۔ اکال[۱] چریا نہ کرے۔ جو کام کرے۔ سو اپنا بل اور ابل سوچ کے کرے۔ جو پانچ مہابرتوں میں قائم ہوویں۔ اور گیان برِدھ[۲] ہوویں۔ اُن کی پوجا بھگتی کرے۔ پوکھنے یوگ[۳] کا پوکھن کرے۔ لمبی سوچ والا ہووے۔ وِشیش[۴] کا جاننے والا ہووے۔ اگر کسی نے اُپکار کیا ہووے۔ تو اُسکو ہمیشہ اپنا اُپکاری مانے۔ لوگوں کا پیارا ہووے۔ لجّیاوان ہووے۔ دیّاوان ہووے۔ سوم پرکرتی والا ہووے۔ پراُپکار کرے۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ مان۔ مَدھ۔ حرش۔ اِن چھے اندرونی دشمنوں کے تیاگ کرنے میں تتپر[۵] رہے۔ پانچ اندریوں کے اجتماع کو بس کرنے والا ہووے۔ اِن پینتیس ۳۵ چیزوں کری سنجگت ہووے۔ تب سنساری جیوں کے پورن نیتی پورک لکشن ہوتے ہیں۔ اور دہارمک جیون کے نیتی پورک لکشن گرہستی اور سادہو دھرم کے پرشنوں میں اوپر لکھ آئے ہیں۔ پرشن۔ آدمی کو اونچا پد پراپت کرنے میں آتمک شکتی کیا ہے۔ اُتر۔ او نیچے پد دو قسم کے ہیں۔ ایک سنسارک

---

[۱] دیش اور کال کے مطابق چلے۔ یعنی دیش اور کال کے برخلاف کام نہ کرے [۲] بہت عالم ہوا [۳] پالنے لائق جیوؤں کا پالن کرے [۴] زیادہ [۵] قائم رہے +

اور دوسرا پرمارتھک - اِن میں سے سنسارک اونچا پد - اندر - چکرورتی باس دیو بل دیو - منڈلیک راجہ وغیرہ پد پراپتی مذکورہ بالا پینتیس ۳۵ چیزوں کے کرنے روپ شکتی ہے - اور پرمارتھک پد ایشور اِس کے پراپت کرنے میں کارن جو اوپر سادھو دھرم کے طریقوں میں لکھ آئے ہیں - وہ شکتیاں ہی آتمک شکتیاں ہیں - پرشن دھرم میں سندیہہ[۱] رہت کیا باتیں ہیں - اُتر - جیو دیا - سچ بولنا - چوری نہ کرنی - پرائی استری گمن نہ کرنا - کھما کرنی - آرجو[۲] ہونا - ماردو[۳] ہونا - سنتوش دھارن کرنا - پر اپکار کرنا وغیرہ وغیرہ باتوں کے اچھے ہونے میں کوئی بھی آستک مت والا شک نہیں رکھتا ہے - پرشن نانا پرکار کے دھرم شاستروں کے اولوکن[۴] کی کیا بڑی بھاری ضرورت ہے - اُتر - نانا پرکار کے دھرم شاستروں کے اولوکن کی ضرورت اس واسطے ہے - کہ تعصّب چھوڑ کر اور منصف ہو کر جب سب متوں کے شاستر پڑھ کر تت بچار کریگا - تب اکثر اُس جیو کو ست رستے کی پراپتی ہو جاویگی - پرشن ایسے اولوکن کے نیم اور شرطیں کیسی ہیں - اُتر - پہلے تو جس شاستر کو دیکھے - اُس کے بیان کرنے والے میں اٹھاراں ۱۸ دوشن نہ ہوویں - اور اُس کے بیان میں باہم مخالفت نہ ہووے - اور اُس کا جو بیان ہے - سو پرتکش پرمان سے جو جگت نظر آتا ہے - اُس سے برخلاف نہ ہووے - اور کش شُدھ - چھید شُدھ - اور تاپ شُدھ - ان تینوں

[۱] شک + [۲] سرلتا + [۳] نرمی + [۴] دیکھنے +

آزمائیشوں کے نیموں سے جیسے شُدھ ہُوا۔ سونا اُپادیہہ ہے ویسے ہی اِن مذکورا تینوں آزمائیشوں کے نیموں سے جو شاستر شُدھ ہووے۔ اُس شاستر کا تمام بیان ماننا چاہئے۔ مذکورا تینوں آزمائشوں کا سروپ یہ ہے۔ پہلے سونے کو کسوٹی اوپر رگڑ کر دیکھے۔ دوسری بار اُس کو چھید کرکے دیکھے۔ تیسری بار اُس کو اگنی میں تپاوے۔ جب ان تینوں آزمائشوں میں شُدھ ہووے تب سونا شُدھ اُپادیہہ[1] ہوتا ہے۔ ایسے ہی جس شاستر میں انیک پرکار کے پاپوں کی مناہی اور پاپوں کے پرتی پکشوں کو منظور کرنے کی بدھی ہووے۔ یعنے جس شاستر میں ایک ہی پرجوجن کے لئے نکھید اور بدھی بہت پرکار سے بیان کی ہووے۔ جیسے موکھش کے واسطے پاپوں کی مناہی ہووے۔ اور موکھش کے واسطے ہی پاپوں کے پرتی پکشیوں[2] کے منظور کرنے کی بدھی[3] ہووے اُس شاستر کو ترتھنکر بھگوان کش شُدھ شاستر کہتے ہیں۔ اُس کا اوداہرن[4] جس شاستر میں دھیان۔ ادھیین[5]۔ دیا۔ ست۔ شیل۔ سنتوش وغیرہ بدھیوں[6] کا اجتماع اور ہنسیا۔ است۔ چوری۔ استری پری گرہہ۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ وغیرہ وغیرہ مناہی یہ دونوں ہی بیان مکتی واسطے ہوویں۔ سو شاستر کش شُدھ ہوتا ہے۔ اور جو شاستر ارتھ۔ کام۔ ملا جُلا ہووے۔ اور کتھا کہانیوں سے کرکے بھرا ہووے۔ اور موکھشارتھ گائین روپ ہووے سو شاستر کش

---

[1] گرہن کرنے لائق + [2] پن + [3] بیان + [4] مثال + [5] پڑھنا + [6] منظوری + [7] دھن +

شدھ نہیں ہوتا ہے۔ جس شاستر میں بدھیوں کی اور نکھیدوں کی یوگ کشیم[۱] کرنے والی کریا ساری بیان ہووے۔ سو شاستر چھید شُدھی والا ہوتا ہے۔ مُنی یعنے سادھو بلوت[۲] سرگ آدی کی کریا بھی سمت اور گپت[۳] سہت کرے۔ تو بڑے بھاری دھرم کے کام کرنے میں تو سمت گپت سہت کرنا۔ اُس کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ اور جس شاستر میں اُتسرگ[۴] تو اور ارتھ واسطے اور اپوادا[۵] ارتھ کے لئے ہووے۔ جیسے بید میں کہا ہے۔ شرتی۔

"न ह्रिंस्यात् सर्वभूतानि"

یہ بیان موکھش کے واسطے ہے۔ اور یہ شرتی ہنسیا کو بیان کرتی ہے

"श्वेतछागंश्यामजमालभेत भूतिकम इत्यादि"

سودھن کی پراپتی کے واسطے ہے۔ ایسا جو شاستر ہووے۔ سو چھید شُدھی والا نہیں۔ جس شاستر میں سرب نیوں کے مت سے بستو سروپ کھتن روپ اگن کر کے متھیا روپ شیامتا نہ رہے سو شاستر تاپ شُدھی والا ہے۔ اور جس شاستر میں ایک نے کے مت سے ایکانت[۶] ہی بستو سروپ بیان کیا ہووے۔ سو شاستر

---

[۲] برداشت + [۳] جیوں کی رکھشیا پریک + [۴] شاستر کے قانون پر پورا چلنا + [۵] کسی خاص کارن سے یعنی سبب سے پورا پورا شاستر پر نہ چلا جاوے۔ اُس کو اپواد کہتے ہیں۔ مثلاً سادھو چوماسے میں بھیار نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ اتسرگ مارگ ہے۔ اگر کوئی کارن یعنی مری پلیگ وغیرہ ہو۔ تو سادھو چوماسہ میں بھیار کر سکتے ہیں + [۶] یعنی جو ایک ہی پکش کو مانے۔ سو ایکانت بادی ہے +

تاپ شُدھی مت نہیں ہے۔ یہ مذکورہ بالا شُدھ شاستر کی آزمائش
میں ہیں۔۔اور شرط یہ ہے۔کہ جس شاستر کا بیان کردہ نردوش
اور سروگ ہووے۔سو شاستر یتھارتھ ہوتا ہے۔پرشن۔ایسے
ادلوکن[۱] کی تواریخ اور اُس کی زمانہ حال کی حالت کیا ہے۔اُتر
شری ارشٹ نیمی بھگوان کے چیلے تھاوچا پُتر مُنی کے پاس بیاس جی
کے پُتر شوک نامی پری براجک نے نِرنے کر کے ست دھرم
قبول کیا۔یہ بیان شری گیا تا سوتر میں ہے۔نِراویکا سوتر میں سومل
براہمن چتر دش ودوان اُس نے نِرنے کر کے گرھست دھرم
قبول کیا۔بھگوتی سوتر میں چتر دش ودوان سومل نامی برہمن نے
تتوّ کا نِرنے[۲] کر کے جین دھرم قبول کیا۔وشوّیکا لک سوتر کے
کرتا شئے جنبھو بھٹ نے میمانسک مت چھوڑ کے شری پربھاسوامی
کے پاس دِکشالی (۱) اور اِندربھوتی (۲) اگنی (۳) وائیو بھُوتی۔
(۴) بیکت سوامی (۵) سودھرم (۶) منڈت پُترّ (۷) موریہ پُترّ۔
(۸) اکمپت (۹) اچل بھراتا (۱۰) متارج (۱۱) پربھاس۔یہ گیارا[۱]
ہی برہمن چتر دش وِدّوان بمعہ چیلوں کے تتوّ نرنے کر کے شری
من مہابیر سوامی چوبیسویں[۲] تیرتھنکر کے پاس دِکشا لیکر چیلے بنے
وغیرہ وغیرہ اِتی ہاس ہے۔پرشن۔حال میں مُلک ذاتی اور پرنسٹ
ہوئے ہوئے دھرم کیا اثر رکھ گئے ہیں۔اُتر۔پہلے تو جین۔بید
ارتھات میمانسک۔نیائیک۔سانکھ۔پاتنجل۔بودھ۔یہی دھرم ہندوستان
میں پراچین گنے جاتے ہیں۔اب کے مانے ہندوستان میں ایک

---

[۱] دیکھنے ۔ [۲] تحقیقات ۔

بودھ کے بغیر باقی دھرم موجود ہیں۔ اُن میں بھی ایک جین کے بغیر اور مت اکثر مرت تُل ہو رہے ہیں۔ اور ملکوں میں جہاں جہاں سے کرم کانڈی میمانسوں کا دھرم نشٹ ہو گیا ہے۔ اُس کا اثر جیوؤں کو مار کے قربانیاں دینی۔ اور کئی طرح کے بیل وغیرہ جیووں کو مار کے اُس کے چام ماس لہو کا ہوم پرمیشر کو پرسن کرنے واسطے کرنا۔ جیسے توریت اور قرآن وغیرہ کتابوں میں لکھا ہے اور جیسے اِلپڈ پستک کے یدھ برنن میں ہیکٹر وغیرہ انیک سوربیروں نے انیک طرح کے جانوروں کا انیک طرح کے دیوتاؤں کو بلی دان دیا تھا۔ وغیرہ وغیرہ سب اثر اکثر میمانسک مت کے ناشش ہونے کا معلوم ہوتا ہے۔ صُوفی معرفت والے مسلمانوں میں جو مت چلتا ہے۔ سو بیدانت مت کے ناشش ہونے کا اثر رہا معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستان میں جو برہمن وغیرہ ذاتیاں ہنسک یگ چھوڑ کر ماس اور شراب وغیرہ پاپوں سے بچی رہی ہیں۔ سو جین اور بودھ دھرم کی طاقت کے ناش ہونے کا سب اثر رہا معلوم ہوتا ہے اور دیگر ملکوں میں جو کچھ رحم وغیرہ عمدہ طریقے رہ گئے ہیں۔ وہ بھی مذکورہ جین اور بودھ مت کی طاقت کے نشٹ ہونے کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ پرشن۔ تمام جہان کے ایشور کو ہر ایک دھرم میں مُنش اُنتی میں کس درجہ بتایا ہے۔ ایشور مُنصف ہے۔ ایسے ہر ایک مت والے مانتے ہیں کہ ایشور تمام جگت کا سوامی ہے۔ پھر جُدا جُدا حالتوں میں جُدا جُدا ملکوں میں جو منشش ذاتی کی کم و بیش اُنتی ہے۔ وہ کس طرح سے

ایشور کی نیائے[1] شیلتا سے بِرودّھ[2] نہیں رکھتی ہے۔ اِس میں اُن کا ایشور کا اور متوں میں کیا برنن ہے۔ اُتر۔ تمام متوں میں جو ایشور کو منصف مانا ہے۔ سو تو درست ہے۔ کیونکہ ایشور بھگوان میں نیائے شیلتا گُن سبھاویک ہے۔ مگر جو لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ حاکموں کی مانند ایشور تمام جیوؤں کا عدل کرتا ہے۔ یہ ماننا جَین مت کے شاستروں سے اور پرمان یُگتی سے برخلاف ہے۔ کیونکہ جیسے ایک دُکاندار کے پاس ایک ہزار سونے کی مُہریں ہیں۔ اُن کے ہونے سے دُکاندار بڑا بھاری سکھّی ہو رہا ہے۔ تب ایک چور نے اُس کی تمام مہریں اٹھا لیں۔ جب وہ شور و غل کرنے لگا۔ تب اُس چور نے اُس کے جسم میں تلوار ماری۔ تب وہ چُپ ہو رہا۔ اور چور دھن لیکر چلا گیا۔ اور اپنے دل میں بہت آنند ماننے لگا۔ اب ہم بچار کرتے ہیں۔ کہ دُکاندار کو جو ایک ہزار مہریں ملیں تھیں۔ اُن سے اُس نے پرم سُکھ مانا۔ یہ تو اُس دُکاندار نے جو شُبھ کرم کیا تھا اُس کا پھل ایشور نیائی کی طرف سے ملا۔ اور چور جو مہریں اُٹھا کر لے گیا۔ اور اُس دُکاندار کو تلوار سے گھائل کیا۔ سو اُس دُکاندار نے جو پاپ کیا تھا۔ اُس کا دُکھ روپ پھل اُس کے کرے کرم کے مطابق ایشور نیائی کرتا نے دیا۔ لیکن ایشور نے جو پھل دیا سو نمت کے ذریعہ دیا۔ یا بغیر نمت دیا۔ بغیر نمت پھل تو کسی کو ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ اُس دُکاندار کے دُکھ پھل میں چور۔ تلوار وغیرہ نمت ہیں۔ اب ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ اِن نمتوں کا

---

[1] نیائے سبھاو بنا + [2] برخلافی +

پریرک اگر ایشور مانیئے۔ تب تو چوری وغیرہ پاپوں کا کرانے والا بھی ایشور ہی سدّھ ہوگا۔ اکتر ایشور نمِت کو نہیں پریرتا ہے۔ تو ایشور نیائی اور اچھے بُرے پھل کا داتا کیونکر سُدّھ ہوسکتا ہے۔ اگر لوگوں کو بغیر ہی پُن پاپ کے کئے اچھے بُرے یعنی کئی ایک لوگوں کو راج کُل میں پیدا کرنا تمام زندگی نروگ۔ عیش و آرام۔ پرم سُکھ۔ من بھچھت بھوگ بلاس وغیرہ وغیرہ اور کئی ایک جیو گربھ سے ہی دُکھی جنم سے لیکر زندگی تک دُکھی سشریرک اور مانسِک تکلیف اور بھوکا مرنا۔ مہان روگ کی تکلیف پاکر گذران کرتے ہیں۔ یہ تمام مذکورہ کام ایشور کرتا ہے۔ تو اُس ایشور کو کون عقلمند نیائی ۔ دیالو پکش۔ پاپ رہت سم درشٹی مان سکتا ہے۔ اگر جیوؤں کے کرے ہوئے پن پاپ کے بموجب ایشور سکھ دُکھ دیتا ہے۔ تو یہ سنسار اناری سدّھ ہوگا اور ایشور کو چوری یاری اور راست بولنا وغیرہ کلنک لگانے پڑینگے اور ایشور انیائی سدھ ہوگا۔ پرشن۔ جگت رچنے کا پرشن آپ کو ایشور سے ہی پوچھنا چاہیئے۔ کہ جگت کس طرح اور کس چیز سے رچا۔ اور سکھی دُکھی کس لئے رچے ہیں۔ اُتر۔ جب ایشور بھگوان ہم سے کہے گا۔ کہ یہ جگت میں نے رچا ہے۔ اور بغیر ہی پُن پاپ کے میں نے جیوؤں کو سکھی دُکھی رچا ہے۔ تب ہم ایشور بھگوان سے اپنا پرشن کرینگے مگر ایشور تو ہم کو مذکورہ بالا باتیں کہتا ہی نہیں ہے۔ آپ ہی مذکورہ باتیں کہتے ہو۔ اس لئے آپ سے ہی مذکورہ پرشن پوچھا جاتا ہے اسلئے ثابت ہوا۔ کہ ایشور جگت کا انصاف کرنے والا نہیں ہے اور

سلہ یکساں نظر۔

نہ ایشور آدمیوں کو اونچ نیچ۔ دھن وان۔ نردھن۔ سکھی۔ دکھی۔ راجہ غریب۔ گیانی شکل دار اور بدشکل وغیرہ کرتا ہے۔ جیسے کوئی آدمی۔ رستے چلا جاتا ہے۔ اُس کے سر پر کسی مکان سے اینٹ یا پتھر یا لکڑی وغیرہ گر پڑا۔ جس سے اُس کا سر پھٹ گیا۔ اور بڑا بھاری دکھ پیدا ہوا۔ اب ہے مترو غور کرو کہ وہ مکان ایشور کے نہیں چنا ہے۔ بلکہ کاریگر نے بنایا ہے۔ اب وہ اینٹ پتھر لکڑی وغیرہ بھی ایشور نے نہیں رکھے ہیں۔ اور جو اینٹ پتھر لکڑی وغیرہ اُس کے سر پر پڑے اور سر پھوٹا۔ سو ایشور نے پھینک کے نہیں چھوڑا ہے۔ بلکہ اُس اینٹ پتھر وغیرہ کے شلیع بندھن کال[۱] سے پورا نے ہو گئے۔ اُس سے یا کسی آدمی یا جانور یا ہوا کی پریرنا سے اینٹ وغیرہ اُس کے سر میں لگنے سے دکھ ہوا ہے۔ لیکن ایشور کی پریرنا سے نہیں ہوا ہے۔ اس لئے اِس جگت کی بچتر سکھ دکھ۔ اونچ نیچ وغیرہ رچنا ایشور نے نہیں رچی ہے۔ بلکہ پرواہ سے کال سبھاو۔ نیتی۔ کرم۔ اُدّم۔ جڑھ پدارتھ کی آپس میں پریرنا وغیرہ نمتوں سے یہ جگت بچتر پرکار کا پیدا ہوتا ہے۔ اور ناش ہوتا ہے۔ انادی اننت کال تک اِسی طرح چلا جاویگا۔ اور موکھش پد بھی انادی اننت ہے۔ اُس میں بھی جیو کرموں کا ناش کر کے ملتے جاتے ہیں۔ اور جگت واسی جیو جیسے جیسے اچھے بُرے کرم کرتے ہیں۔ اُن کے مطابق ہی آدمی وغیرہ جنموں میں اپنے اپنے نمت دوارا سکھ دکھ۔ اونچ نیچ وغیرہ۔ کئی طرح کی حالتیں بھوگ رہے ہیں۔ اور جو جو جگت واسی جیو پن پاپ

[۱] میلان کے بندھن ÷ مدت ÷

کر رہے ہیں۔ اور جس جس نمت دوارا جیسے جیسے بھوگ رہے ہیں اور بھوگیں گے۔ وہ تمام حالتیں اری ہنت سِدّھ پرمیشر اپنے گیان سے جانتے ہیں۔ جیسے وہ گیان سے جس کرم کا جس نمت سے پھل بھوگنا جانتے ہیں۔ سو ویسے ہی بھوگنے میں آتا ہے۔ برخلاف ہرگز نہیں ہوتا ہے۔ اِس کے سوائے دیگر مت والے جو جو کلپنا کرتے ہیں۔ سو یتھارتھ نہیں ہے۔ بلکہ ایشور کو کلنکت کرتے ہیں۔ پرشن سرب دھرموں میں نیونتا یعنے کمی کیا ہے۔ اُتر۔ اپنے اپنے مانے دھرم میں اکثر کسی نے بھی کمی یعنے خامی نہیں تبلائی ہے۔ دوسرے متوں میں تو نقص تبلانے کو تیار ہی بیٹھے ہیں جَین دھرم میں تو نقص ذرا بھی نہیں ہے۔ لیکن شراوک اور مانسِک ایسی سنتا[۱] اِس کال میں اِس بھارت ورش کے جینیوں میں نہیں ہے۔ جس سے موکھش کا رستہ جیسا بیان کیا ہے۔ ویسا سمپورن نہیں پال سکتے ہیں اس وقت بموجب جیسا سادھو پنا اور شراوک پنا کہا ہے۔ ویسا تو پالتے ہیں۔ لیکن سمپورن اُتسرگک مارگ نہیں پال سکتے ہیں۔ یہ نقص ہے کہ انہوں میں یعنے جینیوں میں وِدّیا کا اُدّم جیسا چاہیئے۔ ویسا نہیں ہے۔ اور اتفاق بھی نہیں ہے۔ سادھوں میں بھی اکثر آپس میں ایرکھا بہت سے ہے۔ یہ نقص جین دھرم کے پالنے والے زمانہ حال کے جینیوں میں ہیں۔ لیکن جین دھرم میں تو کوئی بھی نقص نہیں ہے۔ پرشن۔ مُنش ذاتی کے لیئے یہودی۔ عیسائی اور باقی دھرموں نے کیا کیا ہے۔ اُتر۔ مُنش ذاتی کے لیئے ایک جین دھرم کے

[۱] طاقت۔

بغیر باقی دھرموں نے ایکانت[1] سُدھار یعنے اپنے آپنے دھرم پستکوں کے اُپدیش سے منشوں کو ایشور بھگتی۔ دیا۔ دان۔ ست۔ شیل سنتوش چھما۔ آرجو۔ مارد و۔ ادب۔ پراُپکار کرتگنتا وغیرہ جو اچھے چال چلن بروتائیں ہیں۔ سو تو منش ذاتی کو اس لوک میں بھلائی اور پرلوک میں سُرگ راج وغیرہ پراپتی روپ ہونے سے ست دھرم کے نکٹ[2] کارن روپ اُپکار کیا ہے۔ اور جو انہوں نے منش ذاتی کو پرمیشر۔ گورو۔ اور دھرم کا ست سُروپ نہیں تبلایا۔ بلکہ اُلٹا بودھ کرایا ہے۔ سو بڑا بھاری منش ذاتی کا نقصان کیا ہے۔ اور جین دھرم نے منش ذاتی کے واسطے ایکانت ہت اور ست موکھش مارگ ہی تبلایا ہے۔ مگر اُلٹا نہیں تبلایا ہے۔ اس لئے ایکانت اپکار ہی کیا ہے۔ لیکن نقصان نہیں پرشن۔ پچھیا تاپ کرنے کے منتر کی ضرورت کی پرتیت لوگوں کو کس طرح سے ہوئی۔ اُتر۔ پہلے تو پچھیا تاپ کرنے سے جو انجان پنے گناہ کیا جاوے۔ سو دور ہوتا ہے۔ مگر سب گناہ نہیں۔ ہاں کئی ایک گناہ پچھیا تاپ کرنے سے ڈھیلے تو ہو جاتے ہیں۔ اور پچھیا تاپ بھی وہ ہی ٹھیک ہے۔ جو کر پچھیا تاپ کر کے پھر وہی گناہ نہ کرے اور پچھیا تاپ کے منتر کی پرتیت ہونے میں یہ کارن ہے کہ جو منش گناہ کے پھل سے ڈرتا ہوا شدھ انتش کرن سے پچھیا تاپ کرتا ہے۔ تب اُس کا انتش کرن بہت کومل ہوتا ہے۔ اور اُس شُبھ اور کومل انتش کرن کی پرورتی ہی پاپوں کے ناش کرنے والی ہے۔ اور اس پچھیا تاپ کرنے کا منتر اٹھارہ[3]

[1] ایک طرف کا + [2] نزدیک +

دوشن رہت سروگ پرمیشر نے تبلایا ہے۔ اور پرمیشر جھوٹ ہرگز نہیں کہتے ہیں۔ اِسلئے مذکورہ سروگ پرمیشر کے وقت میں گوتم آدی منیوں نے جو پچھیا تاپ کرنے کے منتر کا سروپ اپنے گیان سے نِسچے ست کر کے مانا۔ انھوں کے اُپدیش سے لوگوں کو یقین ہؤا۔ کہ یہ مذکورہ منتر ست ہیں۔ یعنے اُن کے بچن سے ہی لوگوں کو پرتیت ہوئی۔ یہ سدھانت ہے۔ پرشن۔ دہرم سمبندھی آرام کے دن کی ضرورت۔ اتر۔ دہرم کرنے میں ہمیشہ پرورت مان ہونا چاہئے۔ ہاں جسکو دہرم کرنے میں وقت نہ ملتا ہو۔ تو وہ آدمی ایسا نِسچے کرے۔ کہ فلاں فلاں دن میں مَیں ضرور دہرم کرونگا۔ ایسے آدمی کو تو دنوں کا مقرر کرنا ہی ٹھیک ہے لیکن جو خود مختار ہے۔ اُس کو تو ہمیشہ ہی دہرم کرنا چاہئے۔ اور پاپ کو دور کرنے واسطے ضرور کوئی دن مقرر کرنا چاہئے اور عیش و عشرت کھیلن۔ رمن کرنے واسطے کوئی دن بھی مقرر نہیں ہے۔ پرشن۔ ہر ایک دہرم والے کس کو اوتار مانتے ہیں۔ اتر۔ ایک جین دہرم کے سوائے اکثر بہت دھرموں والوں کا خیال ہے کہ مُکت روپ ہو کر اور وجود رہت ہو کر پھر پرمیشر جگت میں اوتار لے سکتا ہے۔ اوتار لینے کا باعث یہ مانتے ہیں۔ کہ جب دہرم کی کمی ہوتی ہے۔ سادہو اچھے لوگ دکھی ہوتے ہیں۔ تب اونکی کمی کو پورن اور اُپکار کرنے واسطے۔ اور جو دُشٹ راکھش دہرم کے بردھی[۱] ہیں۔ اُن کا ناش کرنے واسطے پرمیشر یُگ یُگ میں اوتار

[۱] دشمن +

لیتا ہے۔ یہ بیان گیتا میں ہے۔ بودھ مت کا یہ سدہانت ہے کہ ہمارے دھرم تیرتھ کا کرنے والا بھگوان پرم پد موکھش کو پراپت ہو کر جب اپنے چلائے دھرم والے لوگوں کو تکلیف میں دیکھتا ہے۔ تب اُن کی تکلیف دور کرنے واسطے پھر اوتار لیتا ہے۔ عیسائی مت والے یہ مانتے ہیں۔ کہ آدمی کی پاپی سنتان کے اودھار واسطے پرمیشر نے مریم ماتا کنواری کے پیٹ سے جنم عیسےٰ مسیح کا روپ دھارن کیا۔ جینیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ مُکتی ہونے بعد پھر سنسار میں ہرگز وجود دھاری نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ وجود دھارنے کا سبب اچھے بُرے کرم ہیں۔ اور جب مُکتی ہوتی ہے۔ تب سرب کرموں کا ناش ہُوا ہُوا ہوتا ہے۔ اِس لئے جین مت والے مُکتی ہونے کے بعد پھر جگت میں اوتار دھارن کرنا نہیں مانتے ہیں۔ اور جس طرح جین مت والے اری ہنت کا ہونا مانتے ہیں۔ سو پہلے لکھ آئے ہیں۔ بید۔ سمرتی پُران والے تو برہما۔ بشنو۔ مہادیو کو ایشور کے اوتار مانتے ہیں۔ کئی ایک مچھ۔ سوکر۔ کچھّو۔ نرسنگھ وغیرہ چوبیس اوتار ایشور کے مانتے ہیں۔ اور کئی ایک پاتنجل۔ شنکر سوامی۔ رامانُوج وغیرہ کو بھی ایشور اوتار مانتے ہیں۔ جس جس وقت میں جو جو آدمی کچھ پرکھیاتی یعنے کرامات والا ہوتا ہے۔ اُس کو ہی اُس کے بھگت اپنے اپنے رچے پستکوں میں ایشور اوتار لکھ دیتے ہیں۔ ہندوستان میں تو تھوڑے تھوڑے وقت پیچھے ایشور کو اوتار لیکر انیک طرح کے آپس میں برخلاف پنتھ چلانے پڑتے ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ

ہندوستانیوں پر پرمیشر کی ایسی کرپا ویالُوتا ہے جس سے جلدی جلدی ہی اوتار لیتا ہے۔ لیکن مُکت ہونے پر ایشور جگت میں اوتار لیتا ہے۔ یہ بیان پرمان یُکتی سے برخلاف ہے۔ کیونکہ سرب متوں والے ایشور کو سرب شکتی مان مانتے ہیں۔ جب ایشور کو سرب شکتی مان مانا۔ تب وجود دھار سے بغیر ہی جو چاہے۔ سو کیوں نہیں کرتا۔ اگر بغیر ہی وجود دھارے کر سکتا ہے۔ تو پھر ایشور کو ماتا کے گربھ میں پیدا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اور جس کام کے سُدھارنے واسطے اوتار لینا تھا۔ اُس کام کا پہلے سے ہی انتظام اچھا کر لیتا۔ تاکہ کام نہ بگڑتا۔ اور اوتار لینا نہ پڑتا۔ اور ایشور کو بہت متوں والے سرب بیاپک مانتے ہیں۔ مگر جو سرب بیاپک ہوتا ہے سو اکریئے یعنے کچھ بھی ہلنے چلنے کی کریا نہیں کر سکتا ہے۔ آکاش کیطرح اگر ایشور سرب بیاپک اور سرب شکتی مان۔ دیالو۔ سرب جیوؤں کا ہت چاہنے والا۔ اور شدّھ دہرم اُپدیشک ہے۔ تو جس جس جگہ دہرم سمبندھی سماجوں کے جھگڑے پڑتے ہیں۔ جس میں آدمیوں کے آپس میں سنسارک اور دھارمک ویرُودھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جس سے لاکھوں آدمی قتل ہو جاتے ہیں۔ اور انیک طرح کے نقصان۔ رنج۔ دُکھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہاں سماج میں ہی دیالو سرب بیاپک سرب شکتی مان۔ ایشور جھٹ پٹ کیوں نہیں کہہ دیتا ہے۔ کہ یہ سچ ہے اور یہ جھوٹ ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ اور اس کو قبول کر لو۔ یہ میرا بیان کردہ ست رستہ ہے۔ اور یہ نہیں۔ کیونکہ جب ایشور رعایا کے انیک دکھوں کے دور کرنے واسطے

ماتا کے گربھ میں رہ رہ کر جنم لیکر انیک دشمنوں کے سنکٹوں سے بھاگ دوڑ سے بچ کر پر اُپکار کرتا ہے۔ تو مذکورہ سب کام بغیر تکلیف کے جھٹ پٹ کیوں نہیں کرسکتا ہے۔ اور اگر کہو گے۔ ایشور مذکورہ بالا طریقے سے نہیں کرسکتا ہے۔ تو پھر سرب شکتی مان کیونکر سدّھ ہو سکتا ہے۔ اور ایک ملک میں اوتار لیتا۔ دوسرے ملکوں میں نہیں۔ اس کا کیا باعث ہے۔ کیونکہ برہما بشنو مہادیو وغیروں نے تو ہندوستان میں ہی اوتار لیا۔ دیگر ملکوں میں نہیں عیسٰی مسیح نے بھی پچھم دیش میں ہی اوتار لیا۔ اور ملکوں میں نہیں۔ اور محمدؐ صاحب کو بھی خدا نے عرب میں ہی بھیجا۔ اور ملکوں میں نہیں کیا پرمیشر لاکھ دولاکھ برہما۔ بشنو۔ مہادیو۔ عیسٰیؑ مسیح۔ محمدؐ صاحب آدی رچ کے یا اُن کا اوتار لیکر تمام ملکوں میں احمق اور جنگلی لوگوں تک اُپدیش دیکر اُن کی مکتی نہیں کرسکتا ہے۔ پرشن۔ تمہارے جین مت کے چوبیس ۲۴ ترتھنکر بھی تو آریاورت دیشوں ہی میں پیدا ہوئے ہیں۔ تو کیا اُن میں یہ مذکورہ دوشن نہیں سدّھ ہوتا ہے۔ اُتر۔ ہے پیارے یہ دوشن ترتھنکروں میں تب سدّھ ہووے۔ جب وہ مرضی کے موافق اپنی شکتی سے ترتھنکر پد کو پراپت ہوویں ایسا تو جین سدھانتوں میں مانا ہی نہیں ہے۔ تو پھر یہ مذکورہ دوشن کیونکر لگ سکتا ہے۔ پرشن۔ جین مت میں ترتھنکر ہونے میں کیا نمت مانا ہے۔ اُتر۔ جس جیو نے بہت بھاری شُبھ کرم کیا ہووے سو اُس شُبھ کرم کے بس ہوکر جنم لیتا ہے۔ لیکن خود بخود نہیں۔ پرشن۔ جب ترتھنکر بھی کرم آدھین ہیں۔ تو پھر وہ سوائے کرموں کے

کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ تو اُن کو پرمیشر کیوں ماننا چاہئے۔ اُتر۔ جیسے اٹھاراں دوشن رہت اننت گیان آدی گنوں کی سچانند سروپ ردّھی کے ایشور ارہنت ہوئے ہیں۔ ایسا جگت کا مانا کوئی بھی ایشور نہیں ہوا ہے۔ اسلئے اری ہنت ہی پرمیشر ہیں اور نہیں۔ کیونکہ لوگوں نے توراجاؤں کی طرح سرب جگت کا جو سوامی ہے۔ اُس کو ایشور مانا ہے لیکن اُن کے بیان سے ہی اٹھاراں دوشن رہت کسی کا بھی مانا پرمیشر سدّھ نہیں ہوتا ہے بلکہ اُن کے شاستر انوسار پکشپاتی۔ نردیئی۔ اگیانی۔ کامی۔ اہنکاری کرودھی۔ بے انصاف۔ دوراچاری۔ اسمرتھ۔ اسے سرب شکتی مان سدّھ ہوتا ہے۔ پرشن۔ ہم کیسے مانیں۔ کہ اری ہنت پرمیشر میں اٹھاراں دوشن نہیں ہیں۔ اور دوسروں نے جو ایشور کے اوتار مانے ہیں۔ اُن میں مذکورہ دوشن ہیں۔ اُتر۔ ہے پیارے پکشپات چھوڑ کر اری ہنت وغیرہ مانے ہوئے تمام اوتاروں کی تمام زندگی کے کرم جو جو انہوں نے کئے ہیں۔ ان کو پڑھو۔ اور ان کی مورتیاں دیکھو۔ کہ اُنکا آچار بچار اور آکار کیسا تھا۔ اِس سے تم کو آپ ہی معلوم ہو جاویگا۔ کہ دوشنوں والا کون تھا۔ اور دوشن رہت کون تھا۔

پرشن۔ جینیوں نے اپنے ترتھنکروں کی بابت اچھی اچھی باتیں لکھ لی ہیں۔ اور اُن کی مورتیاں بھی سانت۔ دانت۔ نربکاری۔ استری سنگ رہت۔ نِس پرہیہ[1] روپ والی بنائی ہیں۔ اُتر۔ آپ کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ آپ کے گرنتھ کاروں کو کسی نے روکا تھا۔ کہ تم اپنے اوتاروں کے

[1] اچھیا رہت +

اچھے اچھے گُن نہ لکھو۔ اور بُرائیاں لکھو۔ کہ فلاں اوتار نے پُتری سے بھوگ کیا۔ اور فلاں اوتار نے پراستری گمن کری۔ فلاں اوتار فلانے کی مانگ بھگا لیگیا۔ فلاں اوتار اپنی استری کے ویوگ سے جنگل میں روتا پھرا۔ اور فلاں اوتار کسی رِشی کے آگے ننگا ہوکر ناچا۔ رِشی نے سراپ دیا۔ تب اُس کے لِنگ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور فلاں اوتار نے یُدّھ کرایا۔ اور آپ بھی کرا۔ فلاں اوتار نے جھوٹ بلوایا۔ فلاں اوتار چلتا ہوا تھک گیا۔ فلاں اوتار گُولر کے پھل کھانے گیا۔ اُس نے جاکر دیکھا۔ کہ پھل نہیں ہے۔ تب اس کو سراپ دیا۔ کہ تو سوکھ جا۔ وہ سوکھ گیا۔ فلاں اوتار نے مردہ کو زندہ کیا۔ اپنی موت آئی۔ تب سولی پر چڑھ کر مرنا پڑا۔ چاہیئے کہ نہ مریں۔ لیکن کچھ بس نہ چلا۔ جب موت آئی۔ تب ہی مر گئے اب تک جیتے نہ رہے۔ اور پرمیشر نے فلاں ذاتی کے آدمیوں کو رچا۔ جب اونہوں نے پرمیشر کا کہنا نہ مانا۔ تب پرمیشر نے پچھتاپ کیا۔ اور پرمیشر نے کرودھ کر کے فلاں فلاں شہر کا ناسش کیا۔ فلانے کو سراپ دیا۔ وغیرہ وغیرہ انیک طرح کا بیان گرنتھ کاروں نے اُن کی بابت لکھا ہے۔ اگر مذکورہ صفتیں اُن میں نہ ہوتیں۔ تو گرنتھ کار اپنے اوتاروں کے بارے میں ایشور کے ایوگ ایسی باتیں نہ لکھتے کیا گرنتھ کار اُن کے دشمن تھے۔ جس لئے ان کی بابت ایوگ باتیں لکھ گئے۔ اگر جھوٹ ہی لکھ گئے ہیں۔ تو اونکے تمام گرنتھ ماننے لائق نہیں ہیں۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے۔ کہ لوگوں نے جو اوتار مانے ہیں۔ وہ واقعی ایسے ہی چال چلن والے تھے۔ جیسے کہ

گرنتھ کاروں نے لکھے ہیں۔

यथाह भर्तृहरि—

शंभु स्वयम्भु हरयो हरिणेक्षणानां
येनाक्रियन्त सततं गृहकर्मदासाः ।
वाचामगोचर चरित्र विचित्रताय ॥
तस्मै नमो भगवते कुसुमायुधाय ॥

اس لئے چوبیس ۲۴ ترتھنکروں کا جیسا جیون چرتر یعنے سوانح عمری تھی ویسی ہی اُس وقت کے گرنتھ کاروں نے لکھی ہے۔ اس واسطے سوانح عمری اور مورتی کے دیکھنے سے سدوشش۔ نرادش پنا اوتاروں میں یتھارتھ سدّھ ہوتا ہے۔ پرشن۔ اوتاروں کی تواریخ اور گُنا نوباد کیا ہیں۔ اوتر۔ جین کے چوبیس ۲۴ ترتھنکروں کی اتی ہاس روپ تواریخ دیکھنی ہووے۔ تو شری ہم چندر سوری تصنیف کردہ ترلیسٹھ ۶۳ شلا کا پُرش چرتر میں دیکھ لینی۔ اور چرم ترتھنکر شری مہابیر سوامی کی تواریخ مختصر نیچے لکھتے ہیں۔ بدیہہ دیش میں چھتری کُنڈ گرام کا کاشیپ گوتری اور سورج بنسی یعنے گیات بنسی سدّھارتھ نامی راجہ تھا۔ اُس کی ترشلا نام کی رانی تھی۔ اُس کے پیٹ سے بکرم سمت سے پانسو بتالیس ۵۴۲ برس پیشتر چیت شدی تیرس منگل وار کی رات کو اُترا پھال گنی نچھتر کے پہلے پاد ۱ میں جنم ہوا۔ جنم کا نام ماں باپ نے بردھمان

۱ آخر کے۔ ۲ چوتھا حصہ یعنی علم جوتش میں ایک نچھتر کے چار پاد مانے گئے ہیں *

رکھا - اور جب جوان ہوئے - تب ماں باپ نے سدھارتھ راجہ
کے سامنت[1] سمر بیر کی پُتری جشودہا کے ساتھ شادی کرائی - اٹھائیس[2]
برس کی عمر ہوئی - تو ماں باپ پرلوک گئے - بعد میں دو برس بڑے
بھائی کے کہنے سے گھر میں رہے - تیس[3] برس کی عمر تک شری مہابیر
سوامی گھر میں رہے - اور ایک لڑکی پریہہ درشنا پیدا ہوئی بعد میں
بڑے بھائی نندی وردھن راجہ کی اجازت لیکر خود بخود ہی دِکھشیالی
ایک برس تک ایک دیودوشش[4] بستر رکھا - اور بعد میں تازندگی بغیر
بستر کے رہے - دِکھشیا لینے کے بعد انیک اُپسرگ پری سہہ
اونکو ہوئے - تو بھی ذرا سا بھی اپنی ست پرتگیا سے چلائے بان
نہ ہوئے - تب دیوتاؤں نے شری شرمن بھگونت شری مہابیر نام
رکھا - جب سے دِکھشیالی تب سے تمام جیو ہنسیا - جھوٹ بولنا
چوری - میتھن - پری گرہیہ وغیرہ وغیرہ سب پاپ کرنے کرانے اور
اجازت دینے کا تیاگ کیا - تین گیان تو اونکو گربھ سے ہی تھے -
دِکھشیا لیتے ہی چوتھا من پریائے گیان پیدا ہوا - شری مہابیر
سوامی نے ساڑھے باراں برس تک بڑا بھاری تپ کیا - اور
اونکو ساڑھے باراں برس میں جو جو اُپسرگ ہوئے - اور جس جس
گرام نگر وغیرہ میں ہوئے - اور انہوں نے کس طرح سمتھا بھاد
سے برداشت کیئے - سو تمام احوال آوشک سوتر - کلپ سوتر -
برتی وغیرہ گرنتھوں میں ہے - جب ساڑھے باراں برس کی
تپسیا اور شُبھ دھیان وغیرہ کے نمت سے چار گھاتی کرم سرب تھا ستاگ

---

[1] ... [2] دیوتا سمبندھی ... [3] آتما کے گنوں کا ناش کرنے والے

یعنے بالکل ناش ہوئے۔ تب بساکھ شدی دسویں کے دن
پچھلے پہر میں جرنبھکا گام کی رجو بالوکا ندی کے کنارہ پر اونکو کیول
گیان پیدا ہوا۔ وہاں سے چل کر مدھ پاپانگری میں آئے۔ وہاں
گیارہ مکھ اندر بھوتی گوتم وغیرہ چتر وشش ودیا کے پاٹھی برہمن
تھے۔ انکے من کے شک بیہ شرتیوں کے ادریکی کے مطابق
دور کرکے گوتم وغیرہ گیارہ مکھ اور چار ہزار چار سو ودیارتھیوں کو
دکھشیا دی۔ ان میں گوتم وغیرہ گیارہ کو گندھر پد دیا۔ انہوں نے
بھگونت کے دیئے اپدیش کو آچارنگ وغیرہ گرنتھوں میں رچا۔ اور
چمپا کے راجہ ددھی وہان کی لڑکی کنواری چندنا نے شری مہابیر
سوامی کے پاس دکھشیا لی۔ اس کی چھتیس ہزار چیلیاں ہوئیں کیول گیان
پیدا ہونے کے بعد شری مہابیر سوامی پوروب وغیرہ دیشوں میں
بچرے شری مہابیر جی کے جیتے ہوئے چودہ ہزار سے زیادہ
گنتی میں سادھو نہیں ہوئے۔ اور چھتیس ہزار سے زیادہ سادھویاں
نہیں ہوئیں۔ ایک لاکھ انسٹھ ہزار سے زیادہ شراوک نہیں ہوئے
اور تین لاکھ اٹھاراں ہزار سے زیادہ شراوکا نہیں ہوئیں۔
شری مہابیر سوامی کے اپدیش سے کئی راجہ انکے بھگت ہوئے
ان کے نام ذیل میں درج ہیں۔ راج گرہی نگری کا راجہ شرینک
جس کا دوسرا نام بھنبسار تھا۔ چمپا کا راجہ اشوک چندر بھنبسار
کا پتر۔ کونک بھی اسی راجہ کا نام ہے۔ اور بودھ گرنتھوں میں اسکا
نام اجات شترو ہے۔ بشالی نگری کا راجہ چیٹک۔ کانشی اور
کوشل دیش کے اٹھاراں گن راجے ... پاس ... کا راجہ

اہل کلپا نگری کا سویت راجہ۔ ویت بھے پٹن۔ سندھو دیش کا اودائن راجہ۔ کوشنبھی کا اودائن وتس راجہ کشتری کنڈگرام نگر کا نندی وردھن راجہ اُجین کا چندر پردوبیت راجہ۔ پرشٹ چمپا کا شال راجہ۔ پوتن پور کا پرسینی چندر راجہ۔ ہست شیرخ نگر کا ادین شتر و راجہ۔ رکھب پور کا دھناب راجہ۔ بیر پور نگر کا بیر کرشن متر راجہ۔ نبجے پور کا باسو دت راجہ۔ سوگندھک نگری کا پرپتی ہت راجہ۔ کنک پور کا پریہ چند راجہ۔ مہا پور کا بل راجہ۔ سو گھوش نگر کا ارجن راجہ۔ چمپا کا دت راجہ۔ ساکیت پور کا متر نندی راجہ۔ ویشارن پور کا ویشارن بھدر راجہ۔ وغیرہ وغیرہ انیک راجے شری مہابیر جی کے بھگت تھے۔ ان تمام کے نام انگ و پانگ وغیرہ شاستروں میں لکھے ہیں۔ شری مہابیر سوامی کی بیالیس برس دکھشیا زندگی ہوئی۔ جس میں سے بارہ چتر ماشے چھدمست[1] اوستھا میں کئے۔ اور تیس چتر ماشے کیولی پنے میں کئے سو آگے لکھتے ہیں۔ (۱) استھی گرام میں (۲) راج گرہی میں (۳) چمپا میں (۴) پرشٹ چمپا میں (۵) بھدر کا نگری میں (۶) بھدرک میں (۷) النبھا میں (۸) راج گرہی میں (۹) اناریج دیش میں (۱۰) ساوتھی میں (۱۱) بشالہ میں (۱۲) چمپا میں کیولی پنے کے باراں چتر ماشے راج گرہی میں گیاراں بشالہ میں۔ چھ متھلا میں۔ اور ایک چتر ماشہ پاواپوری میں۔ تمام مل کر بتالیس۔ جس میں تیس چتر ماشے تک شری مہابیر جی نے چاروں برنوں کو اُپدیش کر کے دھرم کی ترقی کی۔ بعد میں اخیر کا چتر ماشہ پاوا میں ہست پال راجہ کی

[1] جب تک کیول گیان نہ ہوا ہو تب تک چھدمست کہلاتے ہیں *

جیرن[۱] دفتر کی سبھا میں گیا۔ کتک بدی اماوس کی رات کو نِروان کو پراپت ہوئے۔ یعنے مکتی سدّھ پد پرمیشر پد میں براجمان ہوئے۔ دیگر مت والے جن کو اوتار مانتے ہیں۔ اُن کا کتنا ساایتی ہاس اگرچہ میں جانتا ہوں۔ تو بھی میں لکھ نہیں سکتا۔ کیونکہ ان کے بھگت میری تحریر کو پڑھ کر ناراض ہونگے۔ اس لئے اپنے اپنے مانے اوتاروں کا اتی ہاس آپ ہی کہیں گے۔ یا لکھیں گے۔ ہماری آزمایش بموجب جو جو اوتار لوگوں نے مانے ہیں۔ وہ سب اٹھاراں دوشنوں سے خالی نہیں تھے۔ صرف اری ہنت ہی دوشنوں سے خالی تھے۔ اور جو دیگر مت والوں نے پرمیشر مانا ہے۔ اُن کے کہنے سے ہی وہ پرمیشر اگیان۔ اسمرتھ۔ راگ ودویش۔ پکش پات۔ نردیئی۔ اَے سمدرشٹی۔ وغیرہ وغیرہ دوشنوں والا ثابت ہوتا ہے۔ اس واسطے اری ہنت اور سدّھ کے بغیر اور کوئی بھی پرمیشر نہیں ہے۔ یہ جینیوں کا سدہانت ہے۔ سدّھ جگت اُپکار کے واسطے کچھ بھی نہیں کرتے ہیں۔ اور جو اری ہنت بھگوان ہیں۔ سو صرف ایک دہرم کا ہی اُپدیش دیتے ہیں۔ دہرم کے کام کے بغیر اور کچھ بھی دنیاوی کام نہیں کرتے ہیں۔ اسلئے اٹھاراں دوشن رہت مذکورہ اری ہنت بھگوان اور سدھ بھگوان ہی ثابت ہوئے ہیں۔ پرمیشر کے گنانوباد[۲] کرنے کی کس کی طاقت ہے۔ جو کہ سب بیان کر سکے۔ مگر تھوڑے سے گنانوباد لکھتے ہیں۔ جو گنانوباد لکھے جاتے ہیں۔ وہ اری ہنت پد کے جاننے۔ اری ہنت بھگوان بدلے کے اُپکار کی اِچھیا رہت

[۱] پُرانا [۲] تعریف

راجہ اور رنگ[۱] برہمن اور چنڈال وغیرہ تمام ذاتی کے یوگ[۲] آدمیوں کو ایکانت یعنے صرف ہت کارنی سنسار سمندر تارک دھرم دیشنا دیتے ہیں۔ جن میں (۱) اننت گیان (۲) اننت درشن (۳) اننت چارتر۔ (۴) اننت تپ (۵) اننت بیرج (۶) اننت پانچ لبدھیان (۷) کھما (۸) نرلوبھتا (۹) سرلتا (۱۰) نراھی ماننا (۱۱) لاگھوتا (۱۲) ست (۱۳) سنجم (۱۴) نس پرہی ہنا (۱۵) برہم چرج (۱۶) دیا (۱۷) پراوپکارتا (۱۸) راگ رہت (۱۹) دویش رہت (۲۰) بھے رہت (۲۱) جگپسا رہت (۲۲) ہانسی رہت (۲۳) شوک رہت (۲۴) رتی رہت (۲۵) اتی رہت (۲۶) کام رہت (۲۷) متھیا تو رہت (۲۸) اگیان رہت (۲۹) نیند رہت (۳۰) ابرتی رہت (۳۱) دشمن دوست بھاو رہت (۳۲) سونے اور پتھر اوپر سم بھاو (۳۳) استری اور ترن اوپر سم بھاو (۳۴) ماس اہار رہت (۳۵) مدرا پان رہت (۳۶) ابھکش بھکشن رہت (۳۷) کرنا سمندر (۳۸) سور (۳۹) بیر (۴۰) دھیر (۴۱) کشوبھیہ अक्षोभ्य (۴۲) پرنندیا رہت (۴۳) اپنی تعریف رہت (۴۴) جو کوئی اُن سے بردھ کرے اشاتنا اور نندیا کرے۔ اُن کو بھی اُپدیش دوارا تارنے والے وغیرہ وغیرہ اننت گنا نوباد ہیں۔ اری ہنت پد کے اور سدھ پد کے اکٹھے گنا نوباد لکھتے ہیں (۱) اوپکے (۲) بھو (۳) اچنت (۴) اسنکھ (۵) آدیہ आद्य (۶) برہما (۷) ایشور (۸) اننت (۹) اننگ کیتو (۱۰) یوگی سُشر۔ (۱۱) بدت یوگ (۱۲) انیک (۱۳) ایک (۱۴) گیان سروپ (۱۵) امل (۱۶) انھون کا ارتھ۔

[۱] کنگال [۲] لایق [۳] اپنے آپ کو چھوٹا جاننا [۴] بغیر خواہش [۵] نفرت [۶] خوشی [۷] گیو [۸] اُپدیش [۹] گھاس

(۱) اوئیے अव्यय اپنے چّے کو جو نہ پراپت ہووے۔ سو ور بیارتھ نئے کے مت سے اوئیے۔ تینوں کال میں ایک سروپ ہے (۲) دی بھاتی یعنی شو بھتا ہے۔ پرمیشر پنے کری جو سو بھو۔ یا وی بھُوتی۔ یعنی سمرتھ ہووے۔ کرموں کے مولن کر کے سو بھُو یا اندر آدی دیوتاؤں کا جو سوامی۔ سو بھُو (۳) اچنت۔ ادھیاتم گیانی بھی جس کو چنتوں کرنے کو سمرتھ نہیں۔ سو اچنت (۴) اسنکھ۔ جس کے گنوں کی سنکھیا نہیں۔ کہ اتنے گن ہیں۔ پرمیشر میں سو اسنکھ (۵) آدنگ۔ آدی ہیں جو ہووے سرب لوک بیوہار پرورتاونے سے یا اپنے تیرتھ کی آدی کرنے سے۔ سو آدنگ (۶) برہما۔ انت انادکری جو سرب سے زیادہ بردھی والا ہووے۔ سو برہما (۷) ایشور۔ تمام دیوتاؤں کا جو ٹھاکر۔ سو ایشور (۸) انت۔ انت گیان درشن چارتر جس کو ہووے سو انت یا نہیں ہے انت جسکا۔ سو اننت (۹) اننگ کیتو۔ کام دیو کو کیتو کے اودے سمان جو ناشن کرے۔ سو اننگ کیتو یا نہیں ہے۔ اوداریک۔ بیئی کرے۔ اہارک۔ تیجس۔ کارمن۔ شریر روپ چِنّ جس کو۔ سو اننگ کیتو (۱۰) یوگیشور۔ چار گیان کے دھرتا جو یوگی انہوں کا جو ایشور ہووے۔ سو یوگیشور (۱۱) بدّت یوگ۔ جانے ہیں۔ سک۔ گیان۔ آدی روپ۔ جس نے یا یوگ دھیان آدی سو جانے ہے۔ جس نے یا شیش کر کے وِت یعنی کھنڈت کیا ہے۔ یوگ کرم کا سنجوگ جیو کے ساتھ جس نے سو بدّت یوگ (۱۲) انیک۔ گیان کر کے سرب گت ہونے سے

۱؎ ناشن ۔ ۲؎ کرموں کو جڑوں سے کاٹنے میں جو سمرتھ ہووے

یا انیک سِدّھوں کے اکٹّھے رہنے سے یا گُن پریائے کی رو سے
یا رکھب آدی بگیتی[1] بھید سے اینک (۱۳) ایک - ادّتیئے[2] -

अद्वितीय उत्तमोत्तम اوتم - اوتم یا جیو ورب اپیشیا -
ایک (۱۴) گیان سروپ - گیان شائیک کیول ہے - سروپ
جس کا - سو گیان سروپ (۱۵) امل نہیں ہے - اٹھاراں دوشن روپ
مَیل جس کو سو امل - یہ پندراں تعریفیں مذکورہ بالا ایشور کے
متانتروں میں پرسِدّھ ہیں - سِدّھ پد کے گنا نو باد لکھتے ہیں -

اکشے अक्षय (۱) (۲) اجر (۳) امر (۴) اچل
(۵) ادیئے अव्यय (۶) امل (۷) اوی کار -
(۸) نرا کار (۹) جیوتی سروپ (۱۰) الیشور (۱۱) پرم برہم (۱۲)
پرم آتما (۱۳) سچِدانند سروپ (۱۴) ایونی (۱۵) اپنر بھو -

अपुनर्भव وغیرہ وغیرہ اننت گنا نو باد ایشور کے پد ہیں - پرشن جس
دھرم کا اُپسمین پریم یا سمبندھ کیا ہے - اُتر - دھرم کا آپس میں آتما کے ساتھ تو دھرم
دھرمی سمبندھ ہے - اور جتنے جگت میں دھرم چلتے ہیں - اُن میں
سمبندھ سچائی کا ہے - اور پریم بھی سچائی کا ہے - پرشن
دھرم کا پدارتھ ودّیا - شلپ[3] ودّیا اور ساہت ودّیا کے ساتھ کیا
کیا سمبندھ ہے - اُتر - پدارتھ ودیا کے ساتھ دھرم کا گیان گے[4]
اُسے ज्ञप سمبندھ ہے - اور شلپ ودّیا جو سادو[5]
ہے اُس کے ساتھ ہے ہان[6] हेय سمبندھ ہے

---

[1] بگیتی ایک چیز کو کہتے ہیں + [2] جس کی مانند دوسرا کوئی نہ ہووے + [3] کاریگری
یعنی دستکاری + [4] جاننے لائق + [5] پاپ سہت + [6] تیاگنے لائق +

اور جو شلپ وِدّیا زووِدّھ ہے۔ اُس کے ساتھ دھرم کا اُپادان اپادیہہ سمبندھ ہے۔ اور ساہت وِدّیا جو نِروِدھ آتما کے گیان۔ درشن چارتر کی۔ بردھی کارک ہے۔ اُس کے ساتھ دھرم کا کارج کارن سمبندھ ہے۔ پرشن۔ درشن۔ شاستر پدارتھ وِدیا سمبندھک شاستر جیون اور ساماجک سمبندھی شاستر کس پرکار سے دھرم شاستر کو مدد دے سکتے ہیں

اتر۔ زمانہ حال میں جتنے مت چلتے ہیں۔ اُن کے شاستروں کو ہم درشن شاستر سمجھتے ہیں۔ درشن شاستروں میں جتنی سچائی ہے۔ وہ تو دھرم کی ترقی میں مددگار ہے۔ اور جتنا جھوٹ ہے۔ سو دھرم شاستر کی بڑائی گھٹانے میں مددگار ہے۔ اور پدارتھ ودیا سمبندھی شاستر تو دھرم شاستر میں جو جو جڑھ چیتن کے آپس میں ملاپ سے جو اننت شکتیاں بیان کی ہیں۔ اُن شکتیوں میں سے کئی ایک شکتیوں کو پدارتھ ودیا کا شاستر ظاہر کر دکھلاتا ہے۔ اِس واسطے پدارتھ وِدّیا کا شاستر دھرم شاستر کی سچائی ظاہر کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ جیون شاستر کو ہم ارتھ شاستر یعنے دھن پیدا کرنے کا شاستر سمجھتے ہیں۔ انصاف سے دھن پیدا کرے۔ تو جیون شاستر دھرم شاستر کی پرورتی میں مددگار ہے اور بے انصافی سے دھن پیدا کرے۔ تو پاپ کرم پیدا کرے۔ اُس سے دھرم شاستر کو بِرودھ ہوتا ہے۔ اور ویدیک شاستر روگ دور کرنے سے دھرم شاستر کی پرورتی میں مددگار ہے۔ اور ساماجک شاستر

۱ پاپ رہت ۲ گرھن کرنے لائق ۳ بڑھانے والی ۴ ... ۵ نقصان

ہم نیتی شاستر کو سمجھتے ہیں۔ نیتی شاستر جب جگت میں لوگوں کو نیتی
پوریک پرورتی کراتا ہے۔ تب نیتی شاستر دھرم شاستر کی اگیا کو بڑھاتا
ہے۔ اس لئے نیتی شاستر بھی دھرم شاستر کا مددگار ہے۔ پرشن
کس پرکار سے دھرم شاستر دوسرے ودیا سمبندھی شاستروں کو
مدد پہنچا سکتا ہے۔ دھرم اور گائین کا کیا سمبندھ ہے۔ اتر۔ دھرم شاستر
دیگر ودیا سمبندھی شاستروں کو تھوڑی سی مدد دے سکتا ہے۔ پوری
نہیں جتنی جتنی اور شاستروں میں دھرم شاستر کے مطابق تحریر ہیں
اُس کی مضبوطی کرنے میں مددگار ہے۔ اور جتنی تحریریں دیگر شاستروں
میں دھرم شاستروں سے برخلاف ہیں۔ اُن کے کرنے کا کھنڈن
کرنے سے دھرم شاستر اور ودیا سمبندھی شاستروں کا بڑھوتی ہے
اگر پرمیشر کے گنوں کی تعریف۔ گورو کی تعریف۔ دھرم کی تعریف۔
دھرم سروپ دھرمی آدمی کی تعریف گیت گائین راگ میں کرے
تو سننے والوں کو دھرم کی مضبوطی اور پُن بندھ ہووے۔ اور
گانے والوں کو کرم نرجرا اور پُن بندھ ہووے۔ اور جو وشئے گربھت
موہ گربھت گائین کرے۔ تو پاپ کا بندھ اور اگلے جنم میں دُرگتی
ہووے۔ پرشن۔ آدمیوں کو پورن پوتر بنانے کے لئے دھرم
کا کہاں تک اثر ہے۔ اتر۔ دھرم کا بڑا بھاری اثر ہے۔ کیونکہ دھرم
اِس جیو کو ایشور پد کی پراپتی کرا سکتا ہے۔ اِس سے زیادہ اور کوئی
بھی پوتر تائی نہیں ہے۔ پرشن۔ اگر کوئی دھرم سے بھرشٹ
ہو جاوے۔ تو پھر شدھ کس طرح ہوتا ہے۔ اتر۔ اٹھارہ

دوشن رہت - پرمیشر نے دھرم سے بھرشٹ ہوئے ہوئے
آدمیوں کو پھر شُدھ ہونے واسطے شرادھ - جیت کلپ - جیتی
جیت کلپ - نشتھ کلپ - بیوہار وغیرہ شاستر بیان کئے
ہیں - اُن میں بھرشٹ ہوئے آدمیوں کی شُدھی واسطے دس[1]
قسم کے پراچھت بیان کئے ہیں - جیسا جیسا اپرادھ اُس کا
ویسا ویسا پراچھت شُدھی کے لئے لکھا ہے - دھرمی گھرست
کے لئے اور سادہو کے لئے جُدے جُدے پراچھت بیان[2]
کئے ہیں - وہ پراچھت لیکر اُس کا پالن کرے - تو پھر شُدھ
ہوجاتا ہے - جیسے کپڑے کا داغ اُترنے سے کپڑا صاف
ہوجاتا ہے - پرشن - کتنے لوگ موکھش کے لئے بلی دان پرمیشر کو
دیتے ہیں - اُس کی ضرورت ہے یا نہیں - اُتر - جیوؤں کو مار کے
جو بلی دان پرمیشر کو کرتے ہیں - سو اُن کی بڑی غلطی ہے -
کیونکہ پرمیشر تو بیتراگ کرنا سمندر ہمیشہ نس[3] پریہہ ہے - وہ تو
کسی بھی کام سے روشٹ وان یعنے خفا اور توشٹ وان یعنے مہربان
نہیں ہوتا ہے - تو پھر اُس کے واسطے جیو مار کے بلی دینی سو بہت
بھاری پاپ ہے - اور یہ طریقہ بڑے اگیانیوں نے چلایا ہے
سو ہمارا رچا ہوا جین مت برکش دیکھنے سے معلوم ہوجاویگا -
پرشن - دہرم اور دیش اُنتی سے کیا ابھی پرائے ہے - اُتر
دہرم کی پربلتا ہونے سے دیشوں میں نیائے نیتی سے چلنا
آپس میں اتفاق کا ہونا - پر اُپکار کا کرنا - تمام جیوؤں پر دیا کرنی

[1] ڈنڈ یعنی سزا + [2] اچھیا رہت + [3] زور +

ست بولنا۔ بشواس[۱] گھات نہ کرنا۔ ہمیشہ وِدّیا کا ابھیاس کرنا۔
سنتوشش سے زندگی پوری کرنی۔ چوری یاری۔ ابھکش
بھکش۔ اپے پان[۲] وغیرہ وغیرہ کا نہ کرنا۔ انیک پرکار کے متھیّا
درشٹی دیوتا وغیرہ کو ماننے کا تیاگ کرنا وغیرہ وغیرہ شُبھ کرم
جس ملک میں ہوویں۔ سو ملک کی ترقی ہے۔ اور بغیر دھرم کے
ملک کی ترقی کا ہونا ممکن ہے۔ پرشن۔ راجا اور رواجوں کو کس طرح
ماننا چاہیئے۔ اُتر۔ اگر راجا نیتی کے بموجب آگیا کرے۔ تو آگیا ماننی
چاہیئے۔ اور جو رواج اچھے لوگوں نے فائدے کے لیے چلائے
ہوویں۔ اُن رواجوں کو ضرور ماننا چاہیئے۔ اور جن رواجوں کے
نہ ماننے سے ویشش۔ نگر۔ ذاتی سے اپنے کو دنیاوی اور
دھارمک ہانی پہنچے۔ خواہ وہ رواج نرجیو بھی ہوویں۔ تو بھی ماننے
چاہیئے۔ باقی نہیں۔ پرشن۔ پورن دھرم کے انگ جس کا
بیان کئی متوں میں ملتا ہے۔ کیا ہیں۔ آخیری دھرم کے لکشن
کیا ہیں۔ اُتر۔ سمپورن دھرم کے انگ تین ہیں۔ درشن گیان
اور چارتر۔ درشن نام شردھا تت رچی کا ہے۔ تت تین ہیں۔
دیو۔ گورو اور دھرم۔ دیو نام پرمیشر کا ہے پرمیشر وہ ہے۔ جو اٹھارہ
دوشن سے رہت ہے۔ اور بارہ گنوں سہت ہے۔ اور
اِس جگت میں ست دھرم کا اُپدیشک وجود چھوڑنے کے بعد
سدّھ پد جوتی سروپ میں ملنے والا۔ ایسے پرمیشر بغیر دوسرا کوئی

---

۱ دھوکھا یعنی فریب + ۲ نہ پینے لائق چیز کا پینا۔ مثلاً شراب وغیرہ
۳ ...

پرمیشر نہیں۔ اور ایسے پرم اُپکاری پرمیشر کی پوجہ بھگتی اپنے انتشکرن
کی شُدھی واسطے کرنی۔ اُس کے نام کی مہماں اپنی شکتی انوسار جگت
میں پرسِدّھ کرنی۔ ہمیشہ اُس کے گنوں کی تعریف کرنی۔ اِس کو شُدّھ
دیو تت کہتے ہیں۔ گورو اُس کو کہتے ہیں۔ جو پانچ مہابرت دھاری ہووے
دھرم کا جاننے والا ہووے۔ ہمیشہ سم بھاو میں رہے۔ شُدھ بھکشیا
یعنے دوکھشن رہت مدھوکری بھکشیا مانگ کر لیا وے۔ اُس سے
شریر کو دھرم ادھار جانکر پالے۔ وغیرہ وغیرہ انیک گُنوں سہت ہووے
اور مذکورہ دیو کے بیان کے مطابق جگت واسی جیوؤں کو اُپدیش
کرے۔ سو گوروتت ہے۔ دھرم تت جو کچھ مذکورہ دیو پرمیشر نے
جیوؤں کو ترنے واسطے رستہ بتلایا ہے۔ اُس پر جو چلتا ہے۔ سو
دہرم تت ہے۔ ان تینوں سے جو برخلاف ہووے۔ اُس کو
کُودیو[1]۔ کوگورو[2]۔ کودہرم[3] کہتے ہیں۔ ان میں سے دیو گورو اور دھرم کو
ست جانکر مانے۔ اور کُودیو کُوگورو کُودہرم ان تینوں کا بالکل تیاگ
کرے۔ تب درشن نام دہرم کا پہلا انگ ہوتا ہے۔ گیان کے
پانچ بھید ہیں (۱) متی گیان[4] (۲) شُرت گیان[5] (۳) اودھی گیان[6]

---

۱ جھوٹا معبود + ۲ جھوٹا مُرشد + ۳ جھوٹا دھرم + ۴ جو
گیان اندریوں کے ذریعہ سے ہو سو متی گیان + ۵ جو شاستر وغیرہ کے سُننے
سے یا کسی کے بتانے سے ہووے سو شُرت گیان۔ متی گیان اور
شُرت گیان میں فرق یہ ہے۔ مثلاً کان سے گانے کی آواز سُننا۔ سو
متی گیان۔ اور جو یہ سمجھنا کہ یہ بھیاگ ہے یا آسا ہے۔ سو شرت گیان ہے + ۶
جس سے خاص حد تک روپی پدارتھ جانے جاویں۔ سو اودھ گیان +

(۴) منا پریائے گیان[۱] (۵) کیول گیان[۲] اِن پانچوں گیانوں کا سروپ اور اِن کا گے اسے کھٹ درب[۳]

ज्ञेय षट्द्रव्य

نونت وغیرہ کو جتھارتھ جانے۔ تب گیان نام دوسرا دہرم کا انگ ہوتا ہے۔ دھرم کا تیسرا انگ چرتر ہے۔ اُس کے چرن ستّری اور کرن ستّری کے بھید ہونے سے ایک سو چالیس بھید ہیں۔ اِن میں چرن ستری کے بھید ایسے ہیں۔ مہابرت کے پانچ جتی دہرم کے دس۔ سنجم کے سترہ۔ بیاورت[۴] کے دس نو برہم چرج گپتی کے نو۔ گیان۔ درشن۔ چارتر کے تین۔ تپ کے باراں۔ کرودھ وغیرہ کے چار کا نگرہ[۵] یہ ستّر بھید ہیں۔ کرن ستّری کے ستر بھید یہ ہیں۔ پنڈبشدھی کے چار۔ سمتی کے پانچ۔ بھاونا کے کے باراں۔ پرتما کے باراں۔ اِندری نرودھ کے پانچ۔ پرتی لیکھنا کے پچیس۔ گپتی کے تین۔ ابھی گرہ کے چار۔ یہ کرن ستّری کے ستّر بھید ہیں۔ اِس طرح ایک سو چالیس بھید چارتر کے ہیں۔ یہ تیسرا دھرم کا انگ ہے۔ جب درشن گیان اور چارتر یہ تینوں سمپورن اوستھا کو پراپت ہو جاویں۔ تو یہی دہرم کے آخری لکشن ہیں +

خاتمہ

مترجم نتھو رام و لالہ رادھامل جینی زیرہ ضلع فیروزپور۔ پنجاب

[۱] جس سے اڑہائی دیپ کے اندر حمل سے پیدا ہوئے پرانیوں کے من کے خیالات کو جانا جاوے + [۲] برہم گیان یعنی سمپورن گیان + [۳] جاننے لایق چھ درب + [۴] برہمچاری کے ... + [۵] روکنا +

باراں ماسہ

(۱) چیت چتارو نام پربھو کا — پھیر نہ اوسر آنا ہے
کال نگارہ سر پر گجدا — اِک دن آن وبانا ہے
من ویاں باتاں منوچ رہسی — پھیر تاں پچھوتانا ہے
اُسو بلے کوئی پیش نہ جاوے — انت کال لے جانا ہے

(۲) بساکھ توں وِسوا تج میرے بھائی — وِسواسے تپ جپ ناسا ہے
پریت نہ وِسوا سے ہرگز کریو — وِسوا سے نرک ہیں واسا ہے
دھن دھرم کو چھوڑے ناہیں — پیسے میں اس کی آسا ہے
پیسے بناں ایہہ گھر من نہ دیسی — انت میں اِس سے ناسا ہے

(۳) جیٹھ جوئے کو تج میرے پیارے — عیبوں کا جو آحاکم ہے
فعل جوئے کا جس میں آوے — عیبوں میں پھر وہ حاکم ہے
جوا جو کھیلے انت کے ویلے — پھرتا نادم نادم ہے
سنگ نہ جوئے باز کا کریو — جوئے سے انت میں ماتم ہے

(۴) ہاڑ توں ہنسیا تج میرے پیارے — ہنسیا انت زیانی ہے
پریت توں ہنسیا سے مت کر بھائی — ہنسیا نرک نشانی ہے
ننھو رام توں جنور جب لے — جن کا اور نہ ثانی ہے
مات پتا بھائی سنگ نہ جاسی — نیکی بدی سنگ جانی ہے

(۵) ساون سیوا ست گُر کرلے — پھر وقت نہیں آنا ہے
پانچ مہا برت دھارک گر جی — دوش نہ جن میں پانا ہے
ایسے ست گُر ملنے مشکل — انت میں پچھتانا ہے